ذخیرۃ الجنان
فی
فہم القرآن
افادات
شیخ الحدیث والتفسیر
مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ علیہ
ناشر
میر محمد لقمان برادران
سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

ذخیرۃ الجنان
فی
فہم القرآن
افادات
امام اہلسنت حضرت شیخ الحدیث والتفسیر
مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نظر ثانی
جمع وترتیب
مولانا علامہ زاہد الراشدی
شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
مولانا محمد نواز بلوچ
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
ناشر
لقمان اللہ میر برادران
سیٹلائٹ ٹاؤن ۔ گوجرانوالہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

من ابی الزاہد

الیٰ جمیع اولادی واحبابی وتلامذتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

راقم اثیم گکھڑ میں قرآن کریم و حدیث شریف
کا پنجابی میں جو درس دیتا رہا اس درس
قرآن کریم کا بڑی عرقریزی کے ساتھ اردو میں ترجمہ
مولانا محمد نواز بلوچ صاحب نے کیا جسکی طباعت
بزیر انتظام الحاج میر محمد لقمان اللہ صاحب
نے اور ان کے بھائیوں نے کیا ہے راقم اثیم
طباعت کے حقوق انکو دیتا ہے ہاں اگر علمی
طور پر اصلاح کی ضرورت پڑے تو راقم اثیم
کے بیٹے مثلاً عزیزم زاہد اور عزیزم قارن سلمہا اللہ
تعالیٰ وغیرہ مشورہ دے سکتے ہیں باقی
سب حقوق طباعت جناب میر صاحب
کو دیدئے ہیں واللہ الموفق۔

ابو الزاہد محمد سرفراز عفی عنہ

۱۴ صفر ۱۴۲۳ھ

۲۸ / اپریل ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزانہ درس قرآن پاک

تفسیر

سورۃ الانعام

(مکمل)

جلد............٦

افادات

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر قدس اللہ سرہ

خطیب مرکزی جامع مسجد المعروف بوہڑوالی گکھڑ گوجرانوالہ، پاکستان

نام کتاب ---- ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ﴿سورۃ الانعام مکمل﴾
افادات ---- شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالی
مرتب ---- مولانا محمد نواز بلوچ مدظلہ، گوجرانوالہ
نظر ثانی ---- مولانا علامہ زاہد الراشدی
سرورق ---- محمد خاور بٹ، گوجرانوالہ
کمپوزنگ ----
تعداد ---- گیارہ سو (۱۱۰۰)
طبع سوئم 9-11-2013
قیمت ----
طابع وناشر ---- لقمان اللہ میر اینڈ برادرز، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

۱) والی کتاب گھر، اردو بازار گوجرانوالہ
۲) جامع مسجد شاہ جمال، جی ٹی روڈ گکھڑ گوجرانوالہ
۳) مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار، لاہور، گوجرانوالہ
جامع مسجد رحمان الحنفیہ مدرسہ ریحان المدارس
جناح روڈ نزد اسلامیہ کالج چوک، گوجرانوالہ

پیش لفظ

نحمده تبارك وتعالیٰ ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلی آله واصحابه وازواجه واتباعه اجمعین ۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہ العزیز پاک وہند و بنگلہ دیش کو فرنگی استعمار سے آزادی دلانے کی جدوجہد میں گرفتار ہو کر مالٹا جزیرے میں تقریباً ساڑھے تین سال نظر بند رہے اور رہائی کے بعد جب دیوبند واپس پہنچے تو انہوں نے اپنے زندگی بھر کے تجربات اور جدوجہد کا نچوڑ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک مسلمانوں کے ادبار وزوال کے دو بڑے اسباب ہیں۔ ایک قرآن پاک سے دوری اور دوسرا باہمی اختلافات وتنازعات۔ اس لئے مسلم اُمہ کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو عام کیا جائے اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد ومفاہمت کو فروغ دینے کیلئے محنت کی جائے۔

حضرت شیخ الہندؒ کا یہ بڑھاپے اور ضعف کا زمانہ تھا اور اس کے بعد جلد ہی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے مگر ان کے تلامذہ اور خوشہ چینوں نے اس نصیحت کو پلے باندھا اور قرآن کریم کی تعلیمات کو عام مسلمانوں تک پہنچانے کیلئے نئے جذبہ ولگن کیساتھ مصروف عمل ہو گئے۔ اس قبل حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے عظیم المرتبت فرزندوں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ اور حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے قرآن کریم کے فارسی اور اردو میں تراجم اور تفسیریں کر کے اس خطہ کے مسلمانوں کی توجہ دلائی تھی کہ ان کا

قرآن کریم کیساتھ فہم وشعور کا تعلق قائم ہونا ضروری ہے اور اس کے بغیر وہ کفر وضلالت کے حملوں اور گمراہ کن افکار ونظریات کی یلغار سے خود کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

جب کہ حضرت شیخ الہندؒ کے تلامذہ اور خوشہ چینوں کی یہ جدو جہد بھی اسی کا تسلسل تھی بالخصوص پنجاب میں بدعات واوہام کے سراب کے پیچھے بھاگتے چلے جانے والے ضعیف العقیدہ مسلمانوں کو خرافات ورسوم کی دلدل سے نکال کر قرآن وسنت کی تعلیمات سے براہِ راست روشناس کرانا بڑا کٹھن مرحلہ تھا۔ لیکن اس کیلئے جن اربابِ عزیمت نے عزم وہمت سے کام لیا اور کسی مخالفت اور طعن وتشنیع کی پروا کیے بغیر قرآن کریم کو عام لوگوں کی زبان میں ترجمہ وتفسیر کیساتھ پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا ان میں امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی قدس سرہ العزیز آف واں بھچراں ضلع میانوالی، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ العزیز اور حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں جنہوں نے اس دور میں علاقائی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر سے عام مسلمانوں کو روشناس کرانے کی مہم شروع کی جب عام سطح پر اس کا تصور بھی موجود نہیں تھا مگر ان اربابِ ہمت کے عزم واستقلال کا ثمرہ ہے کہ آج پنجاب کے طول وعرض میں قرآن کریم کے دروس کی محافل کو شمار کرنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔

اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی ذات گرامی بھی ہے۔ جنہوں نے ۱۹۴۳ء میں گکھڑ کی جامع مسجد بوہڑ والی میں صبح نماز کے بعد روزانہ درسِ قرآن کریم کا آغاز کیا اور جب تک صحت نے اجازت دی کم وبیش پچپن برس تک اس سلسلہ کو پوری پابندی کیساتھ جاری رکھا۔ انہیں حدیث میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور ترجمہ وتفسیر میں امام الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ سے شرف تلمذ واجازت حاصل ہے اور انہی کے اسلوب وطرز پر

انہوں نے زندگی بھر اپنے تلامذہ اور خوشہ چینوں کو قرآن وحدیث کے علوم وتعلیمات سے بہرہ ور کرنے کی مسلسل محنت کی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے درس قرآن کریم کے چار الگ الگ حلقے رہے ہیں ایک درس بالکل عوامی سطح کا تھا جو صبح نمازِ فجر کے بعد مسجد میں ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ہوتا تھا۔ دوسرا حلقہ گورنمنٹ نارمل سکول گکھڑ میں جدید تعلیم یافتہ حضرات کیلئے تھا جو سالہا سال جاری رہا۔ تیسرا حلقہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں متوسط اور منتہی درجہ کے طلبہ کیلئے ہوتا تھا اور دو سال میں مکمل ہوتا تھا اور چوتھا مدرسہ نصرۃ العلوم میں ۷۶ء کے بعد شعبان اور رمضان کی تعطیلات کے دوران دورۂ تفسیر کی طرز پر تھا جو پچیس برس تک پابندی سے ہوتا رہا اور اس کا دورانیہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کا ہوتا تھا۔ ان چار حلقہ ہائے درس کا اپنا اپنا رنگ تھا اور ہر درس میں مخاطبین کی ذہنی سطح اور فہم کے لحاظ سے قرآنی علوم ومعارف کے موتی ان کے دامن قلب وذہن میں منتقل ہوتے چلے جاتے تھے۔ ان چاروں حلقہ ہائے درس میں جن علماء کرام، طلبہ، جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں اور عام مسلمانوں نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے براہِ راست استفادہ کیا ہے ان کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق چالیس ہزار سے زائد بنتی ہے۔

وذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشآء

ان میں عام لوگوں کے استفادہ کیلئے جامع مسجد گکھڑ والا درسِ قرآن کریم زیادہ تفصیلی اور عام فہم ہوتا تھا جس کے بارے میں متعدد حضرات نے خواہش کا اظہار کیا اور بعض دفعہ عملی کوشش کا آغاز بھی ہوا کہ اسے قلمبند کر کے شائع کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں لیکن اس میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ درس خالص پنجابی میں ہوتا تھا جو اگرچہ پورے کا پورا ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے محفوظ ہو چکا ہے مگر اسے پنجابی سے اُردو میں منتقل کرنا سب سے کٹھن مرحلہ تھا اس لئے بہت سی خواہشیں بلکہ کوششیں اس مرحلہ پر آ کر دم توڑ گئیں۔

البتہ ہر کام کا قدرت کی طرف سے ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور اس کی سعادت بھی قدرتِ خداوندی کی طرف سے طے شدہ ہوتی ہے۔اس لئے تاخیر در تاخیر کے بعد یہ صورت سامنے آئی کہ اب مولانا محمد نواز بلوچ فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم اور برادرم محمد لقمان میر صاحب نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور تمام تر مشکلات کے باوجود اس کا آغاز بھی کر دیا جس پر دونوں حضرات اور ان کے دیگر سب رفقاء نہ صرف حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تلامذہ اور خوشہ چینوں بلکہ ہمارے پورے خاندان کی طرف سے بھی ہدیۂ تشکر وتبریک کے مستحق ہیں۔خدا کرے کہ وہ اس فرضِ کفایہ کی سعادت کو تکمیل تک پہنچا سکیں اور ان کی یہ مبارک سعی قرآنی تعلیمات کے فروغ، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے افادات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے اور اَن گنت لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے اور بارگاہِ ایزدی میں قبولیت سے سرفراز ہو۔(آمین)

یہاں ایک امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ یہ دروس کی کاپیاں ہیں اور درس وخطاب کا انداز تحریر سے مختلف ہوتا ہے اس لئے بعض جگہ تکرار نظر آئے گا جو درس کے لوازمات میں سے ہے لہٰذا قارئین سے گزارش ہے کہ اسکو ملحوظ رکھا جائے اس کے ساتھ ہی ان دروس کے ذریعے محفوظ کرنے میں محمد اقبال آف دبئی اور محمد سرور منہاس آف گکھڑ کی مسلسل محنت کا تذکرہ بھی ضروری ہے جنہوں نے اس عظیم علمی ذخیرہ کو ریکارڈ کرنے کیلئے سالہاسال تک پابندی کیساتھ خدمت سرانجام دی، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

آمین یارب العالمین

یکم مارچ ۲۰۰۲ء ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب جامع مسجد مرکزی، گوجرانوالہ

فہرست کتاب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	لفظی ترجمہ	30
2	''انعام'' کی تحقیق اور وجہ تسمیہ	31
3	''ظُلُمٰتْ'' کی تحقیق	32
4	ایرانی اور ان کا خدائی اعتقاد	32
5	انسانی تخلیق کا مادہ	33
6	ہر چیز کی میعاد کا مقرر ہونا	33
7	''آیت'' کی تفسیر	34
8	شق القمر کا نظارہ کرنا اور پھر بھی اسلام نہ لانا	34
9	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول	35
10	قرآن میں شق القمر پر مستقل سورۃ کا ہونا	35
11	معجزے اور کرامت کی حقیقت	36
12	لفظی ترجمہ	37
13	ربط	39
14	''قرن'' کی تعریف	39
15	بارش ایک نعمت	40
16	کفار کا غیر معقول اعتراض	40

17	جواب	40
18	فرشتے کو دیکھنے کا مطالبہ اور اس کا جواب	41
19	آنحضرت ﷺ کا جبرائیل کو اصلی حالت میں دیکھنا	42
20	جبرائیل کا انسانی شکل میں آپ ﷺ کے پاس آنا	42
21	فرشتہ کو دیکھنے کی دوسری صورت	44
22	لفظی ترجمہ	45
23	ربطِ آیات	47
24	سیاحت ارض بوجۂ عبرت	47
25	رحمت الٰہی کا ہر چیز پر حاوی ہونا	48
26	قیامت میں حشر کا تذکرہ	48
27	ہر چیز کا اللہ تعالیٰ کے تصرف میں ہونا	49
28	کفار کا ایک اشکال	49
29	جواب	50
30	لفظی ترجمہ	52
31	ربطِ آیات	53
32	فائدہ اور نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے	54
33	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو آنحضرت ﷺ کی وصیت	54
34	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور ان کی دو کتب کا تذکرہ	55
35	انسان کا اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا غضب کو دعوت دینے کے مترادف	55
36	اللہ تعالیٰ کی مہلت اور رضا شاہ پہلوی	56

نمبر	عنوان	صفحہ
37	کفار کا ایک اور اعتراض	57
38	جواب	57
39	سوال	58
40	جواب	58
41	آپ ﷺ کے بچپن اور جوانی میں مکہ مکرمہ کا ماحول	58
42	ابتدائے نزولِ قرآن کے وقت عرب کا ماحول	59
43	اہلِ کتاب کا آپ ﷺ کو اپنے بچوں سے زیادہ پہچاننا	60
44	حضرت عبداللہ بن سلام کا آپ ﷺ کو کھجور پیش کرنا اور اسلام قبول کرنا	61
45	لفظی ترجمہ	64
46	سب سے بڑا ظالم	65
47	اہلِ کتاب کے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اعتقادات	66
48	ظالم کو مہلت اور اس کا انجام	66
49	''محشر'' کی تحقیق و تفسیر	67
50	نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ	67
51	مراتب درجات	68
52	مشرکین کا ایک فارمولا	68
53	فارمولے کا جواب	68
54	''فتنہ'' کی تحقیق	69
55	مشرکین کا میدانِ محشر میں جھوٹ بولنا	69
56	مشرکین کا اعتراض کی نیت سے قرآن سننا	70

57	مشرکین کا ایک اور اعتراض	71
58	جواب	71
59	دلوں پر پردے اور کانوں میں ڈاٹیں لگانے کا مطلب	72
60	ایمان یا کفر کا انتخاب آدمی کے اختیار میں	73
61	قرآن کے بارے میں مشرکین کے خیالات	74
62	مشرکین کا دوسرا کام	74
63	مشرکین کا انجام بد	75
64	لفظی ترجمہ	77
65	مشرکین کا عذاب پر حسرت ویاس	78
66	مشرکین کا وقت بعثت شرمندگی	79
67	مشکل وقت میں یادِ خدا	80
68	مشرکین کا ایک اور شوشہ	80
69	مشرکین کا رب تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جانا	81
70	مرنے کے ساتھ ہی قیامت کا شروع ہو جانا	81
71	قیامت کا ہولناک منظر	82
72	''افراط وتفریط'' کی تحقیق	82
73	خیانت کا بدترین انجام	83
74	حضرت ابوہریرہؓ کا حدیث پر اشکال کا جواب	83
75	احوالِ برزخ کو عقل سے نہیں پرکھا جا سکتا	84
76	''لہو ولعب'' کی تحقیق	85

نمبر	عنوان	صفحہ
78	اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو تسلی دینا	85
79	حضور ﷺ کو قریبی عزیزوں کو ڈرانے کا حکم	86
80	کفار کا آپ ﷺ کے بارے میں "صادق اور امین" کی گواہی دینا	86
81	بدترین دشمن ابوجہل کا بھی معترف ہونا	87
82	اللہ رب العزت کا آپ ﷺ کو تسلی دینا	88
83	لفظی ترجمہ	89
84	آیات کا شانِ نزول	91
85	آئمہ کی فہم وفراست	92
86	کیا انبیاءؑ مختارِ کل ہوتے ہیں؟	93
87	بالجبر کسی کو مسلمان کرنا حکمت الٰہی کے خلاف ہے	93
88	ضابطہ خداوندی	94
89	ہر حال میں بعثت کا ہونا	95
90	ایک گناہگار مسلمان کا واقعہ	96
91	معتزلہ اور عذابِ قبر	97
92	"دَآبَّة" کی تفسیر	98
93	ہدایت کا رجوع کرنے والے کو ملنا	99
94	لفظی ترجمہ	101
95	مذمت شرک اور اس کی اقسام	102
96	اللہ رب العزت کا آپ ﷺ کو تسلی دینا	103
97	"بَأْسَآءِ ، ضَرَّآءِ" علامہ اظہریؒ کی تحقیق	103

98	آنحضرت ﷺ کا فرمان مبارک	104
99	نیک بخت کون؟	105
100	شیطان کا برے اعمال کو مزین کر کے پیش کرنا	106
101	فراخی سبب امتحان	107
102	بعد از تباہی "الحمد للہ" کہنے کا مطلب	107
103	زبانِ نبوۃ سے مشرکین کو خطاب	108
104	مومن نما مشرکین کا حال	108
105	لفظی ترجمہ	111
106	ربط	112
107	پیغمبروں کا عذاب کی صورت میں محفوظ رہنا	113
108	پیغمبر کی عدم موجودگی میں سب پر عذاب کا نازل ہونا	113
109	شاہِ حبشہ کا خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے لشکر کشی کرنا	114
110	ہدایت کا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا	115
111	"خوف" اور "حزن" میں فرق	116
112	دنیا کے ہوتے ہوئے بھی فقر و فاقہ کو ترجیح دینا	116
113	آپ ﷺ کے مہمان کا عجیب واقعہ	117
114	ایک سائل کا آپ ﷺ کے ساتھ عجیب سلوک	117
115	علام الغیوب صرف اور صرف ذات باری تعالیٰ کا ہونا	118
116	اخبار و قصص کا آپ ﷺ کو بتایا جانا	118
117	علم غیب کا معنیٰ	119

نمبر	عنوان	صفحہ
118	تبلیغ دین کیلئے جانیوالے وفد کا قصہ	119
119	کھانے کا آپ ﷺ کے ساتھ کلام کرنا	120
120	''آپ ﷺ کا سایہ مبارکہ'' دلائل کی روشنی میں	121
121	دنیا میں آپ ﷺ کو جنت ودوزخ کا نظارہ ہونا	121
122	لوازماتِ بشریہ کا آپ ﷺ کے بشر ہونے پر دلالت کرنا	122
123	لفظی ترجمہ	124
124	ربط آیات	126
125	قرآن سمجھنے اور سمجھانے کی فضیلت	126
126	کفارِ قریش کو دعوت دینے کا خصوصی انداز	127
127	سردارانِ قریش کا تکبر اور غرور	128
128	اللہ تعالیٰ کا مسلمان غرباء کی حوصلہ افزائی کرنا	129
129	غرباء کو مجلس سے نہ اٹھانے میں حکمت	129
130	غیر مسلموں میں انتہاء درجے کی تفریق پسندی	129
131	کفار کا اعتراض	130
132	جواب	130
133	ذاتِ باری تعالیٰ کا غرباء کی دلجوئی کرنا	131
134	کون سی توبہ قابلِ قبول ہے؟	131
135	''جہالت'' کی تحقیق	131
136	لفظی ترجمہ	134
137	ربط	135

138	کفار کے وفد کا آپ ﷺ کے پاس آنا اور سوال کرنا	136
139	اللہ رب العزت کا آپ ﷺ کی طرف سے جواب	136
140	کفار کا دوسرا سوال	137
141	جواب	138
142	"مَفَاتِحُ" کی تحقیق	138
143	بغیر اذنِ الٰہی کے ایک پتے کا بھی حرکت نہ کرسکنا	139
144	کتابِ مبین سے مراد	139
145	"نیند" اللہ تعالیٰ کی نعمت	139
146	شیطان کی انسان کے ساتھ کارروائی	140
147	"خبر" دینے کا مطلب	141
148	لفظی ترجمہ	143
149	مسئلہ توحید و شرک	144
150	"حَفَظَةً" کی تحقیق	145
151	سوال	146
152	جواب	146
153	دل میں خوشبو یا بدبو کا پیدا ہونا	146
154	حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق "نگران" کا مفہوم	146
155	آسمان کا فرشتوں سے بھرا ہوا ہونا	147
156	ارواح کا علیین یا سجین میں جانا	148
157	ذکرِ خفی کی فضیلت	148

158	آئمۂ اربعہ کا بیان	149
159	مشرکین کا انتہائی پریشانی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا	149
160	مختلف قوموں پر عذاب کا تذکرہ	150
161	آپ ﷺ کا عذاب سے پناہ مانگنا	151
162	پیغمبر کے ذمے صرف پہنچانا ہی ہے یا منوانا بھی	151
163	لفظی ترجمہ	153
164	سُوَرِ قرآن کی وجہ تسمیہ	155
165	سورۃ بقرہ کی وجہ تسمیہ	155
166	حضرت موسیٰ کے دور کا واقعہ	155
167	سورۃ النساء کی وجہ تسمیہ	155
168	سورۃ مائدہ کی وجہ تسمیہ	156
169	انعام کی تحقیق اور وجہ تسمیہ	156
170	سورۃ عنکبوت کی وجہ تسمیہ	156
171	مشرکین کا سُوَرِ قرآن کا مذاق اڑانا	156
172	''مخاطب'' کی تعریف	157
173	مسئلہ	157
174	دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے	158
175	مونچھ منڈوانے پر مذاق اور امام ابو یوسفؒ کا فیصلہ	158
176	مونچھوں کے متعلق ائمہ کے اقوال	158
177	ایک اور استہزاء کرنے والے کے خلاف مقدمہ	159

178	''لعب اورلہو'' کی تفاسیر	160
179	جہنمیوں کی شراب	161
180	لفظی ترجمہ	162
181	آیات کا شانِ نزول	164
182	مشرکین کا ایک اور وفد دربارِ رسالت میں	164
183	مطالباتِ مشرکین کا جواب	165
184	سوال	165
185	جواب	165
186	دوسرا جواب	166
187	امام سرخسیؒ، ان کی کتاب اور اہلِ سنت کا نظریہ	167
188	حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول	167
189	شاہی صرف اللہ تعالیٰ کی	169
190	لفظی ترجمہ	170
191	حضرت ابراہیمؑ کی شاہکار شخصیت	172
192	''صابی'' تعریف وتحقیق	172
193	سیاروں، ستاروں میں تاثیر کا ہونا	173
194	''آزر'' ہی ابراہیمؑ کا باپ تھا	173
195	''صنم'' کی تحقیق وتفسیر	174
196	ہندوؤں کا پتھروں کو تراشنا اور بت بنانا	174
197	ابراہیمؑ نے کون سا ستارہ دیکھا	175

نمبر	عنوان	صفحہ
198	"هٰذَا رَبِّىْ" کا مفہوم	175
199	جہلاء کا آیاتِ بینہ کے مقابلے میں کہانیاں بنانا	176
200	"فَطَرَ" کی تحقیق	177
201	"حَنِيْفًا" کی تفسیر	177
202	مودودی صاحب کی کج فہمی	178
203	لفظی ترجمہ	179
204	ربطِ آیات	180
205	عقائد کی وجہ سے قوم ابراہیمؑ کا لڑائی جھگڑا	180
206	"هَدٰنِ" کی تحقیق	181
207	حضرت شیخ مدظلہ العالی کے علاقے کا واقعہ	181
208	چڑھاوے کے متعلق فقہی مسئلہ	182
209	مشرکین کا ابراہیمؑ کو ڈرانا	182
210	مشرک رب تعالیٰ کا منکر نہیں ہوتا	183
211	مشرکین کا اور خداؤں کے علاوہ رب تعالیٰ کو غنی سمجھنا	184
212	مشرکین کے خودساختہ دلائل	184
213	صحابہؓ کا تفہیم آیت کیلئے آپ ﷺ سے استفسار	185
214	آنحضرت ﷺ کا شافی جواب	186
215	دوسرا جواب	186
216	لفظی ترجمہ	188
217	ربطِ آیات	190

218	ابراہیمؑ کا قوم کو سمجھانے کیلئے انداز	190
219	کتب عقائد میں مندرج مراتب درجات	191
220	نوحؑ اور ابراہیمؑ کا درمیانی وقفہ	191
221	ایک اشکال اور اس کا جواب	191
223	تعدادِ انبیاءؑ کے متعلق روایات اور حافظ ابن کثیرؒ کا قول	192
224	پیغمبروں کی تعداد بیان کرنے کا طریقہ	192
225	تذکرۂ اسماءِ انبیاءؑ وملائکہ قرآنِ کریم میں کہاں، کتنا	193
226	قرآن میں کفار کے نام	193
227	حضرت مریمؑ کا اسم گرامی قرآن میں کہاں اور کتنی مرتبہ آیا ہے	193
228	تذکرہ اسمِ صحابیؓ	194
229	ہدایت کس کو ملتی ہے؟	194
230	اللہ تعالیٰ کا کسی پر جبر نہیں	194
231	شرک کی قباحت کا بیان	195
232	لفظی ترجمہ	198
233	ربط آیات / درس	199
234	پیغمبر پیکر خلوص وللّٰہیت	200
235	ولید بن مغیرہ کا آپ ﷺ سے مباحثہ	200
236	ابورافع یہودی کا قصہ اور آیات کا شانِ نزول	201
237	اللہ تعالیٰ کی بے قدری کرنے کا مطلب	202
238	"قَرَاطِیس" کی تحقیق	202

239	''مکہ'' کا معنیٰ اور ''ام القریٰ'' کا مطلب	203
240	لفظی ترجمہ	205
241	دنیا میں بدترین ظالم	207
242	افترا باندھنے کا مطلب	207
243	ظلم کی ایک قسم	207
244	دوسرا بڑا ظالم	208
245	دورِ نبوت کے کذاب	208
246	عصرِ حاضر کے کذاب اور مرزا قادیانی لعین	208
247	قادیانی کا چندہ لینا اور دھوکہ دہی کرنا	208
248	تیسرا بڑا ظالم	209
249	قرآن کا چیلنج	209
250	تخریجِ ارواحِ نیک و بد	210
251	''فُرَادیٰ'' کی تحقیق	211
252	قیامت والے دن لباس پہنائے جانے کی ترتیب	211
253	اللہ تعالیٰ کا آگ کو حکم برودت	212
254	پدرِ ابراہیم کا خدا کے بارے میں حسنِ ظن	212
255	رب العزت کے سامنے انسان کا اکیلے پیش ہونا	212.
256	لفظی ترجمہ	215
257	ربطِ آیات	216
258	''خَبّ'' کی تحقیق	217

259	"نَوٰی" کی تحقیق	217
260	زندہ کو مردہ سے نکالنے کا مطلب	217
261	مردہ کو زندہ سے نکالنے کا مطلب	217
262	صبح کو نکالنا اور رات کو آرام کی چیز بنانا	218
263	سورج اور چاند کو اندازے سے مقرر کرنا	218
264	''ستارے'' راہِ راست کی علامت	218
265	''مُسْتَقَرٌّ، مُسْتَوْدَعٌ'' کی تحقیق وتفسیر	219
266	پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت	220
267	کھجوروں اور انگوروں کا ذکر بکثرت کرنے کی وجہ	220
268	خاصیاتِ زیتون ودیسی گھی	221
269	پھلوں کی اقسام ونقشہ جات کا قدرتِ الٰہی کی گواہی دینا	221
270	لفظی ترجمہ	223
271	ربطِ آیات	225
272	جنات کو شریک بنانے کا مطلب	225
273	کفار کا ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بنانا	226
274	بغیر نمونے کے زمین وآسمان کو بنانا	226
275	اولاد بغیر بیوی کے نہیں ہوسکتی	227
276	نصاریٰ کا مریمؑ کو درپردہ اللہ تعالیٰ کی بیوی کہنا	227
277	عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے	227
278	دیکھنے اور احاطہ کرنے میں فرق	228

نمبر	عنوان	صفحہ
279	''معتزلہ'' تعارف/عقائد	228
280	روز قیامت دیدار الٰہی کا ضرور ہونا	228
281	''بصائر'' کی تحقیق	229
282	دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ہوتے ہوئے بھی نہ ماننا	229
283	مظاہر قدرت کا مقصود صرف سمجھانا	230
284	لفظی ترجمہ	232
285	ربط رکوعات	234
286	معبود، حاجت روا، فریادرس صرف اللہ تعالیٰ	234
287	مشرکین کے غلط جملوں کا جواب دینے کی ممانعت	234
288	''اعراض'' کا مطلب	235
289	انسان، ملائکہ فرق/مقصد تخلیق	235
290	مقصد بعثت	235
291	مشرکین کے خودساختہ خداؤں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	236
292	شرک کی تردید فرض ہے	236
293	کافر کو دیکھ کر کافر کافر کے نعرے لگانا درست نہیں	237
294	اپنے والدین کو گالی دینے کا مطلب	237
295	اعمال مزین کرنے کا مطلب	238
296	''مرجع'' کی تحقیق	238
297	معجزات کا صادر ہونا رب العزت کی طرف سے ہے	238
298	رؤیت شق القمر اور کفار کا بدستور انکار	239

299	کھجور کے گچھے کو دیکھ کر ایمان لے آنا	240
300	لفظی ترجمہ	243
301	ربط	244
302	کفار کی ضد اور ہٹ دھرمی کا بیان	244
303	"قُبُلً" کی تحقیق	245
304	ابو جہل کی شرارت اور آپ ﷺ کا معجزہ	245
305	ہر نبی کی امت میں اس کے دشمنوں کا ہونا	246
306	"زُخْرُف" کا لفظی معنی	246
307	جن وانس کو اختیار دیتے ہوئے پیغمبروں کے ذریعے کتابیں نازل کرنا	247
308	کفار کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے آپ ﷺ کو نصیحت	247
309	صنادید قریش کا مطالبہ اور حکم الٰہی	247
310	مشرکین کی سازش ناکامی سے دوچار	248
311	طالبان کی اسلامی حکومت اور کفریہ طاقتوں کا بلا جواز دباؤ	248
312	فہم حق کے لئے منصف مزاج اہلِ کتاب سے رابطے کا مشورہ	249
313	دیگراں را نصیحت خود را فضیحت	249
314	نورِ خدا ہے حرکت کفر پہ خندہ زن	250
315	عصرِ حاضر میں دنیا اور ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد	250
316	لفظی ترجمہ	252
317	ربط آیات	253
318	کفار کی دوسری خود ساختہ پیشکش	254

319	پیشکش کا جواب	254
320	انبیاءؑ اور ان کے متبعین کی تعداد	255
321	کفار اور مشرکین کا شوشہ	255
322	تکبیر کے متعلق مسئلہ	256
323	نماز کے متعلق اہم ترین مسئلہ	256
324	کفار کے شوشے کا جواب	256
325	مجبور کی تعریف وحکم	257
326	مشرکین کی جہالت	257
327	مولانا عبدالحق مدنیؒ کا قول	258
328	جاہل راسکوت بہتر است	258
329	شیاطین کا اپنے دوستوں کی طرف القاء کرنا	259
330	ناجائز بات کا ماننا شرک میں داخل ہے	259
331	لفظی ترجمہ	261
332	ربط آیات	262
333	جاہل اور عالم برابر نہیں ہوسکتے	262
334	گاندھی اور عدل شیخینؓ کی گواہی	263
335	مجرم بنانے کی وجہ	264
336	''مکار'' کی مکاری اسی کے خلاف	264
337	مشرکین کی بے جا ضد	265
338	اپنی کوشش اور محنت سے کوئی نبی نہیں بن سکتا	265

339	پسر قادیانی لعین کے مغلظات	265
340	آپ ﷺ کے درجہ علیا تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی	266
341	مرزا قادیانی لعین کی الٹی منطق	266
342	مرزا قادیانی مجسم دھوکہ وفریب	266
343	''مکار'' کے لئے سخت ترین عذاب کی وعید	267
344	ہدایت کس کو ملتی ہے	267
345	گمراہ کن کو کیا جاتا ہے	267
346	گمراہوں کے لئے ''ضیق صدر''	268
347	لفظی ترجمہ	269
348	ماقبل سے ربط	270
349	صراط مستقیم کون سا ہے	271
350	نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے انعامات	271
351	جنتیوں کے انعامات، پہلا انعام	271
352	دوسرا انعام	272
353	تیسرا انعام	272
354	قیامت کا عجیب خوفناک منظر	272
355	''طائف'' مسکن جنات	273
356	جنات کا انسانوں کو تنگ کرنا	273
357	انسان کی جنات سے عاجزی اور جنات کی سرکشی	273
358	دوزخیوں کو سردی کا عذاب بھی دیا جاتا ہے	274

359	ملحدین کا اعتراض	274
360	جواب	275
361	طبقاتِ جہنم	275
362	سائنس دان اور قیامت کی نشانیاں	275
363	ناری مخلوق بھی جہنم میں جلے گی	276
364	ظالم کو ظالم کا دوست بنانے کا مطلب	276
365	لفظی ترجمہ	278
366	ماقبل سے ربط	279
367	انس وجن کے متعلق انبیاورسل ؑ کا استفسار	279
368	نظریۂ اہلِ حق برائے انبیاء ورسل	280
369	آنحضرت ﷺ عالمی پیغمبر/ نبی	280
370	اپنے نفسوں کے خلاف انس وجن کا جواب	281
371	انسان اپنے دوست کے دین پر	281
372	غافلین کو ہلاک کرنا سنت اللہ نہیں	282
373	نبی اسی قوم میں سے اللہ پاک بھیجتے تھے	282
374	پیغمبر.ں کی تبلیغ کا زمانہ/ عرصہ	282
375	درجات بمطابق اعمال	283
376	بروزِ قیامت کردہ خیر وشر انسان دیکھ لے گا	283
377	خیر وشر کا فائدہ ونقصان انسان ہی کو ہوگا	284
378	رب نہایت مہربان بے پرواہ ہے	284

379	جاپان کا زلزلہ اور حکومت کے تاثرات	284
380	قابلِ تفہیم مسئلہ	285
381	پیغمبروں کی تعلیمی سلسلے میں کامیابی	285
382	لفظی ترجمہ	286
383	لوگوں کی عجیب غلط فہمی	287
384	''دہریہ'' فرقہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر	287
385	وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں مشرکین سے مکالمہ	288
386	کفار کا رب العزت کے احکامات کو نہ ماننا	289
387	کفار، مشرکین کا اللہ رب العزت کے نام کا حصہ نکالنا	289
388	مشرکین کا رب العزت کو غنی سمجھنا	290
389	یہی شرک ہوتا ہے	290
390	رسوم ورواج سے بچنے کی خصوصی تاکید	291
391	اسلام بدفالی کا قائل نہیں	291
392	مشرکینِ عصرِ حاضر کی ناگفتہ بہ صورتِ حال	292
393	ولی کامل حضرت علی ہجویریؒ، تعارف	292
394	بیگم جنرل اسلم بیگ اور بدعتی ٹولہ	293
395	''گلدستۂ توحید'' کا تعارف	293
396	مشرکین کا معبودانِ باطلہ کے نام پر اپنے بچوں کو ذبح کرنا	293
397	لفظی ترجمہ	295
398	اشیاء کی حلت وحرمت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے	296

399	حضرت شاہ ولی اللہؒ کا قول	297
400	حضرت امام جعفر صادقؒ کے کونڈوں کا حرام ہونا	298
401	حضرت فاطمہؓ کے نام پر عورتوں کو اکٹھا کر کے گمراہ کرنا	298
402	جانوروں پر اپنی طرف سے حلال وحرام کا حکم لگانا	299
403	مشرکین کا جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینا	299
404	فقہ کا اہم ترین مسئلہ	300
405	مشرکین کا اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنا	300
406	مردوں، عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ تحریم وتحلیل	300
407	اللہ تعالیٰ کی تفریق کا ہی مقبول ومستحسن ہونا	301
408	ناحق قتلِ اولاد کرنے والوں کا خسارے میں ہونا	301
409	عام انسان اور پیغمبر کا خواب برابر نہیں	302
410	حضرت خضرؑ کا ایک بچے کو قتل کرنا	302
411	اشیاء اکل وشرب کا اپنی طرف سے حرام کرنا	303
412	لفظی ترجمہ	304
413	ماقبل سے ربط	305
414	''معروشات'' کی تشریح	305
415	کون سی بیل کو اوپر چڑھایا جاتا ہے اور کونسی نیچے رکھی جاتی ہے	306
416	''کھجور'' کا ذکر کرنے کی وجہ	306
417	''زیتون'' اور اس کے خواص	306
418	''انار'' کا ذکر کرنے کی وجہ	307

419	انبیاءؑ کو اکلِ حلال اور اعمالِ صالحہ کا حکم	307
420	اہم ترین مسئلہ	308
421	مالک و مضارع کے مابین عشر کی تقسیم کا طریقہ/تفصیل	308
422	جنرل ضیاء الحق اور عشر و زکوۃ کی تقسیم	309
423	صحیح العقیدہ مسلمان کا شیعہ بن جانا اور اسکا نقصان	309
424	شیعہ کے خود ساختہ اقوال برائے عشر و زکوۃ	310
425	امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مسلک اور اہم مسئلہ	310
426	''اسراف'' کی ممانعت	310
427	پیرویٔ شیطان سے رک جانے کا حکم	311
428	لفظی ترجمہ	312
429	ماقبل سے ربط	313
430	آنحضرت ﷺ کا کچا پیاز اور لہسن نہ کھانا	313
431	لہسن، پیاز کھا کر فوراً مسجد میں آنے کی ممانعت	314
432	آدمی کا مسجد میں انتظار صلوٰۃ میں بیٹھنا اور فرشتے کا اس کیلئے دعا کرنا	314
433	اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بشمول انبیاءؑ کے کوئی حرام نہیں کرسکتا	314
434	آٹھ قسم کے حلال جانوروں کی توضیح	315
435	"ضَأن" کی تعریف	315
436	مشرکین کی خود ساختہ حلت و حرمت کا عملی محاسبہ	315
437	''بقرہ'' کی تفسیر حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ اور اہلِ بدعت	316
438	بھینس اور بھینسا کے متعلق فقہائے کرامؒ کا قول	317

439	نصابِ زکوۃ کی تفسیر	317
440	لسانِ نبوۃ سے خود حلال وحرام کی تردید	318
441	''ظالموں'' کو ہدایت کا نہ ملنا	318
442	لفظی ترجمہ	320
443	ربط رکوعات	321
444	امام غزالیؒ کا قول	322
445	مسئلہ	322
446	مردار کا چمڑہ استعمال کرنے کی اجازت	322
447	خرگوش کے خون کیساتھ علاج کرنے کی ممانعت	323
448	خنزیر کا نجس العین ہونا	323
449	حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی لندن واپسی کی روئیداد/ انگریز کا اخلاق	323
450	ابوظہبی سے واپسی کی روئیداد/ مسلمان کا اخلاق	324
451	''غیر اللہ'' کی نذر ونیاز کا مردود ہونا	325
452	شاہ عبدالعزیزؒ کا قول	325
453	''ایصالِ ثواب'' کا حکم	325
454	''گیارہویں'' کا حکم	325
455	جان بچانے کیلئے بقدرِ ضرورت حرام کھانا پینا	326
456	یہود پر ناخن والے جانوروں کا حرام ہونا، بشمول چربی کے	327
457	''حوَایَا'' کی تحقیق	327
458	یہود کو سرکشی کا بدلہ اور اس کا مطلب	328

459	دیر گیر دسخت گیرد	328
460	لفظی ترجمہ	329
461	ماقبل سے ربط	330
462	کیا پدی، کیا پدی کا شوربہ	331
463	مشرقی پنجاب کے مظالم اور بدعتی مولوی کی تقریر	331
464	تردید باطل کا رفرضِ کفایہ	331
465	اہلِ بدعت کے خلاف حضرت شیخ مدظلہ کی تقریر اور ایک بابا	332
466	مشرکین کی ایک مضحکہ خیز دلیل	332
467	مشرکین کی دلیل کا جواب	333
468	''طاغوت'' کی تحقیق	334
469	بعثتِ انبیاء اور نزولِ کتب، لوگوں کے گمراہ ہونے کی نشانی	334
470	منع کرنے کی دوسری صورت	334
471	ایمان و کفر کا اختیار انسان کے پاس	335
472	مشرکین سے گواہوں کی طلبی	335
473	کاذبین کی خواہشات کی پیروی سے ممانعت	336
474	لفظی ترجمہ	338
475	ماقبل سے ربط	339
476	حرام اشیاء کی تفصیل	339
477	1.....شرک کرنا	340
478	2..... والدین کی نافرمانی	340

479	3......قتلِ اولاد	340
480	4......فحاشی وعریانی کا حرام ہونا اور ''فواحش'' کی تحقیق	341
481	شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی رقص وسرود پر مجرمانہ خاموشی	341
482	5......قتل نفس بغیر حق	341
483	قتلِ حق کی پہلی صورت	342
484	قتلِ حق کی دوسری صورت	342
485	قتلِ حق کی تیسری صورت	342
486	6......مالِ یتیم کھانا	343
487	اہم ترین مسئلہ	343
488	محدثین، فقہاءؒ کا اتفاق اور رسوم کی تردید	343
489	رسوم پر مالِ یتیم کا کھانا	344
490	فوتیدگی والے گھر پڑوسیوں کا کھانا پکانا	344
491	مالِ یتیم کھانے پر وعید	345
492	7......میزان کا درست نہ رکھنا حرام	345
493	8......انصاف کی بات نہ کرنا حرام	346
494	9......وعدے کو پورا نہ کرنا حرام	346
495	لفظی ترجمہ	348
496	ماقبل سے ربط/صراطِ مستقیم کی مزید تفسیر	350
497	پہلی کتابوں میں توراۃ کا مرکزی کتاب ہونا	350
498	''تماما''...... کی تفسیر	350

499	جسم اور روح میں روح کو فوقیت	350
500	انسان کا انسان نہ بننا ایک المیہ	351
501	قرآنِ کریم کا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہونا	351
502	قرآن کی موجودگی میں قیامت نہیں آسکتی	352
503	مسلمان کی موجودگی میں بھی قیامت نہیں آسکتی	352
504	اصولِ ثلاثہ	353
505	قرآن کا کتابِ برکت ہونا	353
506	نیست ممکن جز بقرآں زیستن	354
507	مقصد و حکمت نزولِ قرآن	354
508	سرزمین عرب میں بالترتیب پانچ گروہ	354
509	توراۃ و انجیل کی نزولی زبان کا مبہم ہونا	355
510	یہود و نصاریٰ میں نیک سیرت لوگوں کا مسلمان ہونا	355
511	قرآن کا تمام عالم کیلئے ہدایت و رحمت ہونا	356
512	اعراض، مخالفت پر سزا کا ملنا امرِ فطری	357
513	لفظی ترجمہ	358
514	ما قبل سے ربط	359
515	دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کی موجودگی میں نہ سمجھنا، چہ معنیٰ دارد؟	359
516	"یَاْتِیَ رَبُّکَ" کی تفاسیر	360
517	رب تعالیٰ کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور اعضاء وغیرہ کا مطلب	360
518	علاماتِ قیامت	362

519	1......زمین میں سے جانور کا نکلنا	362
520	2......سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا	362
521	علاماتِ قیامت کے پورا ہونے کے بعد توبہ کا قبول نہ ہونا	362
522	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا قول	363
523	علاوہ ازیں علاماتِ قیامت	363
524	خسفِ جزیرۂ عرب کے متعلق حضرت شیخ مدظلہ کی رائے	364
525	"شِیَعًا" کی تحقیق	364
526	اسلام میں سب سے پہلا باطل فرقہ "شیعہ"	364
527	حضرت عمرؓ کی دور اندیشی	365
528	حضرت عثمانؓ کی نرم مزاجی	365
529	اسود تجیبی لعین حضرت عثمانؓ کا قاتل	366
530	"تقیہ" کا مطلب	366
531	کافر کو کافر سمجھنا لیکن لڑائی سے گریز کرنا	366
532	قانونِ قدرت ایک نیکی کا بدلہ دس گنا	367
533	فی سبیل اللہ کی مد میں نیکی کا بدلہ سات سو گنا تک	367
534	برائی کے بدلے میں ایک برائی کا ہی ملنا	368
635	لفظی ترجمہ	369
536	ماقبل سے ربط اور آپ ﷺ کو خطاب	371
537	حضرت ابراہیمؑ کی استقامت	371
538	تردید دعویٔ شرک	372

372	یہود ونصاریٰ کے دعوؤں کی بھی تردید	539
373	ہر طرح کی عبادت وقربانی رب تعالیٰ کیلئے	540
373	مصافحہ بالیدین اور معانقہ کس طرح اور کب کیا جائے؟	541
373	بامرِ مجبوری جھکنا مستثنیٰ ہے	542
374	نمازِ جنازہ میں رکوع وسجود کی ممانعت کی وجہ	543
374	ایک دینی غلط فہمی اور اس کا ازالہ	544
374	''قربانی'' اور اس کے متعلقات	545
375	خودکشی حرام ہونے کی وجہ	546
375	خودکشی کے بارے میں حدیث کا مفہوم	547
376	ممانعت شرک	548
376	''اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ'' کا مطلب	549
376	کفار کا آپ ﷺ کو خودساختہ کاموں پر آمادہ کرنا	550
376	اللہ رب العالمین کی طرف سے جواب	551
377	ایک اشکال	552
377	اشکال کا جواب	553
378	نیکی کا ثواب نیکی پہنچانے والے کو بھی برابر ملتا ہے	554
378	ایصالِ ثواب کے متعلق اہم مسئلہ	555
378	علامہ شامیؒ اور حضرت گنگوہیؒ کے اقوال	556
379	حجِ بدل والے کو پورا ثواب ملتا ہے	557
379	اللہ ہی ہے جس نے انسان کو زمین کا خلیفہ بنایا	558

559	مراتبِ انسانی	380
560	وجۂ تفاوت	380

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۚ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ (۱) هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ۚ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ (۲) وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الْاَرْضِ ۚ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ (۳) وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ (۴) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (۵)

لفظی ترجمہ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اَلَّذِىْ وہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ جس نے پیدا کئے آسمان وَالْاَرْضَ اور زمین وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ اور بنائے اس نے اندھیرے وَالنُّوْرَ اور روشنی ثُمَّ الَّذِيْنَ پھر وہ لوگ كَفَرُوْا جو کافر ہیں بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کرتے ہیں هُوَ

الَّذِیْ وہ، وہ ذات ہے خَلَقَكُمْ جس نے تمہیں پیدا کیا مِّنْ طِیْنٍ گارے سے ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا پھر اس نے مقرر کی ایک میعاد وَ اَجَلٌ اور ایک اور میعاد ہے مُّسَمًّى عِنْدَهٗ مقرر ہے اس کے ہاں ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم اس کی قدرت میں شک کرتے ہو وَهُوَ اللّٰهُ اور وہی اللہ تعالیٰ ہے فِی السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَفِی الْاَرْضِ اور زمین میں یَعْلَمُ سِرَّكُمْ جانتا ہے تمہاری چھپی ہوئی باتوں کو وَجَهْرَكُمْ اور ظاہری باتوں کو وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تَكْسِبُوْنَ جو تم کماتے ہو وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہیں آتی ان کے پاس مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ ان کے رب کی نشانیوں میں سے اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ مگر ہوتے ہیں اس سے اعراض کرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوْا پس تحقیق انہوں نے جھٹلایا بِالْحَقِّ حق کو لَمَّا جَآءَهُمْ جب حق ان کے پاس آیا فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ پس عنقریب آئے گی ان کے پاس اَنْۢبٰٓؤُا حقیقت مَا اس چیز کی كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ تھے جس کے ساتھ وہ ٹھٹھہ کرتے۔

”انعام“ کی تحقیق اور وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کا نام ”اَنْعَام“ ہے۔ ”انعام“ نَعَم کی جمع ہے اور نَعَمْ کے معنٰی ہیں مویشی چونکہ اس سورۃ میں ان جانوروں کی حلت کا بیان ہے جن کو مشرکوں نے حرام ٹھہرایا تھا اس لئے اس سورۃ کا نام انعام ہے۔ یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس سے پہلے چون سورتیں نازل ہو چکی تھیں اس کے بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیات ہیں اس

سے پہلے جتنی سورتیں گزری ہیں ان میں زیادہ تر یہود ونصاریٰ کی تردید تھی اگرچہ دوسرے مسائل بھی بیان ہوئے ہیں اور اس سورۃ میں ہر طرح کے شرک کی تردید ہے اور اس کی ابتداء ہی اللہ تعالیٰ کی توحید کے ساتھ ہوئی ہے۔ فرمایا.........

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وہ جس نے پیدا کیا آسمانوں وَالْاَرْضَ اور زمین کو، تمام کائنات کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

"ظُلُمٰتٌ" کی تحقیق :

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ اور بنائے اس نے اندھیرے وَالنُّوْرَ اور روشنی۔ "ظُلُمٰتٌ" ظُلْمَۃٌ کی جمع ہے۔ اور ظُلْمَۃٌ کا معنیٰ ہے اندھیرا اور نور کا معنیٰ ہے روشنی تو اندھیرے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے اور روشنی بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی۔

ایرانی اوران کا خدائی اعتقاد:

ایران کے مجوسی جو آگ پرست تھے وہ یہ باطل نظریہ رکھتے تھے کہ خدا دو ہیں ایک کا نام یزدان ہے جو خیر کا خالق ہے اچھی چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور یزدان کو نور بھی کہتے تھے اور دوسرا "اَہرَمَن" ہے۔ یہ خالق شر ہے بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے اور "اَہرَمَن" کو ظلمت بھی کہتے تھے یعنی اہرمن کا دوسرا نام ظلمت ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ ایک ذات رحمٰن ہے اور دوسرا شیطان ہے۔ مگر ہم شیطان کو کسی چیز کا خالق نہیں مانتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ باغی اور سرکش ہے وہ کسی سے جبراً کوئی چیز نہ کرواسکتا ہے نہ منواسکتا ہے۔ ترغیب دیتا ہے۔ اور اغوا کرتا ہے۔ نفس امارہ اس کا مرید ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس نظریئے کی تردید فرمائی ہے کہ خیر اور شر کے خالق الگ الگ نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اندھیروں کو اور روشنی کو بنانے والا ہے۔ زمین آسمان اور ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

ثُمَّ الَّذِيْنَ پھر وہ لوگ كَفَرُوْا جو کافر ہیں بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کرتے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہتے کہ آسمانوں کو روشنی اور اندھیروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی نے پیدا کیا ہے، بلکہ ہر چیز کا خالق رب تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے کا کیا معنیٰ ہے؟

انسانی تخلیق کا مادہ:

هُوَ الَّذِيْ وہ، وہ ذات ہے خَلَقَكُمْ جس نے تمہیں پیدا کیا مِّنْ طِيْنٍ گارے سے، مٹی خشک ہو تو "تراب" کہتے ہیں۔ اور گارے کو طین کہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ساری زمین کے چہرے سے مٹی اکٹھی فرمائی۔ پھر اس کو دست قدرت سے گوندھ کر گارا بنا کر رکھ چھوڑا یہاں تک کہ "مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ" وہ ٹھیکری کی طرح بجنے لگی اس سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ آدمؑ کو پیدا فرمایا تو ابتداً تمہاری تخلیق گارے سے ہے۔

ہر چیز کی میعاد کا مقرر ہونا:

ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا پھر اس نے مقرر کی ایک میعاد۔ ہر آدمی کی موت کا وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ آگے جا سکتا ہے نہ پیچھے۔ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى اور ایک اور میعاد مقرر ہے۔ عِنْدَهٗ اس کے ہاں قیامت کے برپا ہونے کی، جس طرح شخصی طور پر ہر ایک کی موت کا وقت مقرر ہے۔ اسی طرح سارے جہاں کی موت کا وقت بھی مقرر ہے۔ جس کو قیامت کہتے ہیں۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم اس کی قدرت میں شک کرتے ہو۔ جس نے تمہیں گارے اور مٹی سے پیدا فرمایا۔ انسان بنایا کیسی شکل وصورت عطا فرمائی۔ سمع وبصر عطا کی پھر تم اس کی قدرت میں شک کرتے ہو۔ وَهُوَ اللّٰهُ اور وہی اللہ تعالیٰ ہے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَفِي الْاَرْضِ

اور زمین میں۔اس کے سوا آسمانوں اور زمینوں میں نہ تو کسی کا اقتدار ہے اور نہ کسی کو اختیار ہے۔ یَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ جانتا ہے تمہاری چھپی ہوئی باتوں کو وَجَهۡرَكُمۡ اور ظاہر باتوں کو بھی۔مخفی سے مخفی تر چیز کو بھی جانتا ہے۔اور تمہارے دلوں میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں وہ بھی اس کے علم میں ہیں۔وہ عَلِيۡمٌ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ہے۔وَيَعۡلَمُ اور جانتا ہے مَا تَكۡسِبُوۡنَ جو تم کماتے ہو۔نیکی یا بدی سے رات کو یا دن کو اکٹھے یا تنہائی میں سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔مگر یہ ایسے ضدی ہیں وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ اور نہیں آتی ان کے پاس مِّنۡ اٰيَةٍ کوئی نشانی مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ ان کے رب کی نشانیوں میں سے اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ مگر ہوتے ہیں اس سے اعراض کرنے والے۔

''آیت'' کی تفسیر :

آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد قرآنِ کریم کی آیت ہے تو معنیٰ ہوگا کہ قرآن کریم کی جو آیت بھی نازل ہوتی ہے اس سے اعراض کرتے ہیں مانتے نہیں انکار کر دیتے ہیں۔اور آیت کے معنیٰ معجزے اور نشانی کے بھی ہیں تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ ان کے پاس جب بھی کوئی معجزہ اور نشانی آتی ہے تو رد کر دیتے ہیں مانتے نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ مبارک پر اللہ تعالیٰ نے بہت سارے معجزے نازل فرمائے جن کو کافروں نے آنکھوں سے دیکھا مگر ایمان نہیں لائے۔

شق القمر کا نظارہ کرنا اور پھر بھی اسلام نہ لانا :

دیکھو! چاند کا دو ٹکڑے ہونا کوئی معمولی معجزہ تھا؟۔چودھویں کی رات تھی شریر قسم کے لوگ اکٹھے ہوئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ آج اس کو ستائیں آپ ﷺ کے پاس آگئے کہنے لگے اے محمد (ﷺ)! تو کہتا ہے کہ میں رب تعالیٰ کا نبی ہوں آج ہمیں کوئی کرشمہ دکھا، تا کہ ہم مان جائیں۔کسی نے کوئی مطالبہ کیا کسی نے کوئی مطالبہ کیا۔ایک

نے کہا کہ یہ چاند دو ٹکڑے ہو جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ معجزہ رب تعالیٰ کے اختیار اور قدرت میں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے چاند کے دو ٹکڑے کر دے تو کیا تم مان جاؤ گے؟۔ کہنے لگے ہاں مان جائیں گے پس آپ ﷺ نے اشارہ ہی کرنا تھا کہ رب تعالیٰ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر چلا گیا یہ چھوٹی سی پہاڑی ہے بیت اللہ کے دروازے کے سامنے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول :

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رب تعالیٰ نے یہ پہاڑی دنیا پر نصب فرمائی تھی اور اسی پہاڑی پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے حج کا اعلان فرمایا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ اور لوگوں میں حج کا اعلان فرما دیں اور چاند کا دوسرا ٹکڑا ''قویقعان'' پہاڑ پر چلا گیا یہ کعبۃ اللہ سے مغرب کی جانب ایک بلند پہاڑ ہے۔ سب نے آنکھوں سے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے اور ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ تجھے بھی دو ٹکڑے نظر آ رہے ہیں وہ کہتا ہاں وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ گئے وہاں سے بھی دو ٹکڑے نظر آتے تھے اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہو سکتا ہے۔ چودھویں رات کا چاند سر پر کھڑا ہے۔ بادل اور دھند بھی نہیں ہے۔ اور بھی کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

قرآن میں شق القمر پر مستقل سورۃ کا ہونا :

قرآن کریم میں مستقل سورۃ ہے سورۃ القمر۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قیامت قریب آ پہنچی ہے اور چاند شق ہو گیا ہے۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں يُعْرِضُوْا تو منہ پھیر لیتے ہیں وَيَقُوْلُوْا اور کہتے ہیں سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یہ ہمیشہ کا جادو ہے۔ اور مُسْتَمِرٌّ کا مجرد مادہ ہے مِرَّةٌ

اور مِـرَّۃٌ کا معنٰی ہے قوت والی تو اس لحاظ سے معنٰی ہوگا کہ وہ کہتے ہیں بڑا مضبوط جادو ہے یقین جانو ان میں سے ایک آدمی بھی ایمان نہ لایا اب اس ضد کا بھی دنیا میں کوئی علاج ہے کہ منہ مانگا معجزہ دیکھنے کے باوجود کوئی مسلمان نہ ہوا۔

معجزے اور کرامت کی حقیقت :

معجزے کی حقیقت بھی سمجھ لیں معجزہ حق ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے معجزے کے ظاہر کرنے کی قدرت اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو نہیں عطا فرمائی۔ کرامت بھی اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے ولی کی اس میں ذاتی قدرت نہیں ہوتی۔ یعنی معجزے میں نبی کا دخل نہیں اور کرامت میں ولی کا دخل نہیں ہے۔ فرمایا...... فَقَدْ کَذَّبُوْا پس تحقیق انہوں نے جھٹلایا بِالْحَقِّ حق کو لَمَّا جَآءَ هُمْ جب حق ان کے پاس آیا فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ پس عنقریب آئے گی ان کے پاس اَنْۢبٰٓؤُا حقیقت مَا اس چیز کی کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ تھے جس کے ساتھ وہ ٹھٹھہ کرتے۔ اَنْۢبٰٓؤُا "نَبَاٌ" کی جمع ہے۔ اور نَبَاٌ کے معنٰی ہیں خبر تو مفہوم یہ بنے گا جس عذاب کی خبر کا یہ مذاق اڑاتے ہیں اس کی حقیقت ان کے سامنے آجائے گی کیونکہ جب ان کو دھمکی دی جاتی کہ تم رب تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو ورنہ عذاب آئے گا تو یہ مذاق اڑاتے اور کہتے کہ دیر کس چیز کی ہے۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ پس لاؤ تم وہ عذاب جس سے ہمیں ڈراتے ہو اگر ہو تم سچے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت عنقریب ان کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۔ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَکْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ(۶) وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ کِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ(۷) وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ مَلَکٌ۔ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَکًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ(۸) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَکًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ (۹) وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ(۱۰)

لفظی ترجمہ :

اَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھا ان لوگوں نے کَمْ اَهْلَکْنَا کتنی ہی ہم نے ہلاک کر دیں مِنْ قَبْلِهِمْ ان سے پہلے مِنْ قَرْنٍ جماعتیں مَکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ

ان کو ہم نے قدرت دی تھی زمین میں مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وہ جو نہیں قدرت دی ہم نے تمہیں زمین میں وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ اور چھوڑا ہم نے آسمان عَلَيْهِمْ ان پر مِّدْرَارًا لگا تار بارش برسانے والا وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ اور بنائی ہم نے نہریں تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ جو ان کے نیچے جاری تھیں فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس ہم نے ان کو ہلاک کیا ان کے گناہوں کی وجہ سے وَاَنْشَاْنَا اور پیدا کیں ہم نے مِنْ بَعْدِهِمْ ان کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ دوسری جماعتیں وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا اور اگر ہم نازل کریں آپ پر کتاب فِیْ قِرْطَاسٍ کاغذوں میں لکھی ہوئی فَلَمَسُوْهُ پس وہ اس کو چھولیں بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھوں سے لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا البتہ کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ کیوں نہیں اتارا گیا اس پر مَلَكٌ فرشتہ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا اور اگر ہم نازل کریں فرشتہ لَّقُضِیَ الْاَمْرُ البتہ طے کر دیا جائے معاملہ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ پھر ان کو مہلت نہ دی جائے وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا اور اگر ہم بنائیں اس کو فرشتہ لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا البتہ بنائیں اس کو مرد وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ اور البتہ ہم خلط ملط کر دیں ان پر مَّا يَلْبِسُوْنَ اس چیز کو جس کے اشتباہ میں وہ پڑے ہوئے ہیں وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور البتہ تحقیق مذاق کیا گیا بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ کتنے رسولوں کے ساتھ آپ ﷺ سے پہلے فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ پس گھیر

لیاان لوگوں کو سَخِرُوْا مِنْهُمْ جنہوں نے مذاق کیا تھاان میں سے مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اس چیز نے جس کے ساتھ وہ مذاق کرتے تھے۔

ربط:

اللہ تعالیٰ نے کافروں مشرکوں اور نافرمانوں کو سمجھانے کیلئے مختلف طریقے استعمال فرمائے ہیں۔ کبھی تو نعمتوں کا ذکر کر کے سمجھایا کہ میری ان نعمتوں کی قدر کرو اور نافرمانی نہ کرو اور کبھی عذاب سے ڈرایا اور فرمایا کہ ان قوموں کی طرف دیکھو کہ جنہوں نے نافرمانی کی ان کا کیا انجام ہوا تو پہلے کچھ نعمتوں کا ذکر تھا اس آیت کریمہ میں عذاب کا ذکر ہے۔ آگے پھر نعمت کا ذکر ہے۔

''قرن'' کی تعریف:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا ان لوگوں نے كَمْ اَهْلَكْنَا کتنی ہی ہم نے ہلاک کر دیں مِنْ قَبْلِهِمْ ان سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ جماعتیں۔ ایک دور میں جو لوگ رہتے ہیں وہ قرن ہے جب تک یہ لوگ ہیں یہ ایک ہی قرن ہوگا یہ چلے جائیں گے دوسرے آجائیں گے تو دوسرا قرن شروع ہو جائے گا مثلاً اس دور میں ہم رہتے ہیں تو ہمارا یہ دور ایک قرن ہے ہمارے بعد دوسرے لوگوں کا دور شروع ہو جائے گا تو وہ دوسرا قرن ہوگا۔ مراد جماعتیں ہیں۔ کہ ہم نے کتنی جماعتیں ہلاک کیں۔ ان سے پہلے مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ ان کو ہم نے قدرت دی تھی زمین میں مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وہ جو نہیں قدرت دی ہم نے تمہیں زمین میں۔ انہوں نے زمین میں بڑی کاشتکاری کی بڑے بڑے ڈیم اور حوض بنائے بڑی بڑی بلند نگر بنائیں نشانات کھڑے کئے اور بہت کچھ کیا کہ اتنی وسعت اور طاقت تمہیں حاصل نہیں ہے۔

بارش ایک نعمت :

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ اور چھوڑا ہم نے آسمان عَلَيْهِمْ ان پر مِّدْرَارًا لگا تار بارش برسانے والا۔ یعنی ان پر آسمان سے لگا تار بارش برسائی۔ بارش بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اگر ایک حد تک ہو اس سے درخت گھاس اور کھیت وابستہ ہیں بلکہ اس دور میں بھی بعض علاقے ایسے ہیں کہ وہ پینے کے لئے پانی بھی بارش کا استعمال کرتے ہیں بارش ہو تو ان کو پانی میسر ہوتا ہے اور اگر بارش نہ ہو تو پینے کے لئے بھی پانی نہیں ملتا۔ وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ اور بنائیں ہم نے نہریں تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ جو ان کی زمینوں کے نیچے جاری تھیں فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس ہم نے ان کو ہلاک کیا، کیوں ہلاک کیا؟ فرمایا...... بِذُنُوْبِهِمْ ان کے گناہوں کی وجہ سے کہ ان قوموں اور جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تباہ کر دیا۔ وَاَنْشَاْنَا اور پیدا کیں ہم نے مِنْ بَعْدِهِمْ ان کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ دوسری جماعتیں۔ اے سرزمین عرب کے رہنے والو! جو نزول قرآن کے وقت موجود ہو اور اس کے بعد قیامت تک آنے والو گزشتہ قوموں کے حالات دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیا اگر تم ان کے نقش قدم پر چلو گے تو جو انجام ان کا ہوا تمہارا بھی وہی ہوگا۔

کفار کا غیر معقول اعتراض :

آگے کافروں کے ایک شوشے کا ذکر ہے۔ کہنے لگے ہم اس شرط پر ایمان لانے کے لئے تیار ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ لکھی لکھائی کتاب ہمارے سامنے لائے ہمارے دیکھتے ہوئے تمہارے حوالے کرے اور ہم اسے ہاتھ لگا کر دیکھیں اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا.........

جواب :

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا اور اگر ہم نازل کریں آپ پر کتاب فِي قِرْطَاسٍ کاغذوں میں لکھی ہوئی فَلَمَسُوهُ پس وہ اس کو چھولیں بِأَيْدِيهِمْ اپنے ہاتھوں سے جس طرح ہمارے ہاتھ قرآن پاک پر لگتے ہیں۔ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا البتہ کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا۔ اب اس ضد کا دنیا میں کوئی علاج ہے؟۔ اس طرح کے انہوں نے اور بھی کئی سوال کیے جن کا ذکر پندرہویں پارے میں ہے۔ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ اور کہا انہوں نے ہم ہرگز نہیں ایمان لائیں گے آپ پر حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا یہاں تک کہ آپ جاری کر دیں ہمارے لئے زمین سے چشمہ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ یا ہو آپ کے لئے ایک باغ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ کھجوروں اور انگوروں کا فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا پھر آپ چلائیں نہروں کو ان کے درمیان چلانا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ یا گرا دیں آسمان كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا جیسا کہ آپ خیال کرتے ہیں ہم پر کوئی ٹکڑا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا یا لائیں آپ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو سامنے اور اللہ تعالیٰ کہے یہ میرا پیغمبر ہے أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ یا ہو آپ (ﷺ) کے لئے کوئی گھر مِنْ زُخْرُفٍ سونے کا أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ یا چڑھ جائیں آپ آسمان پر وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ اور ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے آپ (ﷺ) کے اوپر چڑھنے سے جب چڑھے تو خالی ہاتھ ہو اور جب آئے حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ حتیٰ کہ اتار دیں ہمارے اوپر ایک کتاب جس کو ہم پڑھیں یہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انہوں نے کہا کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ اب بتاؤ اس ضد کا دنیا میں کیا علاج ہے؟

فرشتے کو دیکھنے کا مطالبہ اور اس کا جواب :

اور سنئے آپ ﷺ کے مخالفین نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کہتے ہیں کہ

میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور یہ حکم دے گیا ہے وہ فرشتہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتا ہمیں بھی نظر آنا چاہیے۔ ہم بھی اس کو دیکھیں کہ فرشتہ آیا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ گفتگو کر رہا ہے فرمایا...... وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کیوں نہیں اتارا گیا اس پر مَلَکٌ فرشتہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَکًا اور اگر ہم نازل کریں فرشتہ یعنی فرشتہ اپنی اصل شکل میں آئے تو ان میں اس کو دیکھنے کی طاقت ہی نہیں ہے۔ لَّقُضِیَ الْاَمْرُ البتہ طے کر دیا جائے معاملہ یعنی اگر فرشتہ ان کے سامنے آجائے تو اسے دیکھنے کی طاقت نہ پا کر فوراً ہلاک ہو جائیں گے ان کا معاملہ ہی صاف ہو جائے گا ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ پھر ان کو مہلت نہ دی جائے گی، فوراً جان نکل جائے گی۔

آنحضرت ﷺ کا جبرائیلؑ کو اصلی حالت میں دیکھنا:

آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ کو اصلی شکل میں دو مرتبہ دیکھا ہے پہلی دفعہ غارِ حرا میں اور دوسری مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

جبرائیلؑ کا انسانی شکل میں آپ ﷺ کے پاس آنا:

اور عام طور پر جبرائیلؑ انسانی شکل میں آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔ چنانچہ کئی مرتبہ حضرت دحیہ ابن خلیفہ کلبیؓ کی شکل میں آئے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے کمرے میں تھے میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ سے گفتگو کر رہے ہیں تو میں پیچھے ہٹ کر پردے میں چلی گئی۔ جب وہ چلے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ام سلمہ! تجھے معلوم ہے کہ یہ کون تھا میں نے کہا دحیہ ابن خلیفہ کلبی تھا آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا نہیں یہ تو جبرائیل تھے اور کبھی حضرت دحیہ ابن خلیفہ کلبیؓ کے علاوہ اور لوگوں کی شکل میں بھی آتے تھے۔ چنانچہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حدیث آتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ایک دن جنابِ رسول اللہ ﷺ باہر لوگوں

کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا آپ ﷺ دو زانوں ہو کر تشریف فرما تھے اس نے آ کر سلام کیا اور اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ جوڑ دیئے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں مبارک پر رکھ دیئے۔ کہنے لگا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پوچھو! اس نے سوال کیا مَـا الْاِیْمَانُ؟ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَبِلِقَائِہٖ اور اس کے فرشتوں پر ایمان لاؤ اور آخرت پر ایمان لاؤ وَرُسُلِہٖ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ وَفِیْ نُسْخَۃٍ اور ایک نسخہ میں یہ الفاظ بھی ہیں وَکُتُبِہٖ اور اس کی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے سوال کیا کہ یہ بتاؤ کہ اسلام کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَاتُشْرِکَ بِہٖ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ اور نماز قائم کرو وَتُؤَدِّیَ الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ اور فریضہ زکوٰۃ ادا کرو وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ اور ماہِ رمضان کے روزے رکھو پھر اس شخص نے سوال کیا کہ احسان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح خشوع وخضوع کے ساتھ کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ سو اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے پھر اس شخص نے سوال کیا قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ کہ جس سے یہ بات پوچھی جارہی ہے وہ خود سائل سے زیادہ اس کو نہیں جانتا اور میں تم کو اس کی کچھ علامتیں بتا دیتا ہوں جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کو چرانے والے بڑی بڑی بلند عمارتیں بنانے لگیں (تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے) جب وہ چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل تھے جَآءَ کُمْ یُعَلِّمُکُمْ

دِیۡنَکُمۡ تمہیں تمہارا دین سکھانے کیلئے آئے تھے بہر حال جبرائیلؑ مختلف آدمیوں کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ تو فرشتے کو اصلی شکل میں دیکھنے کی تو یہ طاقت نہیں رکھتے۔

فرشتہ کو دیکھنے کی دوسری صورت :

دوسری صورت یہ ہے کہ فرشتہ انسانی شکل میں آئے تو یہ کہیں گے یہ تو انسان ہے اور ہم نے انسان تو بڑے دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَوۡ جَعَلۡنٰہُ مَلَکًا اور اگر ہم بنائیں اس کو فرشتہ لَّجَعَلۡنٰہُ رَجُلًا البتہ بنائیں اس کو مرد۔ یعنی اگر فرشتے کو رسول بنا کر بھیجیں تو مرد شکل میں بھیجیں گے۔ وَلَلَبَسۡنَا عَلَیۡہِمۡ اور ہم ان پر خلط ملط کر دیں مَّا یَلۡبِسُوۡنَ اس چیز کو جس کے اشتباہ میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر فرشتے کو انسانی شکل میں بھیجیں گے تو یہ کہیں گے کہ یہ تو انسان ہے ہم تو فرشتہ مانگتے ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تسلی دی ہے کہ اگر یہ لوگ آج آپ کے ساتھ ٹھٹھہ مذاق کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر آئے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہے فرمایا...... وَلَقَدِ اسۡتُہۡزِیَٔ اور البتہ تحقیق مذاق کیا گیا بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ کتنے رسولوں کے ساتھ آپ ﷺ سے پہلے فَحَاقَ بِالَّذِیۡنَ پس گھیر لیا ان لوگوں کو سَخِرُوۡا مِنۡہُمۡ جنہوں نے مذاق کیا تھا ان میں سے مَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ اس چیز نے جس کے ساتھ وہ مذاق کرتے تھے۔ یعنی کہتے تھے فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ لے آ وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر ہے تو سچوں میں سے، تو فرمایا پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی مذاق ہوتا رہا ہے بس تمہارا کام ہے صبر کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (۱۱) قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۲) وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳) قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۴) قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (۱۵) مَّن يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (۱۶)

لفظی ترجمہ :

قُلْ آپ کہہ دیں سِيرُوا فِي الْأَرْضِ سیر کرو زمین میں ثُمَّ انظُرُوا پھر دیکھو تم كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ انجام ان لوگوں کا جنہوں نے حق کو جھٹلایا قُلْ آپ کہہ دیں لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کس

کے لئے ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں قُلْ لِلّٰهِ آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ط لکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر رحمت لَيَجْمَعَنَّكُمْ البتہ وہ ضرور تمہیں جمع کرے گا اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن لَا رَيْبَ فِيْهِ ط جس میں شک نہیں ہے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہ لوگ جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہی ایمان نہیں لاتے وَلَهٗ اور اسی کے لئے ہے مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ جو ٹھہرا ہوا ہے رات میں وَالنَّهَارِ اور دن میں وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہی سننے والا جاننے والا ہے قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ آپ کہہ دیں کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اَتَّخِذُ وَلِيًّا بناؤں میں کارساز فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا وَهُوَ يُطْعِمُ اور وہ کھلاتا ہے وَلَا يُطْعَمُ ط اور اس کو کھلایا نہیں جاتا قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ آپ کہہ دیں بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ کہ میں ہو جاؤں پہلا وہ جو فرمانبرداری کرنے والا ہے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ہرگز نہ ہو شرک کرنے والوں میں سے قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ آپ کہہ دیں میں خوف کھاتا ہوں اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ اگر میں نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ بڑے دن کے عذاب سے مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ جس شخص سے پھیر دیا گیا اس عذاب کو يَوْمَئِذٍ اس دن فَقَدْ رَحِمَهٗ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کیا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

اَلْمُبِیْنُ اور یہی ہے کامیابی کھلی۔

ربط آیات :

اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کیا نہیں دیکھا ان لوگوں نے کتنی ہی ہم نے ہلاک کردیں ان سے پہلے جماعتیں۔ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ ان کو ہم نے قدرت دی تھی زمین میں وہ جو نہیں قدرت دی ہم نے تمہیں زمین میں۔ مگر جب انہوں نے نافرمانی کی تو ان کو ہم نے ہلاک کردیا اور وہ اسباب ان کو نہ بچا سکے اب اگر تم ان کی روش اختیار کرو گے تو جو انجام ان کا ہوا تمہارا بھی وہی ہوگا۔

سیاحت ارض بوجہ عبرت :

اگر ان کو ہماری بات سمجھ نہیں آتی تو قُلْ آپ کہہ دیں سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ سیر کرو زمین میں، یہ چلنا پھرنا کس نقطہ نظر سے ہے؟ فرمایا...... ثُمَّ انْظُرُوْا پھر دیکھو تم کَیْفَ کَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ انجام ان لوگوں کا جنہوں نے حق کو جھٹلایا۔ توحید کا انکار کیا پیغمبروں اور کتابوں کی تکذیب کی ان نافرمان قوموں کے انجام اور حشر کو دیکھنے کے لئے زمین میں چلو پھرو۔ قُلْ آپ کہہ دیں لِمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کس کے لئے ہے وہ مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ آسمانوں میں فرشتے ہیں چاند سورج ستاروں کے علاوہ بھی بے شمار مخلوق ہے۔ اور زمین میں انسان ہیں، حیوان ہیں، جنات ہیں، پہاڑ، دریا ہیں کیڑے مکوڑے اور پرندوں کے علاوہ بے شمار مخلوقات ہیں ان سے پوچھو یہ کس کی ہیں ان کو کس نے پیدا کیا ہے۔ ان کا روزی رساں کون ہے؟ فرمایا یہ بڑے ضدی ہیں۔ آپ علیہ السلام کے پوچھنے سے بتائیں گے نہیں۔

رحمت الٰہی کا ہر چیز پر حاوی ہونا :

لہٰذا قُلْ لِّلّٰهِ آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر رحمت۔ یہ اس کی رحمت کا نتیجہ ہے کہ ہم آپ سب زندہ ہیں ورنہ ہمارے اخلاق اعمال اتنے برے اور نافرمانیاں اس قدر ہیں کہ ایک لمحہ بھی زندہ رہنے کے قابل نہیں ہیں۔ دنیا میں وہ مجرم قومیں بھی موجود ہیں جو رب تعالیٰ کے وجود کا ہی اقرار نہیں کرتیں یہ سب رب تعالیٰ کی رحمت کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں روایت آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے ایک کنارے پر لکھا ہوا ہے رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ میری رحمت میرے غصے اور عذاب سے بہت آگے ہے یعنی غالب ہے۔

قیامت میں حشر کا تذکرہ :

آگے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے کہ یاد رکھو لَيَجْمَعَنَّكُمْ البتہ وہ ضرور تمہیں جمع کرے گا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قیامت کے دن لَا رَیْبَ فِیْهِ جس میں شک نہیں ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ قیامت کا بھی ہے کہ قیامت ضرور برپا ہوگی یہ زندگی ختم ہو جائے گی اور اگلے جہاں کی ابدی زندگی شروع ہوگی۔ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہ لوگ جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس وہی ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر، پیغمبروں کی رسالت پر، قیامت کے حق ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ احکام پر اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ایمان کی دولت سے نوازا ہے۔ ورنہ یہ دولت قیمتاً نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ بات

سمجھائی ہے کہ قیامت کے دن اگر یہ ساری زمین سونے کی بھری ہوئی کسی کے پاس ہو اور اتنی زمین اور ہو اور وہ بھی سونے سے بھری ہوئی ہو۔ اور وہ شخص چاہے کہ یہ دے کر ایمان حاصل کرے تو نہیں حاصل کر سکتا۔ اور آج ایمان مفت میں ملتا ہے۔ صرف بندہ نیت اور ارادہ کرے اور چاہت کرے تو ایمان کے نصیب ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اور ایمان کوئی اتنی وزنی اور بھاری چیز بھی نہیں ہے کہ آدمی اٹھا نہ سکے اگر بھاری ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں کو مکلف نہ بناتے۔

ہر چیز کا اللہ تعالیٰ کے تصرف میں ہونا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَهُ اور اسی کے لئے ہے مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ جو ٹھہرا ہوا ہے رات میں وَالنَّهَارِ اور دن میں۔ اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ایسی ہے جو رات کو سکون کرتی ہے اور دن کو چلتی پھرتی ہے جیسے چڑیاں کبوتر اور دیگر پرندے اور کچھ مخلوق ایسی ہے جو دن کو سکون کرتی ہے اور رات کو چلتی پھرتی ہے۔ جیسے درندے اور دیگر جنگلی جانور بہر حال جو دن کو چلتے پھرتے ہیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا کنٹرول ہے اور جو رات کو چلتے پھرتے ہیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا کنٹرول ہے۔ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ ہر ایک کی قریب دور سے سننا اسی کا کام ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر باطن کو جاننا بھی اسی کا کام ہے۔ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وہ جانتا ہے تمہارے پوشیدہ کو اور ظاہر کو وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ اور جانتا ہے جو تم کمائی کرتے ہو۔ یہ صرف رب تعالیٰ ہی کی شان ہے۔

کفار کا ایک اشکال :

آگے ایک اور شوشے کا جواب ہے وہ اس طرح ہوا کہ مکہ مکرمہ کے مختلف

خاندانوں اور برادریوں کے سرداروں نے مشورہ کیا منصوبہ بنایا اور ایک فارمولہ لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد! (ﷺ) یہ مکہ مکرمہ کے سردار آپ ﷺ کے پاس ایک آرزو لے کر آئے ہیں وہ یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ لوگ جس طرح آپ ﷺ کے آنے سے پہلے پیار محبت کے ساتھ رہ رہے تھے۔ ایک مذہب اور ایک عقیدہ تھا آپس میں کوئی اختلاف نہیں تھا لڑائی نہیں تھی اور تمہارے دعوائے نبوت اور پروگرام پیش کرنے کے بعد گھر گھر میں لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ باپ، بیٹے کا مخالف ہے۔ بھائی، بھائی کا مخالف ہے۔ میاں بیوی میں اختلاف ہے۔ گلیوں بازاروں میں جھگڑے ہیں۔ اور ان تمام حالات کے ذمہ دار آپ ﷺ ہیں کیونکہ بات آپ ﷺ نے شروع کی ہے۔ ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ کسی طرح یہ جھگڑے ختم ہو جائیں اور وہ اس طرح ختم ہو سکتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے خداؤں کی پوجا کریں اور ہم آپ کے خدا کی پوجا کرتے ہیں اکٹھے رہیں اور لڑیں نہیں۔

جواب :

رب تعالیٰ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا...... قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ آپ کہہ دیں کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اَتَّخِذُ وَلِيًّا بناؤں میں کارساز یا معبود۔ یہ فارمولہ لے کر آئے ہو۔ اس رب کے سوا کسی اور کی عبادت کروں جو...... فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا بغیر نمونے کے کہ ان کے پیدا کرنے سے پہلے ان کا کوئی نمونہ ڈیزائن نہیں تھا کہ جس کی طرف دیکھ کر ان کو پیدا فرمایا۔ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے جس طرح چاہا ان کو پیدا فرمایا تو کیا اس رب کو چھوڑ کر میں غیروں کی پوجا کروں۔ وَهُوَ يُطْعِمُ اور وہ کھلاتا ہے وَلَا يُطْعَمُ اور اس کو کھلایا نہیں جاتا۔ هُوَ

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (پارہ : ۲۷)۔وہی روزی دینے والا ہے۔مضبوط طاقت کا ایک مالک ہے۔اس کو چھوڑ کر تمہاری بات مان لوں۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ آپ کہہ دیں بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ کہ میں ہو جاؤں پہلا وہ جو فرمانبرداری کرنے والا ہے۔وحی اترنے سے پہلے بھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں۔کیونکہ جو خود نہیں مانے گا تو دوسروں سے کیا منوائے گا اور ان کو آپ ﷺ یہ بھی سنا کر کہہ دیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے...... وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ہرگز نہ ہو شرک کرنے والوں میں سے شرک کے قریب بھی نہیں جانا یہ کان کھول کر سن لیں کہ خدا کے پیغمبر کو شرک کی دعوت دیتے ہیں۔اس نے تمہاری کوئی بات نہیں ماننی۔ قُلْ اِنِّیْ اَخَافُ آپ کہہ دیں میں خوف کھاتا ہوں اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ اگر میں نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ بڑے دن کے عذاب سے،میں اپنے پروردگار کی ہرگز نافرمانی نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ کسی کو معبود سمجھنا ہے، نہ سجدہ کرنا ہے۔نہ پکارنا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے سوا مشکل کشا اور حاجت روا ہے نہ کوئی دستگیر ہے اور نہ کوئی فریاد رس ہے لہٰذا مجھ سے اس قسم کی کوئی توقع نہ رکھنا اور خوش قسمت وہی ہے۔ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ جس شخص سے پھیر دیا گیا اس عذاب کو يَوْمَئِذٍ اس دن فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کیا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ اور یہی ہے کامیابی کھلی۔اور سب سے بڑی کہ قیامت والے دن آدمی عذاب سے بچ جائے اور رب تعالیٰ کی رحمت کا مستحق ہو جائے۔

وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ فَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (۱۷) وَہُوَ الۡقَاہِرُ فَوۡقَ عِبَادِہٖ وَہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ (۱۸) قُلۡ اَیُّ شَیۡءٍ اَکۡبَرُ شَہَادَۃً قُلِ اللّٰہُ شَہِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ وَاُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ اَئِنَّکُمۡ لَتَشۡہَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِہَۃً اُخۡرٰی قُلۡ لَّاۤ اَشۡہَدُ قُلۡ اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ (۱۹) اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَہٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَہُمۡ اَلَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ (۲۰)

لفظی ترجمہ :

وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ اور اگر پہنچائے تجھے اے انسان اللہ تعالیٰ بِضُرٍّ کوئی تکلیف فَلَا کَاشِفَ لَہٗ پس نہیں کوئی دور کر سکتا اس تکلیف کو اِلَّا ہُوَ مگر صرف وہی وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ اور اگر پہنچائے تجھے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی فَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ پس وہ ہر چیز پر قادر ہے وَہُوَ الۡقَاہِرُ

فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ حکمت والا خبردار ہے قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کون سی چیز بڑی ہے گواہی کے اعتبار سے قُلِ اللّٰهُ آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور وحی کی گئی میری طرف اس قرآن کریم کی لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تاکہ میں ڈراؤں تمہیں اس کے ذریعے وَمَنْۢ بَلَغَ اور جس تک یہ پہنچے اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا بے شک البتہ تم گواہی دیتے ہو اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور الٰہ ہیں قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں لَّاۤ اَشْهَدُ میں گواہی نہیں دیتا قُلْ آپ کہہ دیں اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ پختہ بات ہے وہ ایک ہی معبود ہے وَاِنَّنِیْ اور بے شک میں بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جن کو تم رب تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی يَعْرِفُوْنَهٗ پہچانتے ہیں اس کو كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جس طرح پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وہ لوگ جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہ ایمان نہیں لاتے۔

ربط آیات :

اس سے پہلے سبق میں بیان ہوا تھا کہ مکہ مکرمہ کے مختلف قبائل کے سردار

آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور جھگڑا ختم کرنے کا ایک فارمولا پیش کیا کہ آپ ﷺ ہمارے معبودوں کو مشکل کشا سمجھتے ہوئے ان کی پوجا کریں اور ہم تمہارے معبود کی پوجا کرتے ہیں تا کہ دن رات کی لڑائی ختم ہو جائے۔

فائدہ اور نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے :

آج کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فارمولا پیش کرنے والوں کو خصوصاً اور دیگر تمام انسانوں کو عموماً سمجھایا ہے کہ کان کھول کر سن لو...... وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور اگر پہنچائے تجھے اے انسان اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پس نہیں کوئی دور کرسکتا اس تکلیف کو مگر صرف وہی۔ یہ جو تم نے لات، منات، عزیٰ اور دیگر تین سو ساٹھ بت کعبۃ اللہ میں رکھے ہوئے ہیں اور ان کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہو اور نعرے مارتے ہو یَا لَاتُ اَغِثْنِیْ یَا مَنَاتُ اَغِثْنِیْ اے لات میری مدد کر اے منات میری مدد کر۔ ان میں سے کوئی بھی تمہاری مشکل کشائی نہیں کرسکتا نہ کوئی تمہارا دکھ درد دور کرسکتا ہے۔ مشکل کشا حاجت روا دکھ درد دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ اور اگر پہنچائے تجھے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور گیارہویں پارہ سورۃ یونس میں ہے وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ اور اگر اللہ تعالیٰ تم سے بھلائی کرنی چاہے فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو آنحضرت ﷺ کی وصیت :

حضرت عبداللہ بن عباسؓ چھوٹے بچے تھے۔ آنحضرت ﷺ گدھے پر سوار ہو کر کسی قریبی جگہ پر تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرمایا

یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ اے عزیز، اے برخوردار! اے بچے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرنا رب تعالیٰ تمہاری حفاظت کریں گے پھر فرمایا سن! اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے کوئی دکھ لکھا ہے تو ساری مخلوق مل کر تجھے اس سے بچا نہیں سکتی اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے راحت اور آرام لکھا ہوا ہے تو ساری مخلوق مل کر تجھ سے وہ روک نہیں سکتی۔ برخوردار! اِذَا سَئَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰہَ جب مانگنا تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ جب مدد طلب کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا یہ حدیث ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف اور دیگر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور ان کی دو کتب کا تذکرہ :

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی دو کتابیں مشہور ہیں ''غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب'' دونوں عربی میں تھی۔ اور دونوں کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے فتوح الغیب کا اردو ترجمہ کیا ہے مولانا حکیم محمد صادق صاحب مرحوم نے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کا ضرور مطالعہ کرو فتوح الغیب میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّجْعَلَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ شِعَارَہٗ وَدِثَارَہٗ ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اس حدیث کو اپنے ظاہر اور باطن کا لباس بنائے جس طرح لباس ہر وقت انسان کے جسم پر ہوتا ہے اسی طرح اس حدیث کو ہر وقت یاد رکھے اور بھولے نہ، پھر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اوروں سے وہی مانگتا ہے جس کا ایمان کمزور ہوتا ہے اور رب تعالیٰ پر اس کا یقین اور اعتماد نہیں ہوتا ورنہ قادر مطلق ذات کے ہوتے ہوئے اوروں کے سامنے کیوں ہاتھ پھیلاتا ہے۔

انسان کا اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا غضب کو دعوت دینے کے مترادف :

نسائی شریف میں حدیث آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے بڑی موٹی سی بات ہے آسانی سے سمجھ آسکتی ہے کہ ہم یہ گوارہ نہیں کرتے کہ ہماری بیوی، بچی یا بہو محلے کے کسی آدمی کو کہے کہ مجھے شلوار قمیص خرید دو مجھے کنگھی پراندہ خرید دو چاہے وہ آدمی جس کو کہہ رہی ہے کتنا ہی پارسا نیک ہو مگر ہم یہ گوارہ نہیں کرتے کہ ہمارا بچہ یا بچی محلے کے کسی آدمی کو یہ کہے اور کسی سے مانگے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم سے ہی مانگے اور ہم ہی لا کر دیں گے چاہے چوری کر کے لائیں۔ بے شک یہ برا فعل ہے تو اللہ تعالیٰ جو قادر مطلق ہے وہ کب برداشت کرتا ہے کہ میرا بندہ مجھے چھوڑ کر کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلائے اور میرے علاوہ کسی اور سے مانگے یاد رکھنا! مانگنا صرف اللہ تعالیٰ سے ہے۔ کیونکہ نفع نقصان کا مالک صرف وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ نفع کا اختیار ہے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر۔ وہ اپنے بندوں سے جس طرح چاہے کام لے سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مہلت اور رضا شاہ پہلوی :

اور اگر کوئی اکڑ جائے تو اس کو دبا بھی سکتا ہے۔ دیکھو! دنیا میں لوگ اپنی کرسیوں اور عہدوں کو بچانے کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں مگر یہ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ مہلت دے اور جب اللہ تعالیٰ چھیننا چاہتا ہے تو اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ بھلا یہ بات بھی کوئی سوچ سکتا تھا کہ رضا شاہ پہلوی ایران کو چھوڑ دے گا جبکہ صدیوں سے شاہی پشت در پشت ان کے خاندان میں چلی آ رہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جب اس کو ذلیل کرنا چاہا اور وہ ایران سے نکلا تو اس کا جہاز مختلف ملکوں میں گیا۔ اترنے کی اجازت

مانگی مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم تیری قدر کرتے ہیں لیکن بین الاقوامی حالات سے مجبور ہیں اترنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ بالآخر مصر نے دل مضبوط کیا اور کہا کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا اتر آؤ۔ چنانچہ کچھ عرصہ مصر میں رہا پھر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ ایک وقت تھا کہ شہنشاہِ ایران کہلاتا تھا اور ایک وہ وقت تھا کہ اس کو قبول کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا۔ رضا شاہ پہلوی اس علاقہ میں امریکی مفادات کا چوکیدار تھا مگر امریکہ بہت خبیث شئی ہے۔ جب تک اس کے لئے کام کرتے رہو تو خوش رہتا ہے اور اپنے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتا۔ مگر یاد رکھنا! جس طرح روس تباہ ہوا ہے یہ بھی اسی طرح تباہ ہو گا۔ زوال سب کے لئے ہے۔ بقا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرنا چاہے گا اس کے تمام منصوبے اور فارمولے دھرے رہ جائیں گے اور ہو گا وہی جو رب تعالیٰ چاہے گا۔ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔

کفار کا ایک اور اعتراض :

کافروں نے ایک اور شوشہ چھوڑا کہنے لگے کہ آپ ﷺ نبی ہونے کے دعویدار ہیں۔ اور دعوائے نبوت کے لئے گواہ ضروری ہیں لہٰذا تم نبوت کے دعویٰ پر گواہ پیش کرو مگر اپنے ساتھیوں کے علاوہ کیونکہ یہ تو تیرے چیلے ہیں ان کے علاوہ عرب سے کوئی گواہ پیش کرو۔ اور ظاہر بات تھی کہ صحابہ کرامؓ کے علاوہ تو سارے عرب میں مشرک ہی مشرک تھے۔ آپ ﷺ کے نبی ہونے کی گواہی کس نے دینی تھی اور وہ لوگ بھی یہی چاہتے تھے یہ لاجواب ہو جائے اور ہم کہیں کہ یہ اپنے دعویٰ پر گواہ نہیں پیش کر سکا اس لئے ہم اس کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جواب :

تو اللہ تعالیٰ نے خود اس کا جواب دیا اور فرمایا...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً کون سی چیز بڑی ہے گواہی کے اعتبار سے قُلِ اللّٰہُ آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ شَھِیْدٌ م بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان۔

سوال :

اب سوال یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے گواہی کس طرح دی؟

جواب :

چاند کو دو ٹکڑے کر کے رب تعالیٰ نے گواہی دی اور مکہ مکرمہ میں ایک پتھر تھا آپ ﷺ جب اس کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کو سلام کرتا تھا اور اس کا یہ سلام کرنا سننے والے سنتے تھے تو اس پتھر کو گویائی کی طاقت کس نے عطا فرمائی؟۔ آپ ﷺ نے درختوں کو اشارہ کیا وہ چل کر آپ کے پاس آگئے درختوں کو کس نے چلایا؟ وہ جس کے اشارہ پر چلا رہا ہے وہ اس کا نبی اور رسول ہے اور یہ اس کی گواہی ہے۔

آپ ﷺ کے بچپن اور جوانی میں مکہ مکرمہ کا ماحول :

پھر عموماً جس بچے کے سر پر ماں باپ دادا ، دادی کا سایہ نہ ہو وہ آوارہ ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے والد گرامی پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو گئے چھ سال کی عمر مبارک میں والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا آٹھ سال کی عمر میں دادا بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ چالیس سال کا زمانہ یتیمی اور جوانی کا مکہ مکرمہ کے ایسے ماحول میں گزرا کہ جہاں شراب عام تھی۔ زنا عام تھا۔ مجلسیں بری تھیں۔ مگر آپ ﷺ کی پاک دامنی سب پر

عیاں تھی شراب کا ایک قطرہ کبھی آپ ﷺ کے منہ مبارک کے قریب تک نہیں آیا اور ایسے ماحول کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ جس گلی سے گزرتے تھے مرد عورتیں بچے بوڑھے لونڈیاں غلام تک اشارہ کر کے کہتے تھے کہ اس نوجوان سے زیادہ نیک کوئی نہیں ہے۔ کبھی غلط بات زبان سے نہیں نکالی اتنی بات تو لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے ماحول میں آپ ﷺ کو پاکدامن رکھنا رب تعالیٰ کی گواہی ہے۔

2...... دوسری گواہی فرمایا...... وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور وحی کی گئی میری طرف اس قرآن کریم کی۔ یہ قرآن پاک میری نبوۃ کی گواہی ہے۔

ابتدائے نزولِ قرآن کے وقت عرب کا ماحول :

یہ قرآن پاک ایسی فصیح اور بلیغ کتاب ہے کہ اس کا آج تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکا اور ایسے زمانہ میں نازل ہوا کہ اس وقت فصاحت اور بلاغت اپنے عروج پر تھی مرد تو مرد پندرہ سولہ سال کی بکریاں چرانے والی ان پڑھ لڑکیاں ایسے شعر بناتی تھیں کہ آج کا ایم اے پاس بڑے سے بڑا ماہر بھی ان جیسے اشعار نہیں بنا سکتا ان کے قصیدے آج بھی دیوان حماسہ میں موجود ہیں پڑھ کر حیرانگی ہوتی ہے۔ دیکھو الحمدللہ میں نے سولہ سال پڑھا ہے اور پچپن سال پڑھایا ہے۔ اگر چہ میں اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا مگر علماء کرام مجھ پر اعتماد کرتے ہیں کہ اس کا مطالعہ بڑا وسیع ہے اور پاکستان میں علم عربیت کا سب سے بڑا ماہر عالم ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اتنی مہارت ہوتے ہوئے بھی میں ان بچیوں جیسے شعر نہیں بنا سکتا ان کو سلیقہ تھا وہ فصیح و بلیغ لوگ تھے۔ مکہ مکرمہ فصاحت و بلاغت کا مرکز تھا مقابلے ہوتے تھے اگر تمہارے اندر ہمت ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ بنا کر لاؤ۔ اور اگر تم تمام کے تمام مل کر بھی ایک چھوٹی سی سورۃ لانے سے عاجز ہو جاؤ تو سمجھ جاؤ کہ یہ

انسان کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس نے میری طرف وحی کیا ہے میرے اوپر نازل ہوا ہے میں اس کا رسول ہوں نبی ہوں اور یہ قرآن کریم میری نبوۃ کی گواہی ہے۔ اور کیوں نازل کیا گیا ہے؟۔ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تاکہ میں ڈراؤں تمہیں اس کے ذریعے۔ رب تعالیٰ کے عذاب سے وَمَنْۢ بَلَغَ اور جس تک یہ پہنچے ان کو بھی ڈراؤں جس طرح ہم تک پہنچا ہے اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا بے شک البتہ تم گواہی دیتے ہو اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور الٰہ ہیں۔ ان مشرکوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں لَّاۤ اَشْهَدُ میں گواہی نہیں دیتا قُلْ آپ کہہ دیں اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ پختہ بات ہے وہ ایک ہی معبود ہے۔ بے شک تمہارے کلیجے جلتے رہیں اے مشرکو! وَاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اور بے شک میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جن کو تم رب تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ تو پہلی گواہی رب تعالیٰ کی دوسری گواہی قرآن کریم کی اور تیسری گواہی منصف مزاج اہلِ کتاب کی کیونکہ شان والے پیغمبر کو سارے اہلِ کتاب جانتے اور پہچانتے تھے مگر ان میں سے جو ضدی تھے وہ مانتے نہیں تھے۔ اور ضد کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ لہٰذا ان میں جو دیانت دار ہیں وہ ضرور گواہی دیں گے کہ یہ وہی نبی ہے جس نے آنا تھا۔

اہلِ کتاب کا آپ ﷺ کو اپنے بچوں سے زیادہ پہچاننا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی، توراۃ، زبور، انجیل۔ یَعْرِفُوْنَهٗ پہچانتے ہیں اس پیغمبر کو كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جس طرح پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ یہودی تھے ان کی پھوپھی اور ان کے والد اپنے دور میں توراۃ کے بڑے ماہر عالم تھے اور یہ خود

بھی بڑے فاضل تھے ان کی پھوپھی ان کو بتایا کرتی تھی ایک نبی آنے والا ہے اور اس کی یہ، یہ علامتیں ہوں گی وہ مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوگا اور ہجرت کر کے یثرب آئے گا جب وہ یہاں آئے گا دوپہر کا وقت ہوگا اور گرمی کا موسم ہوگا وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ سفید لباس میں ہوں گے اور فلاں جانب سے نمودار ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے عین دوپہر کا وقت تھا آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کا لباس سفید تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کھجور پر چڑھے ہوئے کھجوریں اتار رہے تھے اور ان کی پھوپھی نیچے بیٹھی ہوئی تھی انہوں نے آواز دی پھوپھی جن کے متعلق تو کہا کرتی تھی وہ تشریف لے آئے ہیں اور تمام نشانیاں بتائیں پھوپھی نے کہا بے شک وہی ہیں مگر کسی سے بات نہ کرنا۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا آپ ﷺ کو کھجور پیش کرنا اور اسلام قبول کرنا :

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کھجور کے گچھے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے آپ ﷺ فرما رہے تھے اے لوگو! رب تعالیٰ سے ڈرو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ آپس میں سلام کو عام کرو۔ وَلِيۡنُوا الۡكَلَامَ اور گفتگو کرو نرمی کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے ہی منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنی اولادوں کے متعلق تو شبہ ہو سکتا ہے کہ ہماری بیویوں نے خیانت کی ہو لیکن رب تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ کے متعلق کوئی شبہ نہیں بلکہ یہ وہی پیغمبر ہیں جنہوں نے آنا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اَلَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وہ لوگ جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ پس وہی ایمان نہیں لاتے۔ اب اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو ان کی مرضی ہے میں اپنی طرف سے حقیقت کو دلائل کے ساتھ واضح کر چکا ہوں

اللہ تعالیٰ سب کو توحید پر قائم رکھے اور شرک سے بچائے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (٢١) وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (٢٢) ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (٢٣) اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (٢٤) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (٢٥) وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (٢٦) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (٢٧)

لفظی ترجمہ :

وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون زیادہ ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرٰی اس شخص سے جس نے افتراء باندھا عَلَی اللّٰهِ اللہ تعالیٰ پر كَذِبًا جھوٹ کا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا اس نے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ بے شک شان یہ ہے کہ نہیں فلاح پائیں گے ظالم وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور جس دن ہم جمع کریں گے سب کو ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہیں گے لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ کہاں ہیں تمہارے شریک الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ پھر نہیں ہوگا ان کا عذر اور فریب اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ وہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہمارا رب ہے مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ہم نہیں تھے شرک کرنے والے اُنْظُرْ دیکھ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ کیسا جھوٹ بولا ہے انہوں نے اپنی جانوں پر وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوگئی ان سے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ جس کو وہ افتراء باندھتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعض ان میں سے ہیں جو کان رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اور ڈال دیئے ہیں ہم نے ان کے دلوں پر پردے اَنْ يَّفْقَهُوْهُ اس بات سے کہ وہ اس کو سمجھیں وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ان کے کانوں میں ڈاٹ ہیں وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ اور اگر وہ دیکھیں ہر قسم کی نشانی لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا

نہیں ایمان لائیں گے اس پر حَتّٰی اِذَا جَآءُ وْکَ یہاں تک کہ وہ جب آپ کے پاس آتے ہیں یُجَادِلُوْنَکَ تو جھگڑا کرتے ہیں آپ کے ساتھ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں اِنْ ھٰذَآ نہیں ہے یہ قرآن کریم اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر کہانیاں پہلے لوگوں کی وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْهُ اور وہ اس سے روکتے ہیں وَیَنْئَوْنَ عَنْهُ اور خود بھی دور ہوتے ہیں وَاِنْ یُّھْلِکُوْنَ اور نہیں وہ ہلاک کرتے اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ مگر اپنی جانوں کو وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہیں سمجھتے وہ وَلَوْ تَرٰی اور اگر دیکھیں آپ اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ جب کھڑے کیے جائیں گے آگ پر فَقَالُوْا پس کہیں گے یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ ہائے افسوس ہم پر ہم لوٹائے جائیں وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا اور نہ ہم جھٹلائیں اپنے رب کی آیتوں کو وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور ہو جائیں ہم ایمان لانے والوں میں سے۔

سب سے بڑا ظالم :

دنیا میں ظلم بھی بڑے بڑے ہوئے اور ظالم بھی بڑے بڑے ہیں لیکن رب تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون زیادہ ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرٰی اس شخص سے جس نے افتراء باندھا عَلَی اللّٰہِ اللہ تعالیٰ پر کَذِبًا جھوٹ کا۔ یعنی اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء باندھا۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کس طرح باندھا اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا۔ حالانکہ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا بڑا ظلم ہے۔

اہلِ کتاب کے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اعتقادات :

جبکہ یہود نے کہا عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ عزیرؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں جب لوگوں کا تھوڑا سا ذہن بنا کہ رب تعالیٰ کے بیٹے ہو سکتے ہیں تو پھر خود دعویٰ کر دیا۔ نَحْنُ اَبْنَآءُ اللّٰہِ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ الْبَنَاتِ اور کچھ (جاہلوں) نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بنا دیا۔ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور بلند ہے ان سے جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں تو رب تعالیٰ کی طرف شریک کی نسبت کرنا بیٹے بیٹی کی نسبت کرنا، یہ تمام رب تعالیٰ کی طرف افتراء ہے۔ اور جو ایسا کرتا ہے اس سے بڑا کوئی ظالم نہیں ہے۔

اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ یا اس سے بڑا کون ظالم ہے کہ اس نے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو۔ اور کافروں میں یہ دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں رب تعالیٰ کے شریک بھی بناتے ہیں اس کے لئے اولاد تجویز کرتے ہیں بیٹے بیٹیاں بناتے ہیں اور رب تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں یوں سمجھو کہ ظلم کے ٹھیکیدار ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا فیصلہ بھی سن لو اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ بے شک شان یہ ہے کہ نہیں فلاح پائیں گے ظالم۔

ظالم کو مہلت اور اس کا انجام :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ رب تعالیٰ ظالم کو کچھ مہلت دیتا ہے (یہ اس کی حکمت ہے جتنی مہلت دے) لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں ہے۔ اور یہ بات بھی کتابوں میں موجود ہے کہ ظلم کا بدلہ دنیا میں بھی ضرور ملتا ہے چاہے جیسا کیسا ظلم ہو۔ کسی کی رقم ہڑپ کر گیا اس نے مطالبہ کیا تو اس کو گالیاں دیں یا جس طرح کا بھی کسی کا حق کھایا ہے یا کسی کو مارا پیٹا ہے کوئی بھی ظلم زیادتی کی ہے۔ اس کا بدلہ دنیا میں ضرور ملے گا بالغرض د

المحال دنیا میں بچ بھی گیا تو قبر اور آخرت میں تو چھٹکارا نہیں ہے۔ جائے گا کہاں؟۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ظالموں کا اور قصہ سنو.........

''محشر'' کی تحقیق و تفسیر :

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا اور جس دن ہم جمع کریں گے سب کو۔ تمام اولین آخرین انسان جن کیڑے مکوڑے تک تمام مخلوق اکٹھی ہوگی حشر کا معنیٰ ہے جمع کرنا میدان محشر کو میدان محشر اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اکٹھے ہونے کی جگہ ہے۔ کیونکہ محشر اسم ظرف کا صیغہ ہے۔ اس کا لفظی معنیٰ ہے جمع ہونے کی جگہ تو جس دن ہم ساری کائنات کو جمع کریں گے۔ ثُمَّ نَقُولُ پھر کہیں گے لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا رب تعالیٰ کی ذات اور صفات میں رب تعالیٰ کے کاموں میں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ کہاں ہیں تمہارے شریک الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے کہ ان کے پاس بھی کچھ اختیارات ہیں اور یہ ہمارے کام کرواسکتے ہیں اور کرسکتے ہیں وہ تمہارے شریک کہاں ہیں۔

نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ :

اور کل کا سبق آپ کو یاد ہوگا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اگر وہ تجھ کو کچھ نقصان پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ بات واضح فرمادی ہے کہ اس کے بغیر کوئی نفع نقصان کا مالک نہیں ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی نفع نقصان کا مالک ہوتا تو حضرت محمد ﷺ ہوتے کیونکہ مخلوق میں ان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے۔ اور حال یہ ہے کہ سورۃ

جن میں رب تعالیٰ نے آپ ﷺ سے اعلان کروایا قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا آپ (ﷺ) کہہ دیں بے شک میں تمہارے لئے ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوں اور نویں پارے میں فرمایا قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ میں اپنی جان کے لئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا یہ دونوں آیتیں اس بات کی قطعی دلیل ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے لئے بھی اور اپنی امت کے لئے بھی نفع نقصان کے مالک اور مختار نہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے سو وہی ہوتا ہے تو اور کون ہے جو کسی کے نفع ونقصان کا مالک ہو؟

مراتب درجات :

کیا ولیوں کا درجہ آپ ﷺ سے زیادہ ہے؟ شہیدوں کا درجہ آپ ﷺ سے زیادہ ہے؟ یہ تو تمام کے تمام آپ ﷺ کے خاک پا ہیں۔ اپنی جگہ پر یہ سارے نیک پاک ہیں ہم ان کی خاک پا نہیں مگر وہ سارے بزرگ آنحضرت ﷺ کی خاک پا نہیں ہیں۔ تو جب آنحضرت ﷺ نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں تو دنیا میں اور کون ہو سکتا ہے؟ کسی کے ساتھ جھگڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حق کو حق سمجھو اور یہ نہ دیکھو زیادہ کون ہیں اکثریت ہر دور میں گمراہوں کی رہی ہے۔

مشرکین کا ایک فارمولا :

ان شاء اللہ العزیز آٹھویں پارے میں پڑھو گے کہ مشرکوں نے آپ ﷺ کے سامنے کئی فارمولے پیش کئے کہ اس طرح کر لو اس طرح کر لو یہ بھی انہوں نے کہا کہ تم کہتے ہو ہم سچے ہیں ہم کہتے ہیں ہم سچے ہیں اس طرح کرتے ہیں کہ مردم شماری کرا لیتے ہیں ووٹنگ ہو جائے معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھی زیادہ ہیں یا ہمارے؟۔

فارمولے کا جواب :

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اگر آپ اطاعت کریں گے ان لوگوں کی جو اکثر ہیں زمین میں تو بہکا دیں گے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے اکثریت تو ہے ہی گمراہوں کی لہٰذا یہ نہ دیکھو زیادہ کون ہیں اور تھوڑے کون ہیں۔ بلکہ یہ دیکھو کہ حق پر کون ہیں۔ تو رب تعالیٰ قیامت والے دن مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے شریک جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے کہ ان کو اختیارات حاصل ہیں۔

"فتنہ" کی تحقیق :

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ پھر نہیں ہوگا ان کا عذر اور فریب۔ "فتنہ" کا معنیٰ فریب بھی ہے اور معذرت بھی۔ بعض مفسرین کرامؒ اس کا معنیٰ معذرت کا کرتے ہیں اور بعضے فریب کا کرتے ہیں۔ پھر نہیں ہوگا ان کا عذر اور فریب۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ وہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہمارا رب ہے مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ہم نہیں تھے شرک کرنے والے۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ دنیا میں مشرک سے بڑا کوئی بے حیا نہیں ہے۔ حالانکہ دنیا میں بڑے بڑے بے حیا ہیں کیونکہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں............

مشرکین کا میدانِ محشر میں جھوٹ بولنا :

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا پھر کہیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا کہ وہ تمہارے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ مشرک کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہمارا رب ہے۔ نہیں تھے ہم شرک کرنے والے، میدانِ محشر ہوگا اللہ تعالیٰ کی سچی عدالت ہوگی اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم مشرکوں کو کہیں گے وہ تمہارے شریک کہاں

ہیں؟اور مشرک قسم اٹھا کر کہیں گے کہ ہم نے شرک کیا ہی نہیں ہے؟۔او ظالمو! رب تعالیٰ تمہیں مشرک فرمارہے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ ہم نے شرک کیا ہی نہیں ہے۔اور وہ بھی قسم اٹھا کر تو تم سے بڑا بھی کوئی بے حیا ہے؟ تو جو مشرک رب تعالیٰ کے سامنے شرک کو نہیں مانے گا وہ ہمارے تمہارے سامنے کب مانے گا؟۔ چنانچہ آج بھی تم کسی مشرک سے پوچھو جو شرک میں ڈوبا ہوا ہو۔قبروں کا پجاری، خانقاہوں پر چکر لگانے والا غیر اللہ سے مدد مانگنے والا، مسجدوں میں کہنے والے ۔

امداد کن ، امداد کن ، از بندِ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر
ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر

کہ تم شرک کرتے ہو تو وہ اپنے آپ کو مشرک تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا بلکہ کہے گا کہ ہم کب شرک کرتے ہیں ہم تو بزرگوں سے پیار اور محبت کرتے ہیں۔تو مشرک اللہ تعالیٰ کی سچی عدالت میں قسم اٹھا کر شرک سے انکار کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے..........

اُنۡظُرۡ دیکھ كَيۡفَ كَذَبُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ کیسا جھوٹ بولا ہے انہوں نے اپنی جانوں پر وَضَلَّ عَنۡهُمۡ اور گم ہوگئی ان سے مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ وہ چیز جس کو وہ افترا باندھتے تھے۔نہ لات ٹانگ اڑائے گا نہ منات نہ عزیٰ نہ ہبل کوئی بھی نزدیک نہیں آئے گا حالانکہ دنیا میں ان کو نذرانے دیئے، چڑھاوے چڑھائے طواف کئے چراغ جلائے بہت کچھ کیا مگر کوئی بھی سامنے نہیں آئے گا۔

مشرکین کا اعتراض کی نیت سے قرآن سننا :

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُ اِلَيۡكَ اور بعض ان میں سے ہیں جو کان رکھتے ہیں آپ ﷺ کی طرف۔ عربی لوگ تھے قرآن کریم بھی عربی زبان میں آنحضرت ﷺ تلاوت فرماتے تو سنتے اور سمجھتے تھے۔ البتہ بعض مرتبہ سمجھانے کی ضرورت بھی پیش آتی تھی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وہ ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے تو آپ ﷺ مجمل کی تفسیر بھی کرتے تھے بعض مشرک آپ ﷺ کی مجلس میں اوّل تا آخر بیٹھتے آپ ﷺ کا بیان سنتے تھے مگر مانتے نہیں تھے کیونکہ سمجھنے کی غرض سے نہیں سنتے تھے بلکہ اس لئے سنتے تھے کہ ہمیں کوئی اعتراض کی چیز مل جائے۔

مشرکین کا ایک اور اعتراض :

چنانچہ چھٹے پارے میں آپ حضرات نے یہ پڑھا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ کہ تم پر مردار اور خون حرام کر دیا گیا ہے یعنی وہ جانور جس کو تم ذبح نہ کر سکو اور وہ مر جائے تو تم پر حرام ہے تو ان کا ناخن اڑ گیا کہ بات کرنے کا موقع مل گیا اور اس کی بڑی تشہیر کی کہ ہم محمد ﷺ کا درس سن کے آئے ہیں اس نے کہا ہے کہ جس کو رب مارے وہ حرام ہے اور جس کی جان تم خود نکالو، ذبح کر دو وہ حلال ہے۔ دیکھو گیت تو رب کے گاتے ہیں کہ ہم رب تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے مارے ہوئے کو حرام کہتے ہیں۔ تو یہ شوشہ انہوں نے چھوڑا۔

جواب :

اس کا جواب یہ ہے کہ جو خود بخود مرتا ہے اس کو رب مارتا ہے اور جس کو ہم ذبح کرتے ہیں اس کو بھی رب ہی مارتا ہے مگر جس جانور کو ذبح کیا جاتا ہے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر تو وہ رب تعالیٰ کے نام کی برکت سے حلال اور پاک ہو جاتا ہے۔ اور جو جانور پرندہ خود بخود مر گیا وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے محروم ہو کر حرام ہو گیا اتنی بات ان کو

سمجھ نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اور ڈال دیئے ہیں ہم نے ان کے دلوں پر پردے۔ اَكِنَّةً ، كِنَانٌ کی جمع ہے ''کنان'' پردے کو کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے۔ اَنْ يَّفْقَهُوْهُ اس بات سے کہ وہ اس قرآن کو سمجھیں وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ان کے کانوں میں ڈاٹ چڑھادیئے وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ اور اگر وہ دیکھیں ہر قسم کی نشانی لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا نہیں ایمان لائیں گے اس پر۔ یعنی ہر قسم کی نشانی معجزہ دیکھیں قرآن کریم کی آیت سنیں ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر غلاف چڑھادیئے ہیں اور کانوں میں ڈاٹیں چڑھادی ہیں۔

دلوں پر پردے اور کانوں میں ڈاٹیں لگانے کا مطلب :

سطحی قسم کے لوگ جن کو صحیح معنیٰ میں قرآن کریم کی سمجھ نہیں ہے وہ ایسی آیتوں سے مغالطے میں پڑجاتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہدایت کے تمام راستے بند کردیئے ہیں تو اب اگر وہ ایمان نہیں لائیں تو اس میں ان کا کیا قصور ہے؟ لہٰذا بات اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور پہلے بھی سمجھا چکا ہوں چوبیسواں پارہ سورہ حم سجدہ کی آیت نمبر ۵ نکالو وَقَالُوْا اور کہا ان کافروں نے قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ ہمارے دل پردوں میں ہیں اس چیز سے جس چیز کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے۔ وَمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ اور ہمارے درمیان اور آپ کے درمیان پردہ ہے ہم تجھے اس آنکھ سے دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس سے ابوبکرؓ اور عمرؓ دیکھتے ہیں فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ پس آپ اپنا کام کرتے جائیں بے شک ہم اپنا کام کررہے ہیں۔ دیکھو! ان کافروں نے اپنے ارادے اور اختیار سے اپنے دلوں پر غلاف چڑھالئے اور کانوں میں ڈاٹ دے لئے اور آنکھوں پر پردے باندھ لئے

ہدایت کے تمام راستے خود بند کرلئے اور اللہ تعالیٰ کا قانون ہے نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی جس طرف کوئی جانا چاہتا ہے ہم اس کو اس طرف پھیر دیتے ہیں تو جب انہوں نے اپنے لئے یہ پسند کیا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ کو کہا تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کریں گے ہم تیری بات سننے کے لئے تیار نہیں، تجھے دیکھنے کے لئے تیار نہیں، تیری بات ہمارے دلوں تک نہیں پہنچ سکتی تو پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیئے، کانوں میں ڈاٹیں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے۔ ایسا نہیں ہے کہ پہلے قدم پر ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیئے کانوں میں ڈاٹیں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے کہ کوئی اعتراض کر سکے کہ جب رب تعالیٰ نے ہی پردے ڈال دیئے ہیں تو اب بندہ کیا کر سکتا ہے۔ رب تعالیٰ نے تو اختیار دیا ہے، فرمایا......

ایمان یا کفر کا انتخاب آدمی کے اختیار میں :

فَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (پارہ : ۳۰) ہم نے دونوں راستوں کی راہنمائی کی ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے پھر کفر اور ایمان میں سے جس چیز کو اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی توفیق دے دے گا جبراً اور قہراً اللہ تعالیٰ کسی کو نہ گمراہ کرتا ہے اور نہ ہدایت دیتا ہے جب کوئی ارادہ اور نیت کرتا ہے تو اس کے مطابق توفیق ملتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت خود نہ بدلے علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت بدلنے کا

رب تعالیٰ نے ان پر جبر نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اس کو پسند کیا اللہ تعالیٰ نے بھی

غلاف چڑھا دیئے ہیں، ڈاٹیں اور پردے ڈال دیئے ہیں لہٰذا اب یہ جتنی نشانیاں دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے۔

قرآن کے بارے میں مشرکین کے خیالات :

حَتّٰی اِذَا جَآءُوْکَ یہاں تک کہ وہ جب آپ کے پاس آتے ہیں یُجَادِلُوْنَکَ تو جھگڑا کرتے ہیں آپ کے ساتھ، کیا کہتے ہیں؟ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں اِنْ ھٰذَآ نہیں ہے یہ قرآن کریم اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر کہانیاں پہلے لوگوں کی۔ اَسَاطِیْر جمع ہے اُسْطُوْرَۃٌ کی اور اُسْطُوْرَۃٌ کے معنیٰ ہیں کہانی، قصہ، ناول، کہتے تھے کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔۔بے شک قرآن کریم میں پہلے لوگوں کے قصے واقعات ہیں حضرت آدمؑ کا واقعہ ہے حضرت نوحؑ کا واقعہ ہے ہودؑ، صالحؑ، لوطؑ، موسیٰؑ اور دیگر پیغمبروں کے واقعات ہیں اسی طرح قرآن پاک میں فرعون اور دیگر مجرموں کے واقعات بھی ہیں مگر یہ محض قصے نہیں ہیں بلکہ ان میں نصائح اور عبرتیں ہیں کافر اور کیا کام کرتے تھے فرمایا.........

مشرکین کا دوسرا کام :

وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ اور وہ اس سے روکتے ہیں وَیَنْئَوْنَ عَنْہُ اور خود بھی دور ہوتے ہیں "نَاْیٌ" کے معنیٰ ہیں دور ہونا۔خود بھی قرآن سے دور ہوتے ہیں بھاگتے ہیں اور دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں چوبیسویں پارے میں آتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا کافروں نے لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن کو نہ سنو وَالْغَوْا فِیْہِ اور جب یہ قرآن پڑھیں تو شور مچاؤ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ تاکہ تم غالب آجاؤ اِنْ یُّھْلِکُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ اور نہیں وہ ہلاک کرتے مگر اپنی جانوں کو کیونکہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کا وبال تو ان کی جانوں پر پڑے گا وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہیں سمجھتے وہ ان کو شعور ہی نہیں ہے

کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس کا انجام کیا ہے؟۔

مشرکین کا انجامِ بد :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آج تو یہ باتیں کرتے ہیں اور حرکتیں کرتے ہیں وَلَوْ تَرٰی اور اگر دیکھیں آپ اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ جب کھڑے کئے جائیں گے آگ پر۔ پہلے دوزخ کے کنارے کھڑا کر کے ان کو دوزخ کا منظر دکھایا جائے گا پھر فرشتے دھکا مار کر دوزخ میں پھینک دیں گے تو جس وقت ان کو دوزخ کے کنارے کھڑا کیا جائے گا فَقَالُوْا پس وہ کہیں گے یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ ہائے افسوس ہم پر ہم لوٹائے جائیں وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا اور نہ جھٹلائیں ہم اپنے رب کی آیتوں کو وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور ہو جائیں ہم ایمان لانے والوں میں سے۔ مگر

؎ اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

دوبارہ دنیا میں کسی نے نہیں آنا جو کچھ کرنا ہے اب کر لو اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ط وَلَوْ
رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
(۲۸)وَقَالُوْآ اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ (۲۹)وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ط قَالَ
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ط قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ط قَالَ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (۳۰)قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا
يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا لا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ
عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ط اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ (۳۱)وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۳۲)قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ
الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ (۳۳)وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ

نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ (۳۴)

لفظی ترجمہ :

بَلْ بَدَا لَهُمْ بلکہ ظاہر ہوگی ان کے لئے مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وہ چیز جس کو وہ چھپاتے تھے اس سے پہلے وَلَوْ رُدُّوْا اور اگر بالفرض ان کو دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے لَعَادُوْا البتہ لوٹیں گے لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اس چیز کی طرف جس سے ان کو منع کیا گیا وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور بے شک البتہ وہ جھوٹے ہیں وَقَالُوْٓا اور کہا انہوں نے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہیں ہے یہ ہماری زندگی مگر دنیا کی زندگی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ اور ہم نہیں اٹھائے جائیں گے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اِذْ وُقِفُوْا جب کھڑے کئے جائیں گے عَلٰى رَبِّهِمْ پروردگار کے سامنے قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ فرمائے گا رب تعالیٰ کیا نہیں ہے یہ قیامت حق قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہیں گے کیوں نہیں حق اور قسم ہے ہمارے رب کے حق کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ فرمائے گا رب تعالیٰ پس چکھو تم عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ تحقیق گھاٹے میں پڑے وہ لوگ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ یہاں تک کہ جب آئے گی ان کے پاس قیامت بَغْتَةً اچانک قَالُوْا کہیں گے يٰحَسْرَتَنَا ہائے افسوس ہم پر عَلٰى مَا

فَرَّطْنَا فِيهَا اس چیز پر جو ہم نے کوتاہی کی قیامت کے بارے میں وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ اور وہ اٹھائیں گے اپنے بوجھ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اپنی پشتوں پر اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ خبردار برا ہوگا وہ بوجھ جس کو وہ اٹھائیں گے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور نہیں ہے دنیا کی زندگی اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ مگر کھیل اور تماشا وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ اور گھر آخرت کا خَيْرٌ بہتر ہے لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ان لوگوں کے لئے جو رب تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا تم سمجھتے نہیں قَدْ نَعْلَمُ تحقیق ہم جانتے ہیں اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ بے شک شان یہ ہے البتہ پریشان کرتی ہے آپ کو وہ چیز يَقُوْلُوْنَ جو وہ کہتے ہیں فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ پس بے شک وہ نہیں جھٹلاتے آپ کو وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور لیکن ظالم بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے کئی رسول مِّنْ قَبْلِكَ آپ سے پہلے فَصَبَرُوْا پس انہوں نے صبر کیا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا اس کارروائی پر جس میں ان کی تکذیب کی گئی وَاُوْذُوْا اور ان کو تکلیف پہنچائی گئی حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا یہاں تک کہ آگئی انکے پاس ہماری مدد وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو وَلَقَدْ جَآءَكَ اور البتہ تحقیق آئے ہیں آپ کے پاس مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے۔ لات۔

مشرکین کا عذاب پر حسرت و یاس :

کل کے سبق میں آپ نے پڑھااور سنا وَلَوْ تَرٰى اور اگر دیکھیں آپ اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ جب کھڑے کیے جائیں گے آگ پر فَقَالُوْا پس کہیں گے یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ ہائے افسوس ہم پر ہم لوٹائے جائیں وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا اور نہ جھٹلائیں ہم اپنے رب کی آیتوں کو وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہو جائیں ہم ایمان لانے والوں میں سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہ تو یہ مومن بنیں گے اور نہ ہی ان کو واپس لوٹایا جائے گا۔ بَلْ بَدَا لَهُمْ بلکہ ظاہر ہوگی ان کے لئے مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وہ چیز جس کو وہ چھپاتے تھے اس سے پہلے۔

مشرکین کا وقت بعثت شرمندگی :

اس سے پہلے پارے میں آتا ہے کہ ابتداءً جب ان کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ ان کی نگاہیں پست ہوں گی شرمندگی کی وجہ سے اور پست نگاہوں سے دیکھیں گے کہ دنیا میں ایمان والے جو ہمیں ایمان کی دعوت دیتے تھے وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں یا نہیں؟۔ فطری بات ہے کہ شکست خوردہ اپنے حریف سے شرمندہ ہوتا ہے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور وہ اپنی شرمندگی کو چھپائیں گے شروع، شروع میں تا کہ ہمارے دشمن پر ہماری کمزوری ظاہر نہ ہو لیکن وہ اس ندامت کو کب تک چھپائیں گے بالآخر ظاہر ہو جائے گی واویلا کریں گے شور مچائیں گے ایک دفعہ ہمیں واپس بھیج دیا جائے تو ہم مومن ہوں گے اور رب تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے رب تعالیٰ فرماتے ہیں......

وَلَوْ رُدُّوْا اور اگر بالفرض ان کو دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے لَعَادُوْا البتہ لوٹیں گے لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اس چیز کی طرف جس سے ان کو منع کیا گیا وہی کچھ کریں گے جو کچھ پہلے کرتے رہے ہیں اور روکنے کے باوجود باز نہیں آتے تھے۔ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور بے شک

البتہ وہ جھوٹے ہیں۔اس بات میں کہ ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو ہم ایمان لائیں گے یہ اتنے سخت دل ہیں کہ اگر ان کو دنیا کی طرف لوٹا بھی دیا جائے تو ایمان نہیں لائیں گے دور جانے کی ضرورت نہیں دنیا میں ہی دیکھ لیں۔

مشکل وقت میں یادِ خدا :

ماشا (ہم لوگ) جب بیمار ہوتے ہیں اور بیماری لمبی ہو جاتی ہے اور زندگی سے ناامید ہو جاتے ہیں تو رب تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ پروردگار صحت عطا فرمادے نمازیں پڑھیں گے روزے رکھیں گے نیکی کے کام کریں گے برائی کے قریب نہیں جائیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ صحت عطا کر دیتے ہیں تو دماغ بگڑ جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا کوئی وعدہ بھی یاد نہیں رہتا۔نہ نماز نہ روزہ، نہ کوئی اور نیکی اسی بندے نے اگلے جہاں جانا ہے اس لئے فرمایا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ ہم مومن ہو جائیں گے۔

مشرکین کا ایک اور شوشہ :

انہوں نے ایک اور شوشہ چھوڑا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہیں ہے یہ ہماری زندگی مگر دنیا کی زندگی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ اور ہم قبروں سے نہیں اٹھائے جائیں گے۔بڑی سختی کے ساتھ قیامت کا انکار کرتے تھے کہتے تھے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (پارہ : ۱۸)۔بعید ہے بعید ہے وہ چیز کہ جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ مر کر دوبارہ زندہ ہو گے اور یہ بھی کہتے تھے مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ (سورۃ یٰسین)۔ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا اور سورۃ واقعہ میں ہے کہتے تھے اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا کیا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہڈیاں ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا البتہ ہم پھر اٹھائے جائیں گے اور سورۃ ق میں یہ

جملہ بھی ہے ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ یہ دوبارہ لوٹنا دور کی بات ہے۔

مشرکین کا رب تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جانا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا اور اگر دیکھے تو جب کھڑے کیے جائیں گے عَلٰى رَبِّهِمْ پروردگار کے سامنے بچی عدالت میں۔ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ فرمائے گا رب تعالیٰ کیا نہیں ہے یہ قیامت حق یہ اٹھنا حق ہے کہ نہیں؟ دوبارہ زندگی ملی ہے کہ نہیں؟ تم تو کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہیں گے کیوں نہیں حق اور قسم ہے ہمارے رب کی حق ہے دنیا میں تو بڑے زور دار الفاظ کے ساتھ انکار کرتے تھے قَالَ رب تعالیٰ فرمائیں گے کہ جب یہ حق ہے تو فَذُوْقُوا الْعَذَابَ فرمائے گا رب تعالیٰ پس چکھو تم عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے۔ اگر دنیا میں ایمان لے آتے اور آخرت کی تیاری کرتے تو آج عذاب سے بچ سکتے تھے۔ مگر اب نہیں۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ تحقیق گھاٹے میں پڑے وہ لوگ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو یعنی قیامت کو جھٹلایا۔

مرنے کے ساتھ ہی قیامت کا شروع ہو جانا :

ساتھیو! قیامت ضرور آئے گی اس کو سامنے رکھ کر زندگی گزارو اور آنکھیں بند ہونے کے ساتھ ہی قیامت کی ابتدا ہو جاتی ہے مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ جو مرا اس کی قیامت قائم ہو گئی فرشتے بھی نظر آئیں گے جنت دوزخ بھی نظر آئے گی اور اگلے جہاں کی تمام چیزیں نظر آئیں گی اور جب بڑی قیامت قائم ہو گی اس وقت کیا کیفیت ہو گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... حَتّٰى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً یہاں تک

کہ جب آئے گی ان کے پاس قیامت اچانک۔

قیامت کا ہولناک منظر :

احادیث میں آتا ہے کہ لوگ اپنے اپنے دنیا کے کاموں میں مصروف ہوں گے کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی مثلاً ایک آدمی کپڑا خریدنے کے لئے دکان پر جائے گا دکان دار اس کو تھان کھول کر دکھائے گا یہ پسند کرے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی گاہک پیسے نہیں دے سکے گا اور وہ کپڑا نہیں لپیٹ سکے گا۔ فرمایا ایک آدمی دودھ، دوھ کر لائے گا گھر والوں کے حوالے کرے گا ان کو پینا نصیب نہیں ہوگا کہ بگل بجا دیا جائے گا۔ لقمہ منہ میں ڈالے گا نگل نہیں سکے گا کہ قیامت برپا ہوجائے گی پینے کے لئے پانی منہ میں ڈالے گا حلق سے نیچے نہیں اتار سکے گا قیامت قائم ہوجائے گی۔ گھر میں داخل ہونے کے لئے ایک پاؤں دروازے کے اندر رکھے گا دوسرا پاؤں اندر نہیں رکھ سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی یہ اجتماعی قیامت کی بات ہے کہ شرقاً غرباً شمالاً جنوباً کوئی اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں بچے گی۔ سب پر قیامت قائم ہوجائے گی یہاں تک کہ صور پھونکنے والا فرشتہ بھی مرجائے گا وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو ذوالجلال والاکرام ہے جب قیامت قائم ہوجائے گی تو قَالُوْا کہیں گے يٰحَسْرَتَنَا ہائے افسوس ہم پر عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا اس چیز پر جو ہم نے کوتاہی کی قیامت کے بارے میں۔

''افراط و تفریط'' کی تحقیق :

عربی زبان کے دو مشہور الفاظ ہیں افراط اور تفریط۔ افراط باب افعال سے ہے اس کا معنٰی ہے زیادتی اور تفریط باب تفعیل سے ہے اس کا معنٰی ہے کوتاہی تو معنٰی بنے گا

افسوس ہمارے اوپر اس چیز پر جو ہم نے قیامت کے بارے میں کوتاہی کی۔ اس کا انجام سامنے ہے۔ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ أَوْزَارَهُمْ اور وہ اٹھائیں گے اپنے بوجھ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اپنی پشتوں پر۔

خیانت کا بدترین انجام :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے "محصلین زکوٰۃ" کو فرمایا جو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجے جاتے تھے کہ یاد رکھنا! تم میں سے جس نے خیانت کی تو اس کا بوجھ قیامت والے دن اٹھائے گا اگر بکری چرائی تو وہ اس کے کندھے پر ہوگی اور اونٹ چرایا تو وہ اس کی پیٹھ پر ہوگا، گائے، بیل، چرایا تو وہ اس کی پیٹھ پر ہوں گے اور ہر جانور اپنی اپنی آواز نکال رہا ہوگا اور یہ اس کو میدانِ محشر میں اٹھائے پھرے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا حدیث پر اشکال کا جواب :

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک مسخرے آدمی نے کہا کہ حضرت تم یہ حدیث سناتے ہو کہ جس آدمی نے جو چیز چرائی وہ اس کی پیٹھ پر ہوگی اگر ایک آدمی پانچ اونٹ چراتا ہے تو پانچ اونٹ اس مختصری پیٹھ پر کس طرح آئیں گے یا سو بکریاں چراتا ہے تو وہ اس کی پیٹھ پر کس طرح آئیں گی یا لوگ دوسروں کی زمین غصب کر لیتے ہیں تو مربع دو مربع زمین اس کی پیٹھ پر کس طرح آئے گی یا کوئی ظالم کسی کا مکان یا کوٹھی غصب کر لیتا ہے تو وہ ان کو پیٹھ پر کس طرح اٹھائے گا؟

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ احادیث کا انکار نہ کر اور کان کھول کر سن لے یہ حدیث تو نے سنی ہے؟۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجرم کو اتنا چوڑا کر دیا جائے گا کہ تین دن تک تیز رفتار گھوڑا دوڑایا جائے تو دائیں کندھے سے بائیں کندھے تک نہ پہنچ

سکے گا کہنے لگا سنی ہے۔ فرمایا پھر تو خود سمجھ لے کہ جب اتنا چوڑا کر دیا جائے گا تو کتنی چیزیں اس پر آ جائیں گی اور یہ بھی سنا ہے کہ بعض مجرم اتنے بڑے بنا دیئے جائیں گے کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی کہ جتنی جگہ پر احد پہاڑ پھیلا ہوا ہے اور یہ بھی سنا ہے یا نہیں کہ بعض مجرموں کی ڈاڑھیں اتنی بڑی ہوں گی کہ احد پہاڑ کے برابر ایک دانت ہوگا فرمایا یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہو یا آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہو آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لو عقل پر نہ تولو۔

احوالِ برزخ کو عقل سے نہیں پرکھا جا سکتا :

متعدد بار عرض کر چکا ہوں کہ ہم اگر ان چیزوں کو عقل سے سمجھنا چاہیں تو نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری عقلیں کمزور ہیں۔ بھلا عقل یہ بات مان سکتی ہے کہ دودھ کی نہریں بارہ مہینے چلتی رہیں اور دودھ خراب نہ ہو یہاں تو دودھ دو تین گھنٹے باہر رکھ دو تو خراب ہو جاتا ہے۔ اور وہاں درخت اتنے بڑے ہوں گے کہ تیز رفتار گھوڑا سو سال تک دوڑتا رہے تو اس کے سائے کو طے نہیں کر سکے گا عقل یہ بات کس طرح تسلیم کر سکتی ہے کہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر گنا تیز بھی ہو اور اس میں سانپ بچھو بھی ہوں آدمی بھی رہیں سزا بھگتیں چیخیں ماریں اور مریں بھی نہیں۔ ہماری سمجھ میں تو نہیں آسکتا۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ کے فرمان کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کرو تو جس نے جو بھی اور جس طرح کی بھی خیانت کی ہوگی قیامت والے دن پیٹھ پر اٹھا کے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ خبردار برا ہوگا وہ بوجھ جس کو وہ اٹھائیں گے وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اور نہیں ہے دنیا کی زندگی اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ مگر کھیل اور تماشا۔

’’لہو ولعب‘‘ کی تحقیق :

لہو بے مقصد چیز کو کہتے ہیں اور لعب اسے کہتے ہیں جو انسان کو مشغول کر دے۔ مثلاً بچے تماشا کرتے ہیں کہ کوئی بادشاہ بن جاتا ہے کوئی وزیر بن جاتا ہے کوئی چور بن جاتا ہے کوئی تھانیدار اور کوئی جج بن جاتا ہے پس یہ تھوڑی دیر کے لئے شغل ہوتا ہے اور حاصل کچھ نہیں ہوتا اسی طرح دنیا کی زندگی بھی کھیل تماشا ہے اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ کفار تو یہ کہتے تھے کہ دنیا کی زندگی کے سوا کوئی زندگی ہی نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ فانی زندگی حیات اخروی کے مقابلہ میں محض ہیچ اور بے حقیقت ہے یہاں کی زندگی کے صرف ان ہی لمحات کو زندگی کہا جاسکتا ہے جو آخرت کی درستگی میں خرچ کئے جائیں بقیہ تمام اوقات جو آخرت کی فکر و تیاری سے خالی ہوں ایک عاقبت اندیش کے نزدیک لہو ولعب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے پرہیز گار اور سمجھ دار لوگ جانتے ہیں کہ اصل گھر آخرت کا گھر اور ان کی حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ فرمایا...... وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ اور گھر آخرت کا خَیْرٌ بہتر ہے لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ان لوگوں کے لئے جو رب تعالیٰ سے ڈرتے ہیں متقی پرہیز گار۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا تم اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے حقیقت اور کھیل میں تم فرق نہیں سمجھتے۔ باقی رہنے والی اور فنا ہونے والی زندگیوں میں بڑا فرق ہے عارضی چیز اور ہوتی ہے دائمی اور ہوتی ہے آگے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہیں......

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو تسلی دینا :

فرمایا...... قَدْ نَعْلَمُ تحقیق ہم جانتے ہیں اِنَّہٗ لَیَحْزُنُکَ الَّذِیْ بے شک شان یہ ہے البتہ پریشان کرتی ہے آپ کو وہ چیز یَقُوْلُوْنَ جو وہ کہتے ہیں کہ توحید کا انکار

کرتے ہیں، رسالت کا انکار کرتے ہیں۔ فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ پس بے شک وہ نہیں جھٹلاتے آپ کو وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ اور لیکن ظالم بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کو تو سارے ہی امین اور صادق کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کے وہ دشمن جو سارا دن لاٹھیاں لے کر آپ ﷺ کے پیچھے پھرتے تھے وہ بھی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری امانتیں اسی کے گھر محفوظ رہ سکتی ہیں ہجرت والی رات بھی آپ کے گھر لوگوں کی امانتیں موجود تھیں تو وہ لوگ آپ ﷺ کی ذات کے قائل تھے وہ آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے تھے۔

حضور ﷺ کو قریبی عزیزوں کو ڈرانے کا حکم :

نبوۃ کے پانچویں سال جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ اور آپ (ﷺ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاؤ۔ تو آنحضرت ﷺ نے صفا پہاڑی کی چٹان پر کھڑے ہو کر سفید چادر ہلائی کیونکہ اس زمانے میں یہ خطرے کا الارم ہوتا تھا تیزی سے لوگ جمع ہو گئے جن میں عورتیں مرد، بچے، بوڑھے، جوان سب شامل تھے تیزی کے ساتھ جمع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان دنوں میں مکہ مکرمہ میں ایک افواہ گردش کر رہی تھی کہ سراقہ بن مالک کنعانی جو ایک قبیلے کا سردار تھا اور مکہ والوں سے اس کی مخالفت تھی وہ حملہ کرنے والا ہے۔

کفار کا آپ ﷺ کے بارے میں ''صادق اور امین'' کی گواہی دینا:

بہر حال جب لوگ جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ پہاڑ کے دامن میں فوج ہے اور تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا میری بات مان لوگے سب نے کہا مَا جَرَّبْنَاکَ اِلَّا صَادِقًا ہم نے آج تک آپ سے سچ ہی سنا ہے اور یہ الفاظ بھی آتے

ہیں مَا جَرَّبْنَا عَلَیْکَ کَذِبًا قَطُّ ہم نے آپ (ﷺ) کی زبان سے جھوٹ کبھی نہیں سنا اگر ہمیں لشکر نظر نہ آیا تو ہم کہیں گے ہماری نگاہیں خطا کر گئی ہیں آپ کی زبان سچی ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ کی عمر مبارک پینتالیس سال تھی چالیس سال نبوت سے پہلے کے اور پانچ سال نبوۃ کے بعد کے کہ آپ کو صادق اور امین ہی مانتے تھے تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ تیری ذات کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔

بدترین دشمن ابوجہل کا بھی معترف ہونا :

مستدرک حاکم حدیث کی کتاب ہے اور مسند احمد بھی حدیث کی کتاب ہے ان دونوں کتابوں میں یہ روایت موجود ہے کہ ابوجہل جو آپ ﷺ کا سب سے بڑا دشمن تھا اس نے کہا یَامُحَمَّدُ (ﷺ) لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ الَّذِیْ جِئْتَ بِہٖ اے محمد! (ﷺ) ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے لیکن آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کو جھٹلاتے ہیں یہ جو آپ کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے کوئی معبود نہیں ہے یہ جھوٹ ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے اِنَّھُمْ کَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَکْبِرُوْنَ (پارہ : ۲۳ ، رکوع : ۶)۔ بے شک یہ لوگ کہ جب ان کے سامنے کہا جاتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو تکبر کرتے ہیں ٹھکرا دیتے ہیں، یہ بھی کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا (پارہ : ۲۳ ، رکوع : ۱۰)۔ کیا کر دیا ہے اس نے تمام معبودوں کو ایک معبود اس نے سارے مشکل کشا حاجت روا فریاد رس ختم کر دیئے ہیں۔ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ یہ ایک عجیب چیز ہے کہ اکیلا خدا تمام کام کرتا ہے۔ تو یہ مسئلہ توحید سے قیامت سے اور رسالت کے مسئلہ سے بدکتے ہیں

آپ ﷺ کی ذات کے قائل تھے۔

اللہ رب العزت کا آپ ﷺ کو تسلی دینا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے جھٹلانے سے آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے کئی رسول آپ سے پہلے فَصَبَرُوا عَلٰى مَا كُذِّبُوا پس انہوں نے صبر کیا اس کارروائی پر جس میں ان کی تکذیب کی گئی۔ صرف ان کی تکذیب ہی نہیں کی گئی بلکہ وَأُوذُوا اور ان کو تکلیف پہنچائی گئی وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور انہوں نے نبیوں کو ناحق قتل کیا۔ زکریاؑ، یحییٰؑ، شعیاؑ کو ظالموں نے شہید کر دیا۔

حَتّٰى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا یہاں تک کہ آ گئی ان کے پاس ہماری مدد وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو وہی ہوگا جو رب تعالیٰ کو منظور ہوگا وَلَقَدْ جَآءَكَ اور البتہ تحقیق آئے ہیں آپ کے پاس مِنْ نَّبَإِ الْمُرْسَلِيْنَ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے کچھ حالات کہ ان کو بھی لوگوں نے جھٹلایا اور اذیت دی لہٰذا ان کی باتوں پر صبر کرو برداشت کرو کہ دنیا میں یہ ہوتا رہا ہے وہ اپنا کام کرتے ہیں آپ ﷺ اپنا کام کریں۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقاً فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ(۳۵) اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (۳۶)وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (۳۷)وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ (۳۸)وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ(۳۹)

لفظی ترجمہ:

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اور اگر ہے شاق آپ پر اِعْرَاضُهُمْ ان

لوگوں کا اعراض کرنا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ پس اگر آپ طاقت رکھتے ہیں اَنْ تَبْتَغِيَ کہ تلاش کریں نَفَقًا فِي الْاَرْضِ سرنگ زمین میں اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ یا سیڑھی آسمان میں فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ پس لا کر دیں ان کو کوئی نشانی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى البتہ جمع کر دے ان کو ہدایت پر فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ پس ہرگز نہ ہوں آپ نادانوں میں سے اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ پختہ بات ہے قبول کرتے ہیں وہ لوگ يَسْمَعُوْنَ جو سنتے ہیں وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ اور مردوں کو اللہ تعالیٰ اٹھائے گا ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ پھر اسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے وَقَالُوْا اور کہا ان لوگوں نے لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ کیوں نہیں اتاری گئی اس پر کوئی نشانی مِّنْ رَّبِّهٖ اس کے رب کی طرف سے قُلْ آپ کہہ دیں اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً اس بات پر کہ اتار دے کوئی نشانی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر ان میں سے لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اور نہیں کوئی چلنے والا جانور فِي الْاَرْضِ زمین میں وَلَا طٰٓئِرٍ اور نہ کوئی پرندہ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ جو اڑتا ہے اپنے دونوں پروں کے ساتھ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر وہ بھی امتیں ہیں تمہارے جیسی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے نہیں کمی کی کتاب کے بیان کرنے میں کسی شئی کی ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ پھر اپنے رب کی طرف يُحْشَرُوْنَ وہ جمع کئے جائیں گے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور وہ

لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو صُمٌّ وہ بہرے ہیں وَّبُکْمٌ اور گونگے ہیں فِی الظُّلُمٰتِ اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں مَنْ یَّشَاِ اللّٰہُ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یُضْلِلْہُ گمراہ کردیتا ہے وَمَنْ یَّشَاْ اور جس کو چاہتا ہے یَجْعَلْہُ ڈال دیتا ہے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سیدھی راہ پر۔

آیات کا شانِ نزول :

مشرکین مکہ کا ایک بہت بڑا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو کہ ان کے سرداروں اور بااثر افراد پر مشتمل تھا ان کو دیکھ کر اور بھی کافی لوگ جمع ہو گئے کہ سردارانِ قریش جمع ہوئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یہ کیا پوچھتے ہیں؟ اور وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ مشرکین نے بہت سی باتیں کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہنے لگے کہ آپ کہتے ہیں میرا تعلق رب تعالیٰ کے ساتھ ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں اور قرآن بھی آپ کے اوپر نازل ہوتا ہے لہٰذا اگر آپ صفا پہاڑ کو سونے کا بنادیں تو ہم مختلف قبیلوں کے سردار آپ کے پاس بیٹھے ہیں ہم سب آپ کا کلمہ پڑھ لیں گے اور جب ہم مسلمان ہو جائیں گے تو ہماری اولاد اور ہمارے نوکر چاکر بھی سارے مسلمان ہو جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کے دل میں طبعی طور پر یہ خیال آیا کہ رب تعالیٰ کے لئے تو یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے وہ چاہے تو دنیا کے تمام پہاڑوں کو سونا بنادے ہمالیہ کو بنادے نانگا پربت کو بنادے جودی پہاڑ کو سونا بنادے وہ قادرِ مطلق ہے جو چاہے کرسکتا ہے ان کا یہ مطالبہ پورا ہو جائے تو یہ بھی مسلمان ہو جائیں گے اور ان کی نسلیں بھی مومن ہوں گی اور اگر ان کا یہ مطالبہ پورا نہ ہوا تو یہ مزید ضد پر اتر آئیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ فرمائشی معجزہ صادر کرنا منظور نہ کیا وہ حکیم ہے خبیر ہے علیم ہے وہ بہتر جانتا ہے۔ اس کے کاموں کی

حکمتوں کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ البتہ جن کو رب تعالیٰ نے تھوڑی بہت حکمت عطا فرمائی ہے وہ اپنی سمجھ کے مطابق بعض حکمتیں بیان فرماتے ہیں۔

آئمہ کی فہم وفراست :

چنانچہ امام رازیؒ اور امام غزالیؒ، شاہ ولی اللہؒ جیسے کافی بزرگ گزرے ہیں جن کی فہم وفراست ہم سے بہت زیادہ تھی انہوں نے اور ان کے پیروکاروں نے مشرکین مکہ کے اس مطالبہ کو پورا نہ کرنے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کا مطالبہ پورا کردیتے اور صفا کی چٹانیں سونے کی بن جاتیں تو قریب والے لوگ جو وہاں موجود تھے یا اس کے آس پاس کے لوگ تو پیغمبرؑ کی صداقت سمجھتے مگر دور دراز کے لوگ یہ کہتے کہ لوگ جوق در جوق اس لئے مسلمان ہو رہے ہیں کہ اس کے پاس سونا ہے۔ تو پھر قرآن کریم کی خوبی واضح نہ ہوتی اسلام کی حقانیت روشن نہ ہوتی۔ آنحضرت ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کا نتیجہ سامنے نہ آتا اور سونے چاندی کے پیچھے تو دنیا دوڑ دوڑ کر جاتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھوکا بھی رکھا فاقے پر فاقے آئے آنحضرت ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر دو پتھر باندھے اگر آپ ﷺ کو پہننے کے لئے نیا جوتا نہیں ملا تو پرانی جوتی اپنے ہاتھ سے گانٹھ کر پہن لی۔ کیونکہ اگر آپ کے پاس دولت کے ڈھیر ہوتے تو کہنے والے کہتے کہ بھائی دولت مند ہے اس لئے لوگ ناشتے کے وقت بھی پہنچتے ہیں روٹی کے وقت بھی پہنچ جاتے ہیں اور دولت مندوں کو لوگ ضرورت کی وجہ سے سلام کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ مطالبہ پورا نہ فرمایا کہ صفا پہاڑی سونے کی بن جائے۔ اگرچہ آپ طبعی طور پر چاہتے تھے کہ یہ صنادید قریش (قریش کے سردار) مسلمان ہو جائیں تو اسلام کے لئے مزید دروازے کھل جائیں گے مگر رب تعالیٰ کی حکمتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تنبیہ فرمائی اور فرمایا...... وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اور اگر ہے شاق آپ پر اِعْرَاضُهُمْ ان لوگوں کا اعراض کرنا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ پس اگر آپ طاقت رکھتے ہیں اَنْ تَبْتَغِيَ کہ تلاش کرلیں نَفَقًا فِى الْاَرْضِ سرنگ زمین میں اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ یا سیڑھی آسمان میں فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ پس لا کر دیں ان کو کوئی نشانی یعنی اگر آپ کے اختیار میں ہے تو ان کا مطالبہ پورا کر دے ہماری حکمت میں نہیں ہے۔

کیا انبیاءؑ مختارِ کل ہوتے ہیں؟ :

دیکھو! اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم تو ان کا مطالبہ پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر آپ کے بس میں ہے تو ایسا کرلو لیکن آج لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ پیغمبر مختارِ کل ہے ساری کائنات کے اختیارات اس کے پاس ہیں حاشا وکلا کوئی ایسی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے اختیارات کسی کے پاس نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنے اختیارات عطا کئے ہیں۔ پیغمبروں کے پاس اختیارات والا عقیدہ عیسائیوں اور رافضیوں کا ہے۔ اور اسلام کے بالکل مدمقابل ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ تمام مخلوق کا خالق بھی وہی ہے اور سارے جہاں کے اختیارات صرف رب تعالیٰ کے پاس ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے اختیارات کسی کے پاس ہوتے تو آنحضرت ﷺ کے پاس ہوتے فرمایا.........

بالجبر کسی کو مسلمان کرنا حکمت الٰہی کے خلاف ہے :

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى البتہ جمع کر دے ان کو ہدایت پر۔ جبراً قہراً اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے کر مومن بنا سکتا ہے مگر ایسا کرنا اس کی حکمت کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو عقل دی ہے اور نیکی

بدی کرنے کی طاقت بھی دی ہے اور نیکی بدی سمجھانے کے لئے پیغمبر بھیجے کتابیں نازل فرمائیں تعلیم دی پھر ہر دور میں حق کی آواز بلند کرنے والے کھڑے کئے خیر وشر کا راستہ بتایا اس کے بعد جو جس طرف جانا چاہے جائے اور اپنے کئے کے مطابق جزاوسزا پائے۔

ضابطہ خداوندی :

اللہ تعالیٰ کا ضابطہ ہے نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى (پارہ : ۵) ہم اسے ادھر ہی چلا دیں گے جس راستے پر وہ چلنا چاہے یعنی اس راستے پر چلنے کی طاقت دیں گے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (پارہ : ۲۸)۔ پس جب انہوں نے کجروی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور رب تعالیٰ کا یہ بھی قانون ہے وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (پارہ : ۲۱)۔ اور جو لوگ ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دیا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (پارہ : ۱۵)۔ جو اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان لانا چاہے ایمان لائے اور جو اپنے ارادہ اور اختیار سے کفر اختیار کرنا چاہے کفر اختیار کرے۔ فَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ہم نے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں اگر اللہ تعالیٰ جبراً سب کو مسلمان بنا دے تو پھر بندے کا اختیار تو نہ رہا اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ سب کو جبراً کافر بنا دے تو پھر اختیار تو ختم ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے بندہ جس طرح کی نیت کرے گا اللہ تعالیٰ اسی طرح کی طاقت عطا کر دیں گے انسان جب تک اپنی حالت خود نہ بدلنا چاہے اللہ تعالیٰ نہیں بدلتے۔ سورۂ رعد میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ

خود اپنی حالت نہ بدلیں تو جبراً ہدایت دینے کا مطلب یہ ہوا کہ انسان، انسان نہ رہیں جن، جن نہ رہیں اور ان سے اختیار سلب کر لیا جائے۔ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ پس ہرگز نہ ہوں آپ نادانوں میں سے۔ ان مطالبات کی طرف توجہ ہی نہ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے امت کو سمجھایا گیا ہے۔ ہرگز جاہلوں میں سے نہ ہو۔ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ پختہ بات ہے قبول کرتے ہیں وہ لوگ جو سنتے ہیں۔ جو قبول کرنے کے لئے سنتے ہیں وہ مانتے ہیں اور محض سننے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے کافروں کے بارے میں فرمایا ہے...... صُمٌّ بہرے ہیں بُكْمٌ گونگے ہیں عُمْيٌ اندھے ہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ کافر بہرے، گونگے اور اندھے ہوتے ہیں بلکہ صُمٌّ کا معنیٰ ہے کہ ایسا سننا کہ جس کے بعد وہ قبول کریں حاصل نہیں ہے بُكْمٌ گونگے ہیں۔ حق بات کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عُمْيٌ اندھے ہیں یعنی حق کی نشانیاں نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ اور مردوں کو اللہ تعالیٰ اٹھائے گا ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ پھر اسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

ہر حال میں بعثت کا ہونا :

قیامت کا مسئلہ بھی حق ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے اور رب تعالیٰ کے سامنے پیشی ہے اور جو جس حالت میں مرا ہے اور جہاں مرا ہے اور مرنے کے بعد چاہے دفن کیا گیا ہے یا جلا دیا گیا ہے یا جانور کھا گئے ہیں مچھلیاں کھا گئیں ہیں جہاں بھی ہوگا اٹھے گا اور رب تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا اور قرآن کریم میں قبور کا لفظ بھی آتا ہے وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ (پارہ : ۱۷)۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو قبروں میں ہی اٹھائے گا۔ یہ اہلِ عرب کو سامنے رکھ کر فرمایا کیونکہ قرآن پاک کے اوّلی اور بالذات

مخاطب اہلِ عرب ہیں پھر ساری کائنات ہے اور عرب کے لوگ مردوں کو نہ جلاتے تھے اور نہ پانی میں پھینکتے تھے بلکہ دفن کرتے تھے عیسائی یہودی بھی دفن کرتے تھے اور صائبین بھی دفن کرتے تھے اور ان کی پیروی میں مجوسی جو آگ پرست تھے وہ بھی دفن کرتے تھے اور ہندوستان میں ہندو اور سکھ وغیرہ مردوں کو جلاتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جن کو آگ میں جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے وہ عذاب سے بچ جائیں گے حاشا وکلا ہرگز ایسا نہیں ہے عذاب ثواب سب کو ہوگا۔

ایک گناہگار مسلمان کا واقعہ :

بخاری شریف اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک آدمی بڑا گنہگار تھا جس کے متعلق یہاں تک آتا ہے کہ مردوں کے کفن بھی چوری کر لیتا تھا مگر تھا اہلِ توحید اور اہلِ اسلام میں سے پہلی امتوں میں سے۔ جب موت قریب آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کَیْفَ اَبَا لَکُمْ یہ تمہارا باپ کیسا ہے؟۔ بیٹوں نے کہا کہ ہمارے حق میں تو بہت اچھا ہے باپ نے کہا کہ تم مجھے حلف دو کہ جو بات میں نے تمہارے ساتھ کرنی ہے کسی کو نہیں بتاؤ گے اور حلف دو کہ اس پر عمل بھی کرو گے بیٹوں نے قسمیں اٹھائیں تو باپ نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور ہڈیوں کو پیس کر میری راکھ کچھ ہوا میں اڑا دینا اور کچھ سمندر میں بہا دینا۔ بیٹے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے کہ ہم کس طرح جلائیں گے جب کہ یہاں جلانے کا رواج تو ہے نہیں اور باپ نے ہمیں قسموں کے ساتھ قابو کر لیا ہے۔ بہرحال جب وہ مرا تو بیٹوں نے اس کو جلایا لوگ اکٹھے ہوئے کہ یہ کیا کر رہے ہو بیٹوں نے کہا کہ ہمارے باپ نے وصیت کی تھی ہم نے اس پر عمل کیا ہے آگ جب ٹھنڈی ہوئی تو انہوں نے ہڈیوں کو پیسا اور کچھ راکھ ہوا میں اڑا دی اور کچھ

سمندر میں پھینک دی اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا کہ اس کے ایک ایک ذرے کو ضائع ہوئے بغیر جمع کر دے اور سمندر کو حکم دیا کہ اس کے ایک ایک ذرے کو ضائع کئے بغیر جمع کر دے پروردگار نے اپنی قدرت کاملہ سے اچھا بھلا صحیح سالم بندہ بنا کر کھڑا کر دیا اور اس سے پوچھا کہ تو نے یہ کارروائی کیوں کی ہے؟۔ اس نے کہا تیرے ڈر سے اے پروردگار! کہ تو جانتا ہے کہ میں نے نیکی تو کوئی کی نہیں ہے۔ اور رہوں میں بندہ اور بندوں والا کام میں نے کوئی کیا نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ رب تعالیٰ کے سامنے بندہ ہو کر نہ جاؤں بلکہ راکھ ہو کر جاؤں۔

زندگی بے بندگی شرمندگی

تا کہ رب تعالیٰ کو مجھ پر رحم آجائے اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔

معتزلہ اور عذابِ قبر :

ایک "معتزلہ" فرقہ ہے اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں انہوں نے یہ شوشہ چھوڑا ہے کہ جس کو مچھلیاں کھا گئیں اسکو کس طرح عذاب ہوتا ہے اور جس کو جلا دیا جائے اس کو کس طرح عذاب ہوتا ہے؟۔ جس کو پرندے کھا جائیں اس کو کس طرح عذاب ہوگا؟۔ تو ان شوشوں سے تو عذابِ قبر نہیں ٹل سکتا۔ معاملہ ہے رب تعالیٰ کے ساتھ اور وہ قادرِ مطلق ہے اس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ وَقَالُوْا اور کہا ان لوگوں نے لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ کیوں نہیں اتاری گئی اس پر کوئی نشانی مِّنْ رَّبِّهٖ اس کے رب کی طرف سے۔ ہم اکٹھے ہو کر آئے ہیں کہ رب تعالیٰ سے کہو صفا کو سونا بنا دے اس طرح کی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی مخالف کو تو صرف بہانہ چاہیے۔ قُلْ آپ کہہ دیں اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ

بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً اس بات پر کہ اتار دے کوئی نشانی وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے کہ اگر ہم صفا کو سونا بنا دیں تو دور دراز کے لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہوں گے کہ اس لئے مسلمان ہو رہے ہیں کہ اس کے پاس سونا ہے لہٰذا اس طرح کی حکمتیں رب تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اگر تم رب تعالیٰ کی قدرتیں دیکھنا چاہتے ہو تو وہ اور بہت ہیں دیکھ لو۔

”دَآبَّةٌ“ کی تفسیر :

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اور نہیں کوئی چلنے والا جانور فِی الْاَرْضِ زمین میں۔ دو ٹانگوں والا ہو یا چار ٹانگوں والا یا اس سے زیادہ ٹانگوں والا۔ چنانچہ ایک جانور ہے اس کو اَرْبَعَةٌ اَرْبَعُوْنَ کہتے ہیں اسکی بائیس ٹانگیں ایک طرف ہیں اور بائیس ٹانگیں دوسری طرف ہیں اور ایک جانور کو فارسی زبان میں ہزار پائے کہتے ہیں اسکی پانچ سو ٹانگیں ایک طرف ہیں اور پانچ سو ٹانگیں دوسری طرف ہیں اور ایسے بھی ہیں کہ جن کی ایک ٹانگ بھی نہیں ہے اور ٹانگوں والے سے تیز دوڑتے ہیں جیسے سانپ ہے۔ بلکہ علامہ طنطاویؒ فرماتے ہیں کہ سانپ کی بعض ایسی قسمیں ہیں کہ بندوق کی گولی سے بھی تیز چلتے ہیں لہٰذا رب تعالیٰ کی قدرت دیکھنا چاہو تو جانوروں کو زمین پر چلتے پھرتے دیکھ لو وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دونوں پروں کے ساتھ۔ اڑنے والے پرندوں کو دیکھو ان کو کس نے اڑایا کس نے ان کو پر عطا کیئے فضا کس نے بنائی اور ان پرندوں کو کیسی کیسی شکلیں اور صورتیں عطا فرمائیں جو رب تعالیٰ یہ سب کچھ کر سکتا ہے وہ صفا کو سونا بھی بنا سکتا ہے جو ماننا چاہے تو اس کے لئے بہت کچھ ہے اور نہ ماننے والے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے فرمایا...... اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ مگر وہ

بھی امتیں ہیں تمہارے جیسی۔اپنا وجود بھی دیکھوان کا وجود بھی دیکھواور رب تعالیٰ کی قدرت پرغور وفکر کرو کہ جورب یہ کرسکتا ہے وہ سب کچھ کرسکتا ہے یانہیں کرسکتا؟اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے نہیں کمی کی کتاب کے بیان کرنے میں کسی شی کی۔ہم نے اصولی طور پر کتاب میں تمام چیزیں بیان کردی ہیں جزئیات ہی نہیں فرمایاان کو یادرکھنا چاہیے ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ پھراپنے رب کی طرف وہ جمع کئے جائیں گے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اوروہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو صُمٌّ وہ بہرے ہیں۔ایسا سنناان کو حاصل نہیں ہے کہ سن کر مان لیں۔ وَّبُكْمٌ اور گونگے ہیں کہ ساری باتیں کرتے ہیں مگرحق بات کرنے کے لئے تیارنہیں ہیں۔ فِي الظُّلُمٰتِ اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

ہدایت کا رجوع کرنے والے کوملنا :

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ جس کواللہ تعالیٰ چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے۔اور گمراہ اسے کرتا ہے جو ہدایت کی طرف رجوع نہیں کرتا جب رب تعالیٰ نے نیکی بدی کی طاقت دی ہے پھر یہ نیکی اختیار کرنے کے لئے تیارنہیں ہے۔الٹارب تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے۔ اورایمان کی بجائے کفر کا راستہ اختیار کرتا ہے تو پھر رب تعالیٰ اس کوادھر ہی چلادیتے ہیں۔ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اورجس کو چاہتا ہے ڈال دیتا ہے سیدھی راہ پر۔جوشخص ایمان کی طرف آتا ہے قدم اٹھاتا ہے رب تعالیٰ اس کوصراطِ مستقیم پر چلادیتے ہیں کیونکہ رب تعالیٰ نے نیکی بدی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔جبراً اور قہراً رب تعالیٰ کسی سے نہ نیکی کراتا ہے اور نہ بدی اگراس طرح کرے تو پھرانسان ،انسان نہیں۔ جن ،جن نہیں بلکہ پتھر ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۴۰) بَلْ اِيَّاهُ

تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ

مَا تُشْرِكُوْنَ (۴۱) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

يَتَضَرَّعُوْنَ (۴۲) فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا

وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا

يَعْمَلُوْنَ (۴۳) فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (۴۴) فَقُطِعَ دَابِرُ

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(۴۵) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ

وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ

كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ (۴۶)

لفظی ترجمہ :

قُلْ اَرَءَ یْتَکُمْ آپ کہہ دیں بتاؤ مجھے اِنْ اَتٰکُمْ اگر آ جائے تمہارے پاس عَذَابُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کا عذاب اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ یا آ جائے تم پر قیامت اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ بلکہ تم اسی کو پکارو گے فَیَکْشِفُ مَا پس وہ دور کرے گا اس تکلیف کو تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ جس کی طرف تم اس کو پکارتے ہو اِنْ شَآءَ اگر وہ چاہے وَتَنْسَوْنَ اور تم بھول جاتے ہو مَا تُشْرِکُوْنَ جن کو تم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق ہم نے بھیجے رسول اِلٰی اُمَمٍ ان امتوں کی طرف مِنْ قَبْلِکَ جو آپ سے پہلے تھیں فَاَخَذْنٰھُمْ پس پکڑا ہم نے ان لوگوں کو بِالْبَاْسَآءِ مالی پریشانی میں وَالضَّرَّآءِ اور بدنی پریشانی میں لَعَلَّھُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ تاکہ وہ گڑگڑائیں اور عاجزی کریں فَلَوْلَآ پس کیوں نہیں ہوا اِذْ جَآءَ ھُمْ جب آیا ان کے پاس بَاْسُنَا ہمارا عذاب تَضَرَّعُوْا تو وہ گڑگڑاتے عاجزی کرتے ہوئے وَلٰکِنْ قَسَتْ قُلُوْبُھُمْ اور لیکن ان کے دل سخت ہو گئے وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اور مزین کر دیا شیطان نے ان کے لئے مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اس کارروائی کو جو وہ کرتے تھے فَلَمَّا نَسُوْا پس جب انہوں نے بھلا دیا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ اس بات کو جس کی انہیں یاددہانی کرائی

گئی تھی فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ پس کھول دیئے ہم نے ان پر اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے دروازے حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا یہاں تک کہ جب وہ خوش ہو گئے بِمَآ اُوْتُوْآ اس چیز کے ساتھ جو ان کو دی گئی تھی اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پس اچانک وہ ناامید ہو گئے فَقُطِعَ پس کاٹ دی گئی دَابِرُ جڑ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اس قوم کی جس نے ظلم کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے قُلْ آپ کہہ دیں اَرَءَيْتُمْ بتاؤ تم اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ اگر لے لے اللہ تعالیٰ تمہارے کان وَاَبْصَارَكُمْ اور تمہاری آنکھیں وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ اور مہر لگا دے تمہارے دلوں پر مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کون ہے معبود اللہ تعالیٰ کے سوا يَاْتِيْكُمْ بِهٖ جو لائے تمہارے پاس اس چیز کو اُنْظُرْ دیکھ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ کس طرح پھیر پھیر کر ہم بیان کرتے ہیں آیتیں ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ پھر وہ اعراض کرتے ہیں۔

مذمت شرک اور اس کی اقسام :

اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے اور شرک کی بہت سی قسمیں ہیں اور ان میں سے ایک قسم عامۃ الورود ہے یعنی جو عام پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی جب کسی تکلیف اور مصیبت میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں کو حاجت روا مشکل کشا فریاد رس اور دستگیر سمجھ کر پکارے اور ان سے مرادیں مانگے ایسے ہی لوگوں کو رب تعالیٰ خطاب کر کے فرماتے ہیں...... قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ آپ کہہ دیں بتاؤ مجھے اَرَءَيْتَكُمْ

اَخْبِرُوْنِیْ کے معنٰی میں ہے کہ مجھے بتاؤ مجھے خبر دو میں تم سے پوچھتا ہوں۔ اِنْ اَتٰـکُمْ اگر آجائے تمہارے پاس عَـذَابُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کا عذاب اَوْ اَتَتْـکُمُ السَّاعَۃُ یا آجائے تم پر قیامت کیا اس وقت بھی اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ اگر ہو تم سچے تو بتاؤ بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم صرف اسی اللہ تعالیٰ کو ہی پکارو گے۔ ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارو گے فَیَکْشِفُ مَا پس وہ دور کرے گا اس تکلیف کو تَـدْعُوْنَ اِلَـیْـہِ جس کے بارے میں تم اس کو پکارتے ہو اِنْ شَآءَ اگر وہ چاہے۔ کیونکہ وہ مجبور نہیں ہے اگر اس کی مرضی ہوگی تو دور کرے گا۔ وَتَـنْسَوْنَ اور تم بھول جاتے ہو مَا تُشْرِکُوْنَ جن کو تم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو اس وقت نہ لات یاد رہتا ہے نہ منات نہ عزیٰ نہ ہُبل نہ اور کوئی تو جب اس مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روا مشکل کشا نہیں ہے تو اب بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ تو مشرکوں کا رد تھا۔

اللہ رب العزت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینا:

آگے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو آپ پریشان نہ ہوں پہلی امتوں کی طرف بھی پیغمبر بھیجے گئے ان لوگوں نے بھی اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَقَدْ اَرْسَلْـنَا اور البتہ تحقیق ہم نے بھیجے رسول اِلٰی اُمَمٍ ان امتوں کی طرف مِنْ قَبْلِکَ جو آپ سے پہلے تھیں۔ تمام امتیں پہلے گزری ہیں یہ تو آخری امت ہے۔

"بَاْسَآءُ، ضَرَّآءُ" علامہ اظہری کی تحقیق:

فَـاَخَـذْنَـاھُـمْ پس پکڑا ہم نے ان لوگوں کو بِـالْـبَـاْسَـآءِ مالی پریشانی میں

وَالضَّرَّآءِ اور بدنی پریشانی میں۔ علامہ اظہریؒ پرانے بزرگوں میں سے ہیں ان کی وفات ۳۷۰ھ میں ہوئی ہے انہوں نے لغت پر کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''فقہ اللغۃ'' اس میں وہ فرماتے ہیں کہ ''باسا'' اس تکلیف کو کہتے ہیں جو انسان کے بدن سے باہر ہو بیرونی طور پر پیش آئے مثلاً سیلاب آجائے یا دشمن کا خطرہ لاحق ہو جائے قحط سالی ہو جائے یا مالی پریشانی ہو جائے یا اشیاء ضرورت مہنگی ہو جائیں وغیرہ اور ''ضرآء'' اس تکلیف کو کہتے ہیں جو بدن کے اندر ہوتی ہے مختلف قسم کی بیماریاں جو جسم کے اندر ہوتی ہیں تو رب تعالیٰ نے ان کو مالی پریشانیوں میں بھی مبتلا فرمایا اور بدنی تکلیفوں میں بھی لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ تاکہ وہ گڑگڑائیں اور عاجزی کریں۔ انسان جب آسائش اور آرام میں ہوتا ہے تو رب تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتا ہے اور جب پریشانی اور تکلیف میں ہوتا ہے تو رب تعالیٰ کو بہت اور جلدی یاد کرتا ہے۔ بہادر شاہ ظفر مرحوم مظلوم (جس کا سر انگریزوں نے کاٹ کر تھالی میں رکھ کر بھنگڑا ڈالا تھا) نے کیا خوب بات کی ہے

ظفر اسے آدمی نہ جانئے گا خواہ وہ ہو کیسا ہی فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکلیفوں میں تمہاری دعائیں قبول ہوں تو تم پر لازم ہے کہ راحت اور خوشی کے زمانے میں رب تعالیٰ کو نہ بھولو اور یہاں ایسا ہوتا ہے کہ عام طور پر تو لوگ بھول چوک کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور شادی کے موقع پر نماز بھی جاتی رہتی ہے۔ حالانکہ خوشی کے موقع پر خدا کا زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے کہ اے پروردگار تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ دن نصیب فرمایا ہے۔ لیکن ہم ناشکرے ہو گئے ہیں۔ اور ہماری عادت

بن گئی ہے کہ ہمیں دولت نصیب ہو جائے تو برے اور غلط کاموں پر خرچ کرتے ہیں اچھے کاموں کے لئے کہو تو پیشانی پہ بَل پڑ جاتے ہیں آج سے تقریباً سات آٹھ سال پہلے کی بات ہے گوجرانوالہ میں ایک مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ میں نے شادی کے موقع پر تین دن کا بل ساٹھ ہزار ادا کیا ہے اندازہ لگاؤ کہ لوگ ایسے موقعوں پر کتنا خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

فَلَوْلَآ اِذْجَآءَهُمْ پس کیوں نہیں ہوا جب آیا ان کے پاس بَاْسُنَا ہمارا عذاب، ہماری گرفت تَضَرَّعُوْا تو وہ گڑگڑاتے عاجزی کرتے۔ انہوں نے کیوں نہ عاجزی کی وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ اور لیکن ان کے دل سخت ہو گئے۔ اب تو حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دل ان سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں زلزلہ آتا ہے لوگ مرتے ہیں سیلاب آتا ہے لوگ بہہ جاتے ہیں سامان بہہ جاتا ہے اور کوئی آفت اور تکلیف آتی ہے کہتے ہیں ٹھیک ہے اور کوئی پرواہ نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے۔

نیک بخت کون؟ :

حدیث پاک میں آیا ہے کہ سَعِيْدٌ مَنْ وُعِظَ لِغَيْرِهٖ نیک بخت وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ بے شک طوفان آجائیں اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ ہم ویسے ہی رہتے ہیں جیسے پہلے تھے سب کچھ دیکھ کر بھی ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ ہمارے بزرگوں میں سے تھے۔ پہلے منڈی بہاؤالدین میں مسجد کے خطیب تھے پھر فیصل آباد تشریف لے گئے اور وہاں بھی خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور وہیں انتقال ہوا اپنے مہاجر ساتھیوں کو دیکھا کہ جس طرح وہاں بے دین تھے یہاں بھی اسی طرح بے دین ہیں وہاں بھی حلال حرام کی

تمیز نہیں کرتے تھے اور یہاں بھی نہیں کرتے تو کہنے لگے

زمین بدلی ، زماں بدلا، مکین بدلے، مکاں بدلا

نہ تو بدلا، نہ میں بدلا پھر بدلا تو کیا بدلا

نہ تو ٹس سے مس ہوا اور نہ میں ٹس سے مس ہوا تو جگہ بدلنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ بہرحال قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی پر کوئی تکلیف آئے تو مسلمان اس سے عبرت حاصل کرے۔ رب تعالیٰ کی طرف سے جتنی بھی تکلیفیں آتی ہیں محض اس لئے آتی ہیں کہ انسان انسانیت میں رہے مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا ہے

نفس ما کمتر از فرعون نیست

ہمارا نفس بھی فرعون سے کم نہیں ہے۔ مگر اس کے پاس تو مال تھا دولت تھی حکومت تھی اور ہم ان چیزوں کے بغیر بھی فرعون بنے ہوئے ہیں۔

شیطان کا برے اعمال کو مزین کر کے پیش کرنا :

فرمایا...... وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور مزین کر دیا شیطان نے ان کے لئے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اس کارروائی کو جو وہ کرتے تھے۔ اپنے برے کاموں کو اچھا سمجھتے تھے او دن رات انہی میں صرف کرتے تھے اور اس پر راضی تھے۔ فَلَمَّا نَسُوْا پس جب انہوں نے بھلا دیا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اس بات کو جس کی انہیں یاد دہانی کرائی گئی تھی کہ ان کو مالی پریشانیوں میں مبتلا کیا بطور نصیحت کے اور بدنی پریشانیوں میں مبتلا کیا کہ ان کو کچھ ہوش آئے سمجھ جائیں لیکن انہوں نے اس سے عبرت حاصل نہ کی تو ہم نے تقدیر کا رخ بدلا۔

فراخی سبب امتحان :

فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ پس کھول دیئے ہم نے ان پر اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ہر چیز کے دروازے۔مال اولاد وغیرہ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا یہاں تک کہ جب وہ خوش ہو گئے بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اس چیز کے ساتھ جو ان کو دی گئی تھی مال اولاد کثرت سے اور اقتدار اور سلطنت اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اس سے معلوم ہوا کہ تنگی کے بعد فراخی ہو تو اس میں بھی رب تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے فراخی کو رب تعالیٰ کی رضا نہ سمجھو اگر شکر ادا نہ کیا تو پھر پکڑ لیتا ہے فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ پس اچانک وہ ناامید ہو گئے۔پھر اس وقت کہتے ہیں اِنَّا كُنَّا ظٰلِمُوۡنَ بے شک ہم ہی ظالم ہیں۔لیکن جب رب تعالیٰ کی پکڑ میں آ گئے تو اب اپنے آپ کو ظالم کہنے کا کیا فائدہ؟ وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا پس کاٹ دی گئی جڑ اس قوم کی جس نے ظلم کیا۔اگر درخت کی جڑ موجود ہو اور ہو بھی ہری تو امید ہوتی ہے کہ کسی وقت بھی یہ درخت ہرا ہو جائے گا اور جب جڑ ہی کاٹ دی جائے تو اب تو سلسلہ ہی ختم ہو گیا وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

بعد از تباہی "الحمد للہ" کہنے کا مطلب :

دیکھو! قوم کی تباہی کے بعد فرمایا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ تو تباہی کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اس کو تم اس طرح سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے جتنے بھی اعضاء بنائے ہیں تمام کے تمام قیمتی ہیں خدانخواستہ کوئی عضو ایسا بیمار اور فاسد ہو جائے کہ ڈاکٹر کہیں کہ اس کا کاٹنا ضروری ہے اگر اس کو نہ کاٹا گیا تو دوسرے اعضا کے ضائع

ہونے کا خطرہ ہے تو جب اس عضو کو کاٹ دیا جائے گا تو بیمار بھی کہے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزیز رشتہ دار بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں گے کہ باقی اعضاء محفوظ ہو گئے ہیں اسی طرح ظالم اور فسادی لوگ پوری انسانیت کے دشمن ہوتے ہیں ان کا تباہ اور ختم ہونا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے اگر ان کو ختم اور تباہ نہ کیا جائے تو یہ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

زبانِ نبوۃ سے مشرکین کو خطاب :

آگے اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے ذریعے مشرکوں کو فرماتے ہیں...... قُلْ آپ کہہ دیں اَرَءَ یْتُمْ یہاں اَرَءَ یْتُمْ "اَخْبِرُوْنِیْ" کے معنیٰ میں ہے مجھے خبر دو مجھے بتاؤ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ اگر لے لے اللہ تعالیٰ تمہارے کان۔ اس طرح کہ قوتِ سماعت چھین لے کانوں کے ہوتے ہوئے آدمی سن نہ سکے اور اس طرح بھی ہو سکتا ہے پیشانی کی طرح برابر کر دے۔ وَاَبْصَارَکُمْ اور تمہاری آنکھیں لے لے کہ بینائی چھین لے کیونکہ ایسے لوگ موجود ہیں کہ آنکھیں صحیح ہیں مگر نظر کچھ نہیں آتا یا پیشانی کی طرح برابر کر دے۔ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ اور مہر لگا دے تمہارے دلوں پر۔ کہ دلوں سے بات سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دے پاگل بنا دے کہ تم بات سمجھ ہی نہ سکو تمہاری بصیرت چھین لے مَنْ اِلٰـہٌ غَیْرُ اللّٰہِ کون ہے معبود اللہ تعالیٰ کے سوا یَاْتِیْکُمْ بِہٖ جو لائے تمہارے پاس اس چیز کو کہ کان لا کر تمہیں دے آنکھیں لا کر تمہیں دے، دل لا کر تمہیں دے۔

مومن نما مشرکین کا حال :

مگر معاف رکھنا! آج کل کے مشرکوں نے تو کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ایک کتاب ہے "مداح اعلیٰ حضرت" یہ احمد رضا خان بریلوی کے ایک شیدائی نے لکھی ہے اس میں وہ کہتا ہے ۔

دل میرا ایمان میرا ، آنکھیں میری
جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا
کون کہتا ہے مجھے کس نے دیا
جو دیا تو نے دیا احمد رضا

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ دیکھو! قرآن کریم کے ساتھ کتنی واضح ٹکر ہے غلو کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اگر یہ بھی شرک نہیں ہے تو پھر یقین جانو ابوجہل بھی مشرک نہیں تھا کہتا ہے ۔

تجھے میں تو مشکل کشا ہی کہوں گا
میری تجھ سے مشکل کشائی ہوئی

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ کتنا غلو ہے یہ تو مرید ہے اب پیر کی سنو ۔

احد سے احمد ، احمد سے تجھ کو
سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

اللہ تعالیٰ نے تمام خدائی اختیارات آنحضرت ﷺ کو عطا کر دیئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے کن اور مکن کے سارے اختیارات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو عطا کر دیئے ہیں ۔ اس لئے گیارہویں نہیں چھوڑتے پھر کہتا ہے ۔

ذی تصرف بھی ہے ، مختار بھی ، ماذون بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر

سورج نہیں نکلتا جب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو سلام نہ کرے ایسے شخص کو امام ابو حنیفہ امام مالکؒ اور اکابر اولیاء سے زیادہ مقام دیتے ہیں اور یہ اس کی اپنی کتابیں ہیں

جن کے میں نے حوالے دیئے ہیں اور میرے پاس موجود ہیں "حدائق کی بخشش" وغیرہ۔ مگر تم کسی سے جھگڑا نہ کرنا جھگڑے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور تشدد سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ صدام کی ضد اور نادانی کی وجہ سے تمیں سے زیادہ حکومتیں اس کو ختم کرنے کے درپے ہوئیں مگر اس کو ختم نہ کرسکیں وہ اگر کویت پر حملہ نہ کرتا تو ساری دنیا کے مسلمان اس کے ساتھ تھے۔ معلوم ہوا کہ تشدد سے معاملات حل نہیں ہوتے۔ لہٰذا کسی سے جھگڑا نہیں کرنا اور عقیدہ قرآن اور حدیث کے مطابق بنانا ہے اور عقیدے میں کسی قسم کی نرمی نہیں کرنی۔

اُنظُرْ دیکھ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ کس طرح پھیر پھیر کر ہم بیان کرتے ہیں آیتیں۔ عقلی دلیلیں، نقلی دلیلیں، آفاق کے دلائل، نفس کے دلائل ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ پھر وہ اعراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک سے بچائے اور محفوظ رکھے۔

قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ (۴۷) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۴۸) وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (۴۹) قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ۚ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ۚ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ (۵۱)

لفظی ترجمہ :

قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ آپ کہہ دیں مجھے بتاؤ اِنْ اَتٰكُمْ اگر آئے تمہارے پاس عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک اَوْ جَهْرَةً یا کھلے طور پر هَلْ یُهْلَكُ نہیں ہلاک کی جائے گی اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ مگر وہ قوم جو ظالم ہے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اور نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ مگر خوشخبری سنانے والے وَمُنْذِرِیْنَ اور ڈرانے والے فَمَنْ اٰمَنَ پس جو شخص

ایمان لایا وَاَصْلَحَ اور اس نے اصلاح کرلی فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ پس نہ خوف ہوگا ان پر وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہوں گے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتوں کو یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ پہنچے گا ان کو عذاب بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ آپ کہہ دیں میں نہیں کہتا تمہیں عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور میں نہیں جانتا غیب وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ اور میں نہیں کہتا تمہیں کہ میں فرشتہ ہوں اِنْ اَتَّبِعُ میں نہیں پیروی کرتا اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مگر اس چیز کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے قُلْ آپ کہہ دیں هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ کیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے۔

ربط :

اس سے پہلے سبق میں تم نے پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... قُلْ آپ کہہ دیں اَرَاَیْتُمْ بتاؤ تم اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَکُمْ اگر لے لے اللہ تعالیٰ تمہارے کان وَاَبْصَارَکُمْ اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے بغیر کون الٰہ ہے جو تمہیں یہ چیزیں لا کر دے یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں واپس لے لے تو اس کے بغیر کوئی تمہیں دے نہیں سکتا اور اب عذاب کا ذکر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ عذاب نازل فرمائے تو اس کو بھی کوئی نہیں روک سکتا اور تمہیں رب تعالیٰ

کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...... قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ آپ کہہ دیں مجھے بتاؤ اِنْ اَتٰكُمْ اگر آئے تمہارے پاس عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک کہ کوئی نشانی ظاہر نہ ہو وقتہ آئے اَوْ جَهْرَةً یا کھلے طور پر کہ پہلے کوئی معمولی سی عذاب کی نشانی ظاہر ہو پھر بڑھتے بڑھتے آہستہ آہستہ بڑا عذاب آ جائے۔

پیغمبروں کا عذاب کی صورت میں محفوظ رہنا :

یاد رکھنا! جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی موجودگی میں عذاب آئے تو صرف مجرم قوم تباہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اور اس کے ساتھی محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ ہودؑ کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے سات دن ہوا چلائی باقی قوم تباہ ہوگئی ہودؑ اور ان کے ساتھی محفوظ رہے۔ حضرت صالحؑ کی قوم پر عذاب آیا صَيْحَةٌ کے لفظ بھی آئے ہیں اور رَجْفَةٌ کے لفظ بھی آئے ہیں۔ ان پر زلزلہ آیا مجرموں کے کلیجے پھٹ گئے حضرت صالحؑ اور ان کے ساتھی بالکل ٹھیک رہے۔ حضرت لوطؑ کی قوم پر رب تعالیٰ نے پتھر برسائے اور لوطؑ اور ان کی بچیوں کو محفوظ رکھا تو پیغمبروں کی موجودگی میں جب عذاب آتا ہے تو صرف مجرم تباہ ہوتے ہیں۔ پیغمبر اور ان کے ساتھی محفوظ رہتے ہیں۔

پیغمبر کی عدم موجودگی میں سب پر عذاب کا نازل ہونا :

پیغمبر کی عدم موجودگی میں جو عذاب آتا ہے تو اس سے کوئی نہیں بچ سکتا کیونکہ پیغمبر تو موجود نہیں ہے کہ اس کے وجود مسعود کی برکت سے مومن پرہیز گار بچ جائیں اور خصوصاً جب سارے ہی گناہوں میں مبتلا ہوں جیسے ہمارا زمانہ ہے کہ ہم سارے ہی گنہگار ہیں جو اپنے آپ کو گنہگار نہیں سمجھتا وہ غلطی پر ہے یہ ہماری نادانی ہے کہ ہمیں جب کوئی تکلیف آتی ہے تو کہتے ہیں۔ "رب جانے کس گناہ کی وجہ سے ہے" ایسے معصومانہ

انداز میں گفتگو کرتے ہیں کہ جیسے ہم واقعۃً ہی معصوم ہیں حالانکہ گناہگار ہیں، نمازیں ہماری رہ گئی ہیں، روزے ہمارے چھوٹ گئے ہیں، جھوٹ ہم بولتے ہیں، غیبت ہم کرتے ہیں، حلال حرام کی تمیز ہم نہیں کرتے، شکلیں ہماری مسلمانوں والی نہیں ہیں، وضع قطع ہماری اسلام کے مطابق نہیں ہے۔ تو جب ایسے لوگوں پر عذاب آتا ہے تو سب پر آتا ہے۔ ماشا کوئی نہیں بچ سکتا زلزلہ آئے گا تو سارے دبیں گے سیلاب آئے گا تو سارے بہیں گے نیک بد کی تمیز نہیں ہوگی پتھر برسے تو سب تباہ ہوں گے البتہ قیامت والے دن اپنی اپنی نیت کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

شاہِ حبشہ کا خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے لشکر کشی کرنا :

بخاری شریف میں حدیث آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حبشہ کے بادشاہ کی سربراہی میں جس کا قد چھوٹا اور ٹانگیں بڑی ہوں گی ایک لشکر آئے گا کعبۃ اللہ کو گرانے کے لئے جب یہ لشکر بیداء کے مقام پر پہنچے گا جو مکہ مکرمہ سے باہر ایک میدان ہے تو اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا اس میں کچھ لوگ بچ کر کعبۃ اللہ میں پہنچ جائیں گے گرانے کے لئے وہ جب کعبۃ اللہ کو گرانا شروع کریں گے تو اللہ تعالیٰ اسرافیلؑ کو حکم دیں گے کہ صور پھونک دو اور قیامت برپا ہو جائے گی معلوم ہوا کہ جب تک کعبۃ اللہ موجود ہے دنیا قائم ہے اور جب کعبۃ اللہ نہیں رہے گا دنیا بھی نہیں رہے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سوال کیا کہ حضرت وہ سارے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! کہنے لگیں حضرت ان میں وہ بھی تو ہوں گے کہ جن کو وہ ظالم جبراً لائے ہوں گے اور ان کی نیت کعبۃ اللہ کو گرانا اور اس کی توہین کرنا نہیں ہوگی؟ فرمایا ان کو بھی زمین میں دھنسا دیا جائے گا مگر قیامت والے دن اپنی اپنی نیت کے مطابق

اٹھائے جائیں گے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَاتَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (پارہ ۱۲ : ہود)۔ ظالموں کے پاس نہ رہو اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو تم بھی نہیں بچ سکو گے فرمایا...... هَلْ يُهْلَكُ نہیں ہلاک کی جائے گی۔ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ مگر وہ قوم جو ظالم ہے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ مگر خوشخبری سنانے والے کہ ایمان لاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے گی قبر کے عذاب سے بچ جاؤ گے میدانِ محشر میں کامیابی ہوگی پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جاؤ گے اور جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ وَمُنْذِرِيْنَ اور ڈرانے والے کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے اور اچھے اعمال نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا دنیا میں بھی عذاب آئے گا اور قبر میں بھی عذاب ہوگا میدان محشر میں ناکام ہو گے اور پل صراط سے گزرتے ہوئے گر کر جہنم میں جاؤ گے اور ہمیشہ دوزخ میں رہو گے۔

ہدایت کا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا :

اللہ تعالیٰ ناراض ہوں تو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اِنَّكَ لَاتَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (پارہ : ۲۰ ، قصص)۔ اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے اس کو جس کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے پیغمبروں کا کام ہے ڈرانا اور خوشخبری دینا۔ فَمَنْ اٰمَنَ پس جو شخص ایمان لایا وَاَصْلَحَ اور اس نے اصلاح کر لی۔ عمل کے ساتھ محض ایمان نہیں تم جہاں بھی پڑھو گے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر ضرور ہوگا۔

’’خوف‘‘ اور ’’حزن‘‘ میں فرق :

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہ خوف ہوگا ان پر وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ خوف کا تعلق آئندہ کے ساتھ ہوتا ہے کہ جب وہ جنت میں جائیں گے تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا کہ ہم مرجائیں گے یا بیمار ہوں گے یا جنت سے نکالے جائیں گے اور حزن اور غم ہوتا ہے گزشتہ چیز پر تو جنت میں داخل ہونے کے بعد یہ غم نہیں ہوگا کہ کاش کہ ہم ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے کیونکہ یہ تو وہ تمام کر کے آئے ہوں گے تو وہ اپنے کیے پر مطمئن ہوں گے۔ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتوں کو يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ پہنچے گا ان کو عذاب، قبر میں بھی اور دوزخ میں بھی بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ پرسوں کے سبق میں بیان ہوا تھا کہ مشرکوں کا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر صفا کی پہاڑی سونا بن جائے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف تھا۔

دنیا کے ہوتے ہوئے بھی فقر وفاقہ کو ترجیح دینا :

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے اعلان کروایا فرمایا...... قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ آپ کہہ دیں میں نہیں کہتا تمہیں عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں، میں خزانوں کا مالک ہوں آپ ﷺ نے تو بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ دو دو تین تین مہینے آپ ﷺ کے چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی مہمان آتا تو ساتھیوں سے پوچھتے کہ اس کی خدمت کون کرے گا؟ جو ذمہ لیتا وہ مہمان کو ساتھ لے جاتا۔

آپ ﷺ کے مہمان کا عجیب واقعہ :

چنانچہ ایک دفعہ ایک مہمان آیا آپ ﷺ نے عادت مبارک کے مطابق پوچھا کہ مہمان کی خدمت کون کرے گا مگر مہمان بول پڑا اور کہنے لگا کہ حضرت میں آپ کا مہمان ہوں آپ ﷺ نے اپنے خادم کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ عائشہؓ کے پاس ان سے جا کر کہو کہ گھر میں جو چیز کھانے کی ہے بھیج دو انہوں نے جواب دیا کہ گھر نہ آٹا ہے نہ دانے ہیں نہ کھجوریں ہیں نہ دودھ ہے کوئی چیز کھانے کی گھر میں نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی بیک وقت نو بیویاں اور دو لونڈیاں تھیں تمام حجروں سے پتہ کرایا مگر کسی بیوی کے حجرے سے ایک مہمان کا کھانا نہ مل سکا نمازی بیٹھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمام گھروں سے دریافت کیا ہے۔ میرے کسی گھر سے ایک مہمان کا کھانا نہیں مل سکا آپ حضرات میں سے کوئی ہے جو یہ قربانی دے اور میرے مہمان کو کھانا کھلا دے حضرت ابو طلحہؓ نے کہا حضرت میں حاضر ہوں سوچو بھئی! کہ جو دنیا کے خزانوں کے مالک ہوں دوسروں کو کہتے ہیں کہ میرے مہمان کو کھانا کھلا دو۔

ایک سائل کا آپ ﷺ کے ساتھ عجیب سلوک :

ایک موقع پر ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا آپ ﷺ نے اس کو دے دیا کچھ وقفے کے بعد پھر وہ آیا اس وقت بھی جو آپ کے پاس تھا اس کو دے دیا کچھ وقفے کے بعد پھر وہ آیا اس وقت آپ ﷺ کے پاس کچھ نہیں تھا فرمایا کہ آج میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تھا وہ جذباتی کہنے لگا میرے واسطے تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا...... يَغْضَبُ عَلَيْنَا عَلَىٰ اَلَّا اَجِدُ مَا اُعْطِيْهِ اللہ تعالیٰ کا بندہ اس لئے غصہ کرتا ہے کہ میرے پاس دینے کے لئے شئی کوئی نہیں ہے۔

کیا خزانوں کے مالک کے پاس ایک سائل کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا؟ خزانوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور دوسرا اعلان کرنا ہے کہ.........

علام الغیوب صرف اور صرف ذاتِ باری تعالیٰ کا ہونا :

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور میں نہیں جانتا غیب اس آیت کریمہ میں صراحت کے ساتھ آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ میں غیب نہیں جانتا البتہ آپ ﷺ نے غیب کی خبریں بتائی ہیں جس طرح کہ پارہ : ۱۲ سورہ ہود میں آتا ہے.....تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ ﷺ کی طرف بھیجتے ہیں۔ ایک مقام میں آتا ہے..... ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ (پارہ : ۳ ، آل عمران)۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے اس کو ہم آپ ﷺ کی طرف وحی کرتے ہیں۔تو اَنْبَآءِ الْغَیْبِ کا معنٰی ہے غیب کی خبریں۔تو غیب اور چیز ہے اور غیب کی خبریں اور چیز ہے۔

اخبار و قصص کا آپ ﷺ کو بتایا جانا :

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو غیب کی خبریں بتائی ہیں کہ مثلاً پہلے پیغمبر اس طرح آئے انہوں نے اس طرح وعظ کیا قوموں کو سمجھایا جب قوموں نے نہ مانا تو وہ اس طرح تباہ ہوئیں اور لوگوں کے ساتھ کیا کیا حالات پیش آئے۔اسی طرح قیامت تک کی موٹی موٹی خبریں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتائیں۔مثلاً یہ کہ دجال ظاہر ہوگا اور حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور یاجوج اور ماجوج کی قوم ظاہر ہوگی اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ قبر میں یہ کچھ ہوگا اور میدانِ محشر میں یہ یہ حالات پیش آئیں گے جنت میں یہ ہوگا اور دوزخ میں یہ ہوگا اجمالی طور پر آپ ﷺ نے ان حالات سے آگاہ

فرمایا ہے۔ یہ تمام غیب کی خبریں ہیں اور غیب کی خبریں جتنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی ہیں وہ کسی اور پیغمبر کو نہیں بتلائیں۔

علم غیب کا معنیٰ :

اور ایک ہے علم غیب، علم غیب تو ایک ذرہ بھی کسی کے پاس نہیں ہے۔ علم غیب خاصہ خداوندی ہے۔ وہ کسی نبی ولی کو حاصل نہیں ہے۔

تبلیغ دین کیلئے جانیوالے وفد کا قصہ :

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے۔ روایت ہے بخاری شریف کی کہ آپ ﷺ کے پاس مختلف قبیلوں کے لوگ آئے کہ آپ ﷺ اپنے ساتھی ہمارے ساتھ بھیجیں تا کہ وہ ہمیں دین کی تعلیم دیں مگر وہ آنے والے لوگ مکار تھے پہلے تو ان کی بولیاں اور تھیں مگر جب وہ اپنے اپنے علاقے کے قریب پہنچے تو ان کی بولیاں بدل گئیں۔ صحابہ کرامؓ کو بھی شک گزرا کہ پہلے تو ان کا مزاج اور تھا اور اب اندازِ گفتگو بدل گیا ہے۔ ان میں ایک لنگڑے صحابی تھے حضرت کعب بن یزیدؓ اگر چہ وہ بھاگ تو نہیں سکتے تھے مگر وہ کہیں چھپ گئے اور باقی انہتر آدمیوں کو انہوں نے شہید کر دیا شہادت سے پہلے ان حضرات نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّکَ (ﷺ) اے اللہ! ہماری اس مظلومیت کی خبر اپنے نبیؐ کو پہنچا دے کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ فَجَآءَ جِبْرَائِیْلُ فَاَخْبَرَ النَّبِیَّ (ﷺ) پس حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی کہ تمہارے ساتھی دھوکے کے ساتھ شہید کر دیئے گئے ہیں چنانچہ آپ ایک ماہ تک پریشان رہے اگر آپ ﷺ کو علم ہوتا تو اپنے ساتھیوں کو ان کے ساتھ کبھی نہ بھیجتے۔

کھانے کا آپ ﷺ کے ساتھ کلام کرنا :

اور سنئے! ہجرت کے ساتویں سال خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے سازش کی کہ آپ ﷺ کی دعوت کی جائے اور کھانے میں زہر ڈال کر ان کا کام تمام کردیا جائے تا کہ ہماری جان چھوٹ جائے۔ چنانچہ زینب بنت الحارث نامی ایک یہودی عورت نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی اور بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا پہلا لقمہ کھانے کے بعد آپ ﷺ کو معلوم ہوا (بلکہ گوشت کے ٹکڑے نے بول کر کہا کہ حضرت مجھ میں زہر ہے مت کھایئے)۔(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۶۴ ۔ مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۴۲) کہ اس میں زہر ہے۔اور اگر چہ بحمد اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے حق میں اس کا ناپاک ارادہ پورا نہ ہو سکا لیکن آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت بشر بن براء بن معرور جانبر نہ ہو سکے۔ (ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۶۴ و مستدرک ج ۳ ص ۲۱۹)۔اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو علم غیب نہ تھا ورنہ آپ ﷺ ایک صحابی کو بھی نہ مرنے دیتے۔لہٰذا بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ دو چیزیں الگ الگ ہیں ایک ہے علم غیب یہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور ایک ہے غیب کی خبریں وہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کو دی ہیں اور فرمایا یہ اعلان بھی کرنا ہے...... وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ اور میں نہیں کہتا تمہیں کہ میں فرشتہ ہوں میں آدمؑ کی اولاد ہوں اور پندرہویں پارے میں ہے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّىْ اے پیغمبر! آپ اعلان کردیں میرا پروردگار پاک ہے هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا نہیں ہوں میں مگر بشر رسول اور سورۃ کہف میں ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ آپ ﷺ کہہ دیں پختہ بات ہے میں تمہارے جیسا انسان ہوں یہ قرآن کریم تمہارے سامنے ہے۔خود فیصلہ کرلو کہ آپ انسان تھے یا ملک نوری تھے۔

”آپ ﷺ کا سایہ مبارکہ“ دلائل کی روشنی میں :

مگر وہ فرقے بھی موجود ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں آپ ﷺ کو بشر نہ کہو کیونکہ آپ ﷺ نور ہیں اور دلیل دیتے ہیں کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا یہ بات ان کی بالکل غلط ہے۔ میں نے اپنی کتاب تنقید متین میں صحیح روایت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ تھا اس کتاب کا مطالعہ کر لیں۔ اور جو روایت یہ لوگ پیش کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا اس روایت میں ایک راوی ہے عبدالرحمن بن قیس زعفرانی یہ راوی رافضی تھا اس کے متعلق محدثین کرامؒ فرماتے ہیں...... کَذَّابٌ خَبِیْثٌ یَضَعُ الْحَدِیْثَ پرلے درجے کا جھوٹا اور خبیث راوی تھا جعلی حدیثیں بناتا تھا تو یہ کذاب اور خبیث راوی کی حدیث ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں صحیح روایات میں موجود ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ تھا۔

دنیا میں آپ ﷺ کو جنت و دوزخ کا نظارہ ہونا :

چنانچہ ایک روایت میں ہے حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا (ترجمہ) آنحضرت ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا پھر پیچھے ہٹا لیا پس ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو اس نماز میں ایسی کارروائی کرتے دیکھا ہے جو آپ ﷺ نے اس سے قبل نہیں کی فرمایا ہاں مجھ پر بلاشبہ جنت پیش کی گئی تو میں نے اس میں اونچے درخت دیکھے جن کے گچھے نیچے کو جھکے ہوئے تھے تو میں نے ارادہ کیا کہ ان سے کچھ لے لوں پس میری طرف وحی آئی کہ پیچھے ہٹ جاسو میں پیچھے ہٹ گیا اور مجھ پر دوزخ پیش کی گئی اور میرے اور تمہارے درمیان تھی یہاں تک کہ اس آگ کی روشنی میں رَاَیْتُ ظِلِّیْ وَظِلَّکُمْ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا پس میں

نے تمہیں اشارہ کیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ سو میری طرف وحی آئی کہ ان کو ان کی جگہ نکارہنے دے۔ کیونکہ تو نے اسلام قبول کیا اور انہوں نے بھی، تو نے بھی ہجرت کی اور انہوں نے بھی، تو نے بھی جہاد کیا اور انہوں نے بھی، پس میں تیری ان پر بجز نبوت کے اور کوئی فضیلت نہیں دیکھتا پس میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ میری امت میرے بعد فتنوں میں مبتلا ہوگی (مستدرک حاکم : ج ۴ ص ۴۵۶)۔ اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ تھا جس طرح کہ صحابہ کرامؓ کا سایہ تھا آپ ﷺ بشر تھے۔

لوازماتِ بشریہ کا آپ ﷺ کے بشر ہونے پر دلالت کرنا :

اور تمام لوازمات بشریہ آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ ﷺ کو بھوک پیاس بھی لگتی تھی گرمی سردی بھی لگتی تھی بیمار اور تندرست بھی ہوتے تھے۔ بخاری شریف میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب کیا کیونکہ آپ ﷺ کی کمر اور گھٹنوں میں اتنا درد تھا کہ آپ ﷺ بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ کیا فرشتوں کی کمر میں بھی درد ہوتا ہے اور ان کے گھٹنوں میں بھی تکلیف ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے اعلان کروایا کہ آپ ﷺ کہہ دیں کہ میں نوری فرشتہ نہیں ہوں انسان ہوں بشر ہوں ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رتبہ عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ رتبہ اور مقام اور چیز ہے اور ذات اور چیز ہے۔ فرمایا...... اِنْ اَتَّبِعُ میں نہیں پیروی کرتا اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مگر اس چیز کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ میں قرآن کی پیروی کرتا ہوں حدیث کی پیروی کرتا ہوں۔ قُلْ آپ کہہ دیں هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ کیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا۔ جس طرح یہ برابر نہیں ہیں اسی طرح مومن اور کافر بھی برابر نہیں ہیں موحد اور مشرک برابر نہیں ہیں سنت پر چلنے والا اور مشرک برابر

نہیں ہیں۔ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے۔ کتنی موٹی اور واضح باتیں تمہارے سامنے ہیں۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۵۱) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۵۲) وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ (۵۳) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۵۴) وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ (۵۵)

لفظی ترجمہ :

وَاَنْذِرْ بِهٖ اورآپ ڈرائیں اس قرآن کے ذریعے الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ

ان لوگوں کو جو خوف کھاتے ہیں اَنْ یُّحْشَرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اس بات سے کہ
ان کو جمع کیا جائے گا ان کے رب کے پاس لَیْسَ لَهُمْ نہیں ہوگا ان کے لئے
مِّنْ دُوْنِهٖ اللہ تعالیٰ کے ورے وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ کوئی حمایتی اور نہ کوئی
سفارشی لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ تاکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ اور مجلس سے دھکیل کر نہ نکال ان لوگوں کو یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
جو پکارتے ہیں اپنے رب کو بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ پہلے پہر اور پچھلے پہر
یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَیْءٍ نہیں ہے آپ پر ان کے حساب میں سے کچھ بھی وَمَا مِنْ حِسَابِکَ
عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ اور نہیں ہے آپ کے حساب میں سے ان پر کوئی شئی
فَتَطْرُدَهُمْ پس آپ ان کو دھکیل دیں فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تو ہو جائیں
گے آپ ناانصافوں میں سے وَکَذٰلِکَ فَتَنَّا اور اسی طرح ہم نے آزمائش
میں ڈالا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعض کو بعض کے ذریعے لِیَقُوْلُوْآ تاکہ کہیں وہ
اَهٰٓؤُلَآءِ کیا یہ لوگ ہیں مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْ بَیْنِنَا جن پر اللہ تعالیٰ نے
احسان کیا ہمارے درمیان سے اَلَیْسَ اللّٰهُ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بِاَعْلَمَ
بِالشّٰکِرِیْنَ خوب جاننے والا شکر گزاروں کو وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ اور
جب آئیں آپ کے پاس وہ لوگ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا جو ایمان رکھتے ہیں ہماری
آیتوں پر فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ پس آپ کہیں سلام ہو تم پر کَتَبَ رَبُّکُمْ

لکھی تمہارے رب نے عَلٰی نَفْسِهِ اپنی ذات پر الرَّحْمَةَ رحمت اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءً بے شک شان یہ ہے جو شخص تم میں سے عمل کرے گا برا بِجَهَالَةٍ نادانی کے ساتھ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر اس نے توبہ کی اس کے بعد وَاَصْلَحَ اور اس نے اصلاح کی فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ہم تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں آیتیں وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ اور تاکہ خوب روشن ہو جائے مجرموں کا راستہ۔

ربط آیات :

اس سے پہلی آیت کریمہ میں تھا کہ میں نہیں پیروی کرتا مگر اس چیز کی جو میری طرف وحی کی گئی ہے اب فرمایا کہ اس وحی قرآن کے ذریعے لوگوں کو ڈرائیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَاَنْذِرْ بِهِ اور آپ ڈرائیں اس قرآن کے ذریعے الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ان لوگوں کو جو خوف کھاتے ہیں اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اس بات سے کہ ان کو جمع کیا جائے گا ان کے رب کے پاس یعنی رب تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی۔

قرآن سمجھنے اور سمجھانے کی فضیلت :

یاد رکھنا! قرآن کریم کو سمجھنا اور پھر آگے سمجھانا بہت بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو جہادِ کبیر فرمایا ہے چنانچہ سورۃ الفرقان میں ہے وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا اور جہاد کریں انکے ساتھ قرآن کریم کے ذریعے بڑا جہاد۔ تو یہاں جہادِ کبیر سے مراد قرآن کریم کی تعلیم ہے اور اس کا سمجھنا سمجھانا مراد ہے قرآن کریم کی نشر و اشاعت کرنا

مراد ہے اور کافروں کے ساتھ جہاد بالسیف کرنا جہادِ اصغر ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے ذریعے جہاد کرنا جہادِ کبیر ہے۔ لہٰذا تم بھی یہ جہاد کیا کرو اس طرح کہ جو تم پڑھتے ہو اس کو گھروں میں جا کر پڑھایا اور سنایا کرو تو فرمایا کہ ان کو رب تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ لَیْسَ لَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ نہیں ہوگا ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ورے کوئی حمایتی اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی کوئی حمایت نہیں کر سکے گا اور اس کے حکم کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا وَّلَا شَفِیْعٌ اور نہ کوئی سفارشی ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی سفارش بھی نہیں کر سکے گا۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر سفارش کرے۔ آنحضرت ﷺ میدانِ محشر میں تمام مخلوق کے لئے سفارش کریں گے تو آپ ﷺ سجدے میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف حمد وثنا کریں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہوگی پھر سفارش کریں گے، فرمایا...... لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ تاکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ کفر سے شرک سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔

کفارِ قریش کو دعوت دینے کا خصوصی انداز :

آگے ایک واقعہ بیان ہوا ہے وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے پروگرام بنایا کہ مکہ مکرمہ کے سرداروں سے براہِ راست ملاقات کی جائے اور ان کو توحید کی، اسلام کی، دین کی دعوت دی جائے ان میں سے بعضوں نے وقت تو دیا مگر آپ ﷺ کی دعوت دین کو قبول نہ کیا اور بعضوں نے وقت ہی نہ دیا اور بہانے بنائے کہ مثلاً سویا ہوا ہے یا یہ کہہ دیا کہ بیمار ہے یا گھر میں نہیں ہے مگر ایک دوسرے موقعہ پر سردارانِ قریش نے آپس میں مشورہ کیا کہ خود اس کے پاس چلتے ہیں اور الٹے سیدھے

مطالبات کر کے اس کو پریشان کرتے ہیں مگر اس کی کوئی بات نہیں مانی۔ آپ ﷺ کی مجلس میں غرباء صحابہ کرامؓ بیٹھے رہتے تھے ان کا اپنا کوئی کاروبار نہیں تھا، نہ تجارت، نہ زراعت۔ صاحب حیثیت اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ان کو کھانا کھلا دیتے تھے اور یہ صرف آپ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتے تھے جیسے حضرت بلالؓ حضرت صہیبؓ حضرت خباب بن ارتؓ حضرت عمارؓ حضرت یاسرؓ حضرت ابوفکیہؓ اور مالی اعتبار سے کمزور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔

سرداران قریش کا تکبر وغرور :

یہ سرداران قریش آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے محمد (ﷺ)! آج ہم آپ کی بات سننے کے لئے آئے ہیں مگر ہماری شرط یہ ہے کہ ہم سرداران کمی (گھٹیا) (معاذ اللہ) قسم کے لوگوں میں بیٹھ کر بات نہیں سنیں گے پہلے ان کو مجلس سے اٹھاؤ پھر ہم بات سنیں گے۔ آنحضرت ﷺ کے دل میں محض خیال ہی پیدا ہوا تھا کہ میں ان لوگوں کی تلاش میں تھا یہ لوگ ملتے نہیں تھے اور آج یہ خود بخود آگئے ہیں لہٰذا ان کے مطالبے کے پیش نظر تھوڑی دیر کے لئے ان ساتھیوں کو مجلس سے اٹھادوں اور یہ میری بات سن لیں تو حرج والی بات نہیں ہے۔ اور شرعی اور فقہی طور پر اس بات کی اجازت بھی ہے کہ مثلاً کوئی استاد اپنے شاگردوں میں سے کسی کو مجلس سے اٹھادے تو وہ اس کا مجاز ہے پیر اگر اپنے مریدوں میں سے کسی کو مجلس سے اٹھادے تو اس کو یہ حق حاصل ہے۔ باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی بڑا آدمی اپنے ماتحت کو مجلس سے اٹھادے کسی خاص بات کے لئے تو اس کو یہ حق حاصل ہے۔ تو جب ان حضرات کو یہ حق حاصل ہے تو آنحضرت ﷺ کو تو یہ حق کروڑ درجے زیادہ حاصل ہے آپ ﷺ کا حق بہت زیادہ ہے۔ لیکن رب تعالیٰ کی رحمت نے

گوارہ نہ کیا کہ آپ ﷺ یہ حق استعمال فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمان غرباء کی حوصلہ افزائی کرنا :

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ اور مجلس سے دھکیل کر نہ نکال ان لوگوں کو يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ پہلے پہر اور پچھلے پہر، اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے سے ان کا مقصود کیا ہے؟ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ نہیں ہے آپ پر ان کے حساب میں سے کچھ بھی وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہیں ہے آپ کے حساب میں سے ان پر کوئی شئی وہ اپنا حساب دیں گے اور آپ اپنا حساب دیں گے۔ فَتَطْرُدَهُمْ پس آپ ان کو دھکیل دیں فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تو ہو جائیں گے آپ ناانصافوں میں سے۔

غرباء کو مجلس سے نہ اٹھانے میں حکمت :

اللہ تعالیٰ اپنی حکمتوں کو بہتر جانتا ہے اس لئے اس نے ایسا نہیں کرنے دیا لیکن اگر اس موقعہ پر ایسا ہو جاتا اور آپ ﷺ شرعی طور پر اٹھا دینے کے مجاز بھی تھے تو پھر قیامت تک امیر کی مجلس اور ہوتی اور غریب کی مجلس اور ہوتی اور غریب امیروں میں کبھی نہ بیٹھ سکتے اور لوگ اس واقعہ کو بطور سند کے پیش کرتے کہ آنحضرت ﷺ نے غریبوں کو مالدار کافروں کے لئے مجلس سے اٹھا دیا تھا۔

غیر مسلموں میں انتہاء درجے کی تفریق پسندی :

اور یہی خرابی آج کل یورپ میں ہے کہ کیا مجال ہے کہ سیاہ فام عیسائی سفید فام عیسائی کے گرجے میں داخل ہو سکے یعنی کالوں کے گرجے الگ ہیں اور گوروں کے

گرجے الگ ہیں کالوں کے سکول الگ ہیں اور گوروں کے سکول الگ ہیں۔ یہاں تک کہ کالا گورے کے ہسپتال سے علاج نہیں کرواسکتا کالا عیسائی گورے عیسائی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھاسکتا اور یہی گورے کالے جب مسلمان ہوجاتے ہیں تو اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھارہے ہوتے ہیں لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو بڑا تعجب کرتے ہیں اور اسلام آیا ہی اس تفریق کو مٹانے کے لئے ہے۔ کالوں کا خالق بھی رب ہے اور گوروں کا خالق بھی رب ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے گوارہ نہ کیا کہ غریبوں کو مجلس سے اٹھایا جائے فرمایا ان کا جی چاہتا ہے تو آپ کی بات سنیں اور اگر نہیں چاہتا تو نہ سنیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا اور اسی طرح ہم نے آزمائش میں ڈالا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعض کو بعض کے ذریعے۔ کسی کو مال دیا کسی کو شکل وصورت عطا فرمائی کسی کو قدر، کسی کو اولاد، کسی کو کچھ اور کسی کو کچھ دیا۔ لِيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ تاکہ کہیں وہ لوگ کیا یہ لوگ ہیں مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہمارے درمیان سے۔

کفار کا اعتراض :

کافر کہتے تھے کہ اسلام اگر کوئی سچی چیز ہوتی تو ہمیں کیوں نہ سمجھ آتی صرف ان کو سمجھ آئی اور کیا اسلام کا احسان رب تعالیٰ نے صرف ان پر کیا ہے ہم پر نہیں کرسکتا تھا۔

جواب :

اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا اَلَيْسَ اللّٰهُ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ خوب جاننے والا شکر گزاروں کو۔ اللہ تعالیٰ ان کو جانتا ہے کہ یہ شکر گزار ہیں اور رب تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرتے ہیں گو کمزور ہیں تو کہاں یہ اور کہاں تمہارا تکبر اور غرور۔

ذاتِ باری تعالیٰ کا غرباء کی دلجوئی کرنا :

فرمایا...... وَإِذَا جَآءَ كَ الَّذِيْنَ اور جب آئیں آپ کے پاس وہ لوگ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا جو ایمان رکھتے ہیں ہماری آیتوں پر فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ پس آپ کہیں سلام ہو تم پر۔ یعنی ان کی دلجوئی کے لئے ان کو سلام کریں اللہ تعالیٰ نے غریبوں کے ساتھ کتنی ہمدردی فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کی شان ہے كَتَبَ رَبُّكُمْ لکھی تمہارے رب نے عَلٰى نَفْسِهِ اپنی ذات پر الرَّحْمَةَ رحمت۔ اور یہ اس کی رحمت ہی کا نتیجہ ہے کہ غریب کو مقام حاصل ہے، فرمایا...... اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءً ا بے شک شان یہ ہے جو شخص تم میں سے عمل کرے گا برا بِجَهَالَةٍ نادانی کے ساتھ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ پھر اس نے توبہ کی اس کے بعد وَاَصْلَحَ اور اس نے اصلاح کی۔

کون سی توبہ قابلِ قبول ہے؟ :

محض زبان سے توبہ توبہ کہنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جب تک آدمی سچے دل سے توبہ نہ کرے اس طرح کہ اپنی اصلاح کرے اور پھر وہ گناہ نہ کرے اور اگر صرف زبان سے توبہ توبہ کرتا رہے اور ساتھ ساتھ برائی بھی کرتا رہے یہ تو اللہ رب العزت کے ساتھ مذاق ہے۔

''جہالت'' کی تحقیق :

''جہالت'' کا لفظ آیا ہے کہ جہالت کی وجہ سے برائی کی تو جہالت کبھی ابتداء میں ہوتی ہے کہ علم نہیں تھا اور گناہ کر لیا۔ معلوم نہیں تھا کہ یہ گناہ ہے۔ اور ایک جہالت انتہاء کے اعتبار سے ہوتی ہے کہ مسئلے کا تو علم ہے یہ کام گناہ کا ہے مگر اس کی سزا سے واقف نہیں

ہے کہ اس گناہ پر یہ سزا ملتی ہے اور اگر اس کی سزا سے واقف ہوتا تو کبھی بھی گناہ کا ارتکاب نہ کرتا ان دونوں جہالتوں کا اعتبار ہے۔ فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ہم تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں آیتیں۔ کیوں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں؟ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ اور تاکہ خوب روشن ہو جائے مجرموں کا راستہ۔ حق و باطل کا امتیاز ہو جائے توحید اور شرک کا فرق واضح ہو جائے سنت اور بدعت کے درمیان امتیاز ہو جائے اور کوئی شخص غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَ کُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (۵۶) قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ کَذَّبْتُم بِهٖ مَا عِنْدِیْ مَآ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ (۵۷) قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ (۵۸) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (۵۹) وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُم بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰی اَجَلٌ مُّسَمًّی ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُکُم بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۶۰)

لفظی ترجمہ :

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ آپ (ﷺ) کہہ دیں مجھے منع کیا گیا ہے اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ اس بات سے کہ میں عبادت کروں تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ جن کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَ كُمْ آپ (ﷺ) کہہ دیں میں نہیں پیروی کروں گا تمہاری خواہشات کی قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا تحقیق میں تو اس وقت بہک جاؤں گا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ اور نہیں ہوں گا میں ہدایت پانے والوں میں سے قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ آپ (ﷺ) کہہ دیں میں بے شک واضح دلیل پر ہوں مِّنْ رَّبِّیْ اپنے رب کی طرف سے وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ اور تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ نہیں ہے میرے پاس وہ چیز جس کی تم جلدی کرتے ہو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہیں ہے حکم مگر اللہ تعالیٰ کے لئے یَقُصُّ الْحَقَّ وہ بیان کرتا ہے حق کو وَهُوَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ آپ (ﷺ) کہہ دیں بے شک اگر میرے پاس ہوتی مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز جس کی تم جلدی کرتے ہو لَقُضِیَ الْاَمْرُ تو البتہ فیصلہ کر دیا جاتا معاملے کا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ میرے اور تمہارے درمیان. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہی ہیں غیب کی چابیاں لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ نہیں جانتا ان کو کوئی مگر صرف وہی

وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور سمندر میں ہے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اور نہیں گرتا کوئی پتہ اِلَّا يَعْلَمُهَا مگر وہ اس کو جانتا ہے وَلَا حَبَّةٍ اور نہ کوئی دانہ فِى ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ زمین کی تاریکیوں میں ہے وَلَا رَطْبٍ اور نہ کوئی تر چیز وَّلَا يَابِسٍ اور نہ کوئی خشک چیز اِلَّا فِى كِتَابٍ مُّبِيْنٍ مگر وہ اس کتاب میں ہے جو واضح کرنے والی ہے وَهُوَ الَّذِىْ اور وہ، وہ ذات ہے يَتَوَفّٰكُمْ بِاللَّيْلِ جو وفات دیتا ہے تمہیں رات کو (یعنی نیند دیتا ہے رات کو) وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور وہ جانتا ہے جو تم کماتے ہو دن کو ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ پھر وہ اٹھاتا ہے تم کو لِيُقْضٰى تا کہ طے کیا جائے اَجَلٌ مُّسَمًّى مقررہ میعاد کو ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ پھر اسی کی طرف ہے تمہارا لوٹنا ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ پھر وہ تمہیں بتلائے گا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وہ کام جو تم کرتے تھے۔

ربط :

مشرکین کے عقائد کے خلاف جب مسائل بیان کیے جاتے تو ان کو بڑی تکلیف ہوتی اور اس سے ان کو بڑا صدمہ ہوتا۔ مسائل حقہ سے ان کو بڑی ضد اور چڑتھی۔ خصوصاً مسئلہ الٰہ سے کہ جب کہا جاتا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو ان کے دماغ میں چوٹ لگتی سورۃ الصّٰفّٰت میں ہے اِنَّهُمْ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ بے شک جب ان کو کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے کوئی معبود نہیں ہے کوئی مسجود نہیں ہے، کوئی حاجت روا مشکل کشا نہیں ہے، کوئی فریادرس نہیں ہے، کوئی دستگیر نہیں ہے تو اکڑتے ہیں،

تکبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا کیا اس نے سب خداؤں کو ایک خدا بنا دیا ہے۔

کفار کے وفد کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا اور سوال کرنا :

اسی سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مکرمہ کے سرداروں کا ایک وفد آیا وفد خاصا بڑا تھا کہ اس میں ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی شریک تھا اور کچھ آدمی دیکھا دیکھی ساتھ مل گئے اور کچھ حضرات آپ کے پاس پہلے سے بیٹھے تھے ان کے متکلم نے گفتگو شروع کی کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ مکرمہ میں لوگ بڑے پیار سے رہ رہے تھے۔ کوئی لڑائی جھگڑا اور اختلاف نہیں تھا جس دن سے آپ نے لاَاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی رٹ لگائی ہے اس دن سے گھر گھر جھگڑا شروع ہو گیا ہے کہ باپ بیٹے کے خلاف ہے بھائی، بھائی کے خلاف ہے، بیوی خاوند میں اختلاف ہے، اور خسر اور داماد میں اختلاف ہے اور اس اختلاف کے ذمہ دار صرف آپ ہیں ہم اور طریقے سے بھی علاج کر سکتے ہیں مگر مل بیٹھ کر مسئلہ حل ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے کہ وقت صلح صفائی سے پاس ہو جائے آپ اس طرح کریں کہ ہمارے خداؤں کو تسلیم کر لیں کہ ان سے حاجتیں مانگیں اور ہم آپ کے اللہ کو پکاریں گے اور اس سے حاجتیں طلب کریں گے۔

اللہ رب العزت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب :

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر! آپ ان کو جواب دیں...... قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں مجھے منع کیا گیا ہے اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ اس بات سے کہ میں عبادت کروں تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ جن کو تم پکارتے ہو حاجت روا مشکل کشا سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں میں نہیں

پیروی کروں گا تمہاری خواہشات کی، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور الٰہ بناؤں تو قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا تحقیق میں تو اس وقت بہک جاؤں گا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اور نہیں ہوں گا میں ہدایت پانے والوں میں سے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے نبی بنایا اور قرآن نازل فرمایا ہے۔ لہٰذا میں تمہاری بات کس طرح مان سکتا ہوں؟ اور یہ بات آپ حضرات اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ کافروں کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تھا کہ ہم آپ کو نبی ماننے کے لئے تیار ہیں اگر آپ صفا پہاڑی کو سونا بنادیں اور یہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا۔ اس وفد میں سے ایک نے کہا کہ خوشی تو آپ دکھا نہیں سکے نہ آپ کی سونے کی کوئی کوٹھی ہے، نہ باغ ہے، نہ پانی کے چشمے ہیں، چلو پھر جس عذاب کی تم دھمکی دیتے ہو وہی لے آؤ تاکہ تمہارے لئے میدان صاف ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... قُلْ اِنِّىْ عَلٰى بَيِّنَةٍ آپ (ﷺ) کہہ دیں میں بے شک واضح دلیل پر ہوں مِّنْ رَّبِّىْ اپنے رب کی طرف سے وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ اور تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے مَا عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ نہیں ہے میرے پاس وہ عذاب جس کی تم جلدی کرتے ہو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہیں ہے حکم مگر اللہ تعالیٰ کے لئے يَقُصُّ الْحَقَّ وہ بیان کرتا ہے حق کو وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِىْ آپ (ﷺ) کہہ دیں بے شک اگر میرے پاس ہوتی مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز جس کی تم جلدی کرتے ہو لَقُضِىَ الْاَمْرُ تو البتہ فیصلہ کر دیا جاتا معاملے کا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ میرے اور تمہارے درمیان۔ اگر میرے پاس عذاب ہوتا تو جب تم نے پہلی مرتبہ انکار کیا تھا اس وقت تم پر نازل کر دیتا مگر رحمت بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور عذاب بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات میں سے ایک رتی کے

برابر بھی کسی کو کچھ نہیں دیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

کفار کا دوسرا سوال :

پھر انہوں نے گفتگو کا رخ بدلا اور کہنے لگے کہ دیکھو نہ تم صفا کو سونا بنا سکے اور نہ ہی تم عذاب لانے پر قادر ہو اور عذاب کی دھمکیاں بھی دیتے ہو چلو پھر ہمیں عذاب کا وقت ہی بتا دو۔ آگے اس بات کا جواب ہے فرمایا.....

جواب :

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہی ہیں غیب کی چابیاں۔ غیب کے خزانے اور غیب کی چابیاں رب تعالیٰ کے پاس ہیں لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ نہیں جانتا ان کو کوئی مگر صرف وہی۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم پر عذاب کب آئے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا وقت بھی نہیں بتایا۔

"مَفَاتِحُ" کی تحقیق :

مَفَاتِحُ ، مِفْتَحٌ کی جمع بھی بن سکتی ہے، اور مِفْتَحٌ کے معنی ہیں "چابی" تو معنی ہوں گے چابیاں رب تعالیٰ کے پاس ہیں اور مَفْتَحٌ کی جمع بھی بن سکتی ہے اور مَفْتَحٌ کے معنی ہیں خزانہ تو اس وقت معنی بنے گا کہ غیب کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور اس سے پہلے رکوع میں تم پڑھ چکے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے اعلان کروایا کہ۔ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور میں اعلان کرتا ہوں کہ میں غیب نہیں

جاننا۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہے وہ (اللہ) جو کچھ خشکی میں ہے اور سمندر میں ہے۔

بغیر اذنِ الٰہی کے ایک پتے کا بھی حرکت نہ کرسکنا :

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اور نہیں گرتا کوئی پتہ کسی درخت سے اِلَّا يَعْلَمُهَا مگر وہ اس کو جانتا ہے وہ رب تعالیٰ کے علم میں ہے دنیا میں بے شمار درخت ہیں کسی کے پتے چوڑے ہیں کسی کے لمبے ہیں کسی کے موٹے ہیں کسی کے پتلے ہیں جب بھی کوئی گرتا ہے رب تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ وَلَا حَبَّةٍ اور نہ کوئی دانہ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ زمین کی تاریکیوں میں ایسا ہے جو رب تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وَلَا رَطْبٍ اور نہ کوئی تر چیز وَّلَا يَابِسٍ اور نہ کوئی خشک چیز اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ مگر وہ اس کتاب میں ہے جو واضح کرنے والی ہے۔

کتابِ مبین سے مراد :

کتابِ مبین سے مراد لوحِ محفوظ ہے، اور لوحِ محفوظ اللہ تعالیٰ کے علم کا کروڑواں حصہ بھی نہیں ہے کیونکہ لوحِ محفوظ میں تو دنیا کی تخلیق سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک کی تمام چیزیں درج ہیں اس سے پہلے کی اور دنیا کے فنا ہونے کے بعد کی باتیں ابدالآباد تک کی وہ لوحِ محفوظ میں نہیں ہیں اور وہ باتیں اس کی نسبت بہت زیادہ ہیں اور وہ تمام رب تعالیٰ کے علم میں ہیں۔

''نیند'' اللہ تعالیٰ کی نعمت :

وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ، وہ ذات ہے يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ جو وفات دیتا ہے رات کو

(یعنی نیند دیتا ہے رات کو)۔ نیند اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے۔ سورۂ نبا میں ہے وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا اور نیند کو ہم نے تمہارے لئے موجب آرام بنایا اگر آدمی کو تین چار گھنٹے نیند نہ آئے تو پاگل ہو جائے یا نیم پاگل تو ضرور ہو جائے۔ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور وہ جانتا ہے جو تم کماتے ہو دن کو کہ حلال کی ہے یا حرام کی ہے دین کی کمائی ہے یا دنیا کی سب رب تعالیٰ کے علم میں ہے ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ پھر وہ اٹھاتا ہے تم کو دن میں (صبح کے وقت) نیک بخت وہ لوگ ہیں جو بروقت اٹھتے ہیں۔

شیطان کی انسان کے ساتھ کارروائی :

بخاری شریف میں روایت آتی ہے کہ جب آدمی سوتا ہے تو شیطان اپنا منتر اور جادو پڑھ کر اس کے سر پر تین گرہیں لگاتا ہے اور کہتا ہے عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ سو جا رات لمبی ہے اگر سحر کے وقت اٹھ کر وضو کیا تو ایک گرہ کھل جائے گی نماز پڑھی۔ دوسری گرہ کھل گئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تیسری گرہ کھل گئی اور اگر نہ اٹھا تو يَبُوْلُ فِي اُذُنَيْهِ اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر کے چلا جاتا ہے اور جو شخص صبح سویرے اٹھتا ہے اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ طَيِّبُ نَفْسٍ اس کا نفس ہلکا پھلکا ہوتا ہے خوش خوش ہوتا ہے جو نہ اٹھا اور نماز قضا ہو گئی تو كَسْلَانَ خَبِيْثُ النَّفْس بڑا ست اور پلید نفس ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے پیشاب نے بھی تو اثر دکھانا ہے۔ لِيُقْضٰى تا کہ طے کیا جائے اَجَلٌ مُّسَمًّى مقررہ میعاد کو ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ پھر اسی کی طرف ہے تمہارا لوٹنا ایک دن قیامت کا دن آنے والا ہے تم نے رب تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے اللہ تعالیٰ کی سچی عدالت ہو گی۔

"خبر" دینے کا مطلب :

ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ پھر وہ تمہیں بتلائے گا بِمَا کُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ وہ کام جو تم کرتے تھے۔ خبر دینے کا مطلب یہ ہے کہ نیکی بدی کا پورا پورا بدلہ دے گا رب تعالیٰ نے توحید کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور حق پر قائم رہنے کے لئے بڑا زور دیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو توحید پر قائم رکھے اور آخرت کے لئے نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ (۶۱) ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ (۶۲) قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ج لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ (۶۳) قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ (۶۴) قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (۶۵) وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (۶۶) لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۶۷)

لفظ

لفظی ترجمہ:

وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ غالب ہے فَوْقَ عِبَادِهٖ اپنے بندوں پر وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً اور وہ بھیجتا ہے تم پر نگران حَتّٰى إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یہاں تک کہ جب آتی ہے تم میں سے کسی ایک پر موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اس کی جان نکالتے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور وہ کوتاہی نہیں کرتے ثُمَّ رُدُّوْا پھر وہ لوٹائے جاتے ہیں إِلَى اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی طرف مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ جو ان کا سچا آقا ہے أَلَا خبردار لَهُ الْحُكْمُ اسی کا حکم ہے وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ اور وہی ہے جلد حساب لینے والا قُلْ آپ کہہ دیں مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ کون تمہیں نجات دیتا ہے مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تَدْعُوْنَهٗ جس کو تم پکارتے ہو تَضَرُّعًا عاجزی سے وَّخُفْيَةً اور آہستہ آہستہ لَئِنْ أَنْجٰنَا البتہ اگر اس نے ہمیں بچالیا مِنْ هٰذِهٖ اس مصیبت سے لَنَكُوْنَنَّ البتہ ضرور ہو جائیں گے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ شکر گزاروں میں سے قُلْ آپ کہہ دیں اَللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا اللہ تعالیٰ ہی نجات دیتا ہے اس تکلیف سے وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ اور ہر قسم کی تکلیفوں سے ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ پھر تم شرک کرتے ہو قُلْ آپ کہہ دیں هُوَ الْقَادِرُ وہ اللہ تعالیٰ قادر ہے عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ اس بات پر کہ بھیجے تم پر عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ عذاب تمہارے اوپر سے أَوْ مِنْ

تَحتِ اَرْجُلِکُمْ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اَوْ یَلْبِسَکُمْ یا تمہیں خلط ملط کردے شِیَعًا مختلف فرقوں میں وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھائے تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ اُنْظُرْ دیکھ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ کیسے پھیر پھیر کر ہم بیان کرتے ہیں آیتوں کو لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ تاکہ وہ سمجھ جائیں وَکَذَّبَ بِهٖ اور جھٹلایا اس قرآنِ کریم کو قَوْمُکَ تیری قوم نے وَهُوَ الْحَقُّ حالانکہ وہ قرآنِ پاک حق ہے قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں لَّسْتُ عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ نہیں ہوں میں تم پر نگہبان لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ہر خبر کے لئے ایک ٹھکانہ ہے وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور عنقریب تم جان لوگے۔

مسئلہ توحید و شرک :

شرک کا رد اور توحید کا اثبات، یہ موضوع چلا آرہا ہے۔ توحید قرآن کے بنیادی مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور مسئلہ توحید اس وقت تک سمجھ نہیں آسکتا جب تک شرک کا مفہوم نہ سمجھا جائے اس لئے قرآن کریم میں دونوں چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔ شرک کا رد اور توحید کا اثبات، توحید یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور شرک کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مافوق الاسباب طریقے سے تعلق جوڑا جائے ارشادِ ربانی ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ غالب ہے فَوْقَ عِبَادِهٖ اپنے بندوں پر۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق پر غالب ہے اس کے حکم سے کوئی سرکشی نہیں کرسکتا۔

"حَفَظَةً" کی تحقیق :

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً اور وہ بھیجتا ہے تم پر نگران۔ حَفَظَةٌ، حَافِظٌ کی جمع مکسر ہے جس طرح كَفَرَةٌ كَافِرٌ کی جمع ہے اور فَجَرَةٌ فَاجِرٌ کی جمع ہے۔ ایک تفسیر کے مطابق نگران سے مراد کراما کاتبین ہیں جو نیکی بدی لکھتے ہیں سورۃ الانفطار میں آتا ہے وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ☆ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ☆ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اور حالانکہ تم پر نگران مقرر ہیں عالی قدر لکھنے والے جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ جانتے ہیں اور سورۃ "ق" میں آتا ہے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگران اس کے پاس تیار کھڑا ہے جو بات زبان سے نکلتی ہے وہ اسے فوراً لکھ لیتا ہے۔ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ایک فرشتہ دائیں کندھے پر ہے اور ایک بائیں پر موجود رہتا ہے۔ ہمیں ان فرشتوں کے بیٹھنے کا احساس نہیں ہے۔ ہلکے پھلکے رومال کا کندھے کو احساس ہوتا ہے چیونٹی کا کتنا وجود ہے اگر وہ بھی کندھے پر چڑھ جائے تو احساس ہو جاتا ہے مگر فرشتوں کے بیٹھنے کا ہمیں کوئی احساس نہیں ہے۔ حالانکہ جب فجر کی نماز شروع ہوتی ہے تو دو فرشتے آجاتے ہیں اور جب عصر کی نماز شروع ہوگی تو یہ چلے جائیں گے اور دوسرے دو آجائیں گے یہ چار فرشتے دن رات کے انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔ وہ اعمال، اقوال ہوں، چاہے افعال ہوں، یا اشارات ہوں انسان جو بھی نیکی بدی کرتا ہے وہ لکھتے ہیں اور جب ڈیوٹی تبدیل ہوتی ہے اور یہ فرشتے رب تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں رب تعالیٰ فرشتوں سے سوال کرتا ہے حالانکہ رب تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے مگر ایک طریقہ کار ہے اس کا كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ هُمْ يُصَلُّوْنَ وہ نماز میں مصروف تھے اور اب جب

ہم واپس آئے ہیں تو بھی نماز میں مصروف تھے۔اس لئے فجر اور عصر کی نماز کی بڑی اہمیت ہے۔کیونکہ اس وقت فرشتوں کی ڈیوٹی تبدیل ہوتی ہے۔

سوال :

اب سوال یہ ہے کہ انسان دل میں جو نیکی اور بدی کا ارادہ کرتا ہے اس کو فرشتے جانتے ہیں یا نہیں؟۔

جواب :

تو دلوں کے راز فرشتوں کو معلوم نہیں ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو عَلِیْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے۔

دل میں خوشبو یا بدبو کا پیدا ہونا :

تو پھر فرشتے نیکی والے ارادے کی نیکی کس طرح لکھتے ہیں؟اس کے متعلق امام غزالیؒ نقل فرماتے ہیں کہ انسان کے دل میں جب اچھی چیز کا ارادہ پیدا ہوتا ہے تو فرشتوں کو اس کی خوشبو محسوس ہوتی ہے جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اگر چہ وہ اس نیکی کا تعین نہیں کر سکتے کہ یہ کیا کرتا اور کیا کہنا چاہتا ہے مگر رائحۂ طیبہ سے محسوس کر کے لکھ لیتے ہیں اور اگر برے کام کا ارادہ کرے تو اس سے بدبو ظاہر ہوتی ہے جس سے فرشتے سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے۔اگر چہ وہ اس بدی کا تعین نہیں کر سکتے کہ اس نے کون سی بدی کا ارادہ کیا ہے۔

حضرت عثمانِ غنیؓ کی روایت کے مطابق ''نگران'' کا مفہوم :

ایک تفسیر کے مطابق نگران سے مراد یہ فرشتے ہیں اور دوسری تفسیر کے مطابق

نگران سے مراد وہ فرشتے ہیں جن کا ذکر حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دس فرشتے دن کو اور دس فرشتے رات کو انسان کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں جب تک اور جن چیزوں سے حفاظت منظور ہوتی ہے یہ کرتے ہیں تو بیس یہ اور چار وہ چوبیس فرشتے ہر انسان کے ساتھ ہیں اور ہر جن کے ساتھ ہیں اس سے فرشتوں کی تعداد کا اندازہ خود لگالو۔

آسمان کا فرشتوں سے بھرا ہوا ہونا :

اس کے علاوہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ آسمان پر چار انگشت بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ عبادت نہ کر رہا ہو ساتوں آسمانوں کا یہی حال ہے اور عرش کے آس پاس جو فرشتے ہیں وہ تو شمار میں ہی نہیں آسکتے تو فرشتے اللہ تعالیٰ نے نگران مقرر فرمائے ہیں حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ یہاں تک کہ جب آتی ہے تم میں سے کسی ایک پر موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اس کی جان نکالتے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔ جان نکالنے میں جس وقت جس کی جان نکالنی ہوتی ہے اسی وقت نکالتے ہیں اور جس کی جان نکالنی ہوتی ہے اسی کی نکالتے ہیں۔ اور لوگوں نے جو اس طرح کی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں کہ ایک آدمی تھا اس کے نام کا ایک اور آدمی تھا۔ فرشتے کو غلطی لگ گئی وہ پہلے کی بجائے دوسرے کی جان نکال کر لے گیا حاشا وکلا ایسی کوئی بات نہیں ہے فرشتے بھول چوک سے پاک ہیں۔ ثُمَّ رُدُّوْٓا پھر وہ لوٹائے جاتے ہیں اِلَی اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی طرف مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ جو ان کا سچا آقا اور بادشاہ ہے۔

ارواح کا علیین یا سجین میں جانا :

مرنے والے اگر نیک ہیں تو ان کی ارواح کو علیین کے مقام میں پہنچایا جاتا ہے۔ اور اگر بد ہیں تو سجین کے مقام میں پہنچایا جاتا ہے اور جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو روح کو جسم کی طرف لوٹایا جاتا ہے ابھی لوگ قبر سے پیچھے نہیں ہٹتے کہ وہ زندہ ہو چکا ہوتا ہے اور فرشتے اس سے سوال جواب کرتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّکَ؟ تیرا رب کون ہے؟۔ مَنْ نَّبِیُّکَ؟ تیرا نبی کون ہے؟۔ مَا دِیْنُکَ؟ تو کس دین پر تھا؟۔ اور لوگ جب اسے دفن کر کے واپس جا رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے کہ یہ مجھے دفن کر کے جا رہے ہیں۔ اَلَا خبردار لَهُ الْحُکْمُ اسی کا حکم ہے وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ اور وہی ہے جلد حساب لینے والا قُلْ آپ کہہ دیں مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ کون تمہیں نجات دیتا ہے مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں۔ خشکی کے اندھیرے شیر چیتے بھیڑیئے اور دیگر موذی جانور اور ڈاکوؤں، چوروں سے تمہیں کون نجات دیتا ہے۔ اور جب تم سمندر کا سفر کرتے ہو کشتیوں پر تو سمندر کے اندھیروں سے تمہیں کون نجات دیتا ہے؟۔ تَدْعُوْنَهٗ جس کو تم پکارتے ہو تَضَرُّعًا عاجزی سے وَّخُفْیَةً اور آہستہ آہستہ جب تم پریشانی میں مبتلا ہوتے ہو۔

ذکرِ خفی کی فضیلت :

اور حدیث پاک میں آتا ہے خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ بہتر ذکر وہ ہے جو مخفی طور پر ہو صرف ہونٹ ہلیں اور اپنے کان سنیں اور حدیث کے مطابق آہستہ ذکر کرنے کا اجر بلند آواز سے ذکر کرنے سے ستر/۷۰ گنا زیادہ ہے۔ ہاں شریعت نے جہاں بلند آواز سے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے وہاں بلند آواز سے کرو جیسے اذان بلند آواز سے کہنی ہے، تکبیر

بلند آواز سے کہنی ہے، عیدالاضحیٰ کے موقع پر نویں تاریخ سے لے کر تیرہویں تاریخ تک ہر نماز کے بعد تکبیرات تشریق بلند آواز سے کہنی ہیں اسی طرح تلبیہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بلند آواز سے کہنا ہے۔ اور جہاں شریعت نے بلند آواز سے کہنے کا حکم نہیں دیا وہاں آہستہ ہی بہتر ہے۔

آئمہ اربعہ کا بیان :

امام ابوحنیفہؒ اور باقی تینوں آئمہ بھی اس مسئلے پر متفق ہیں کہ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ وَالدُّعَآءِ بِدْعَةٌ وَ یُخَالِفُ الْاَمْرَ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی بلند آواز سے ذکر کرنا اور دعا کرنا بدعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مخالف ہے۔ بعض لوگ دعا اور دعا کی طرف توجہ کرانے کا فرق نہیں سمجھتے۔ مثلاً ایک آدمی کہتا ہے کہ فلاں آدمی فوت ہوگیا ہے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو فلاں بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا کرو یہ دعا کی طرف توجہ دلانا ہے یہ بلند آواز سے کہے گا تو معلوم ہوگا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ اور ایک ہے دعا کرنا۔ مثلاً بارش کے لئے دعا کرنا، مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، مجاہدین کی کامیابی کے لئے دعا کرنا، یہ آہستہ کرنی ہے اور ذکر جب بھی کرنا ہے آہستہ کرنا ہے تو فرمایا کہ تم جب پریشان ہوتے ہو تو اسے پکارتے ہو اور کہتے ہو...... لَئِنْ اَنْجٰنَا البتہ اگر اس نے ہمیں بچا لیا مِنْ هٰذِهٖ اس مصیبت سے لَنَكُوْنَنَّ البتہ ضرور ہوجائیں گے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ شکر گزاروں میں سے۔ پکا مشرک بھی انتہائی مشکل میں صرف رب تعالیٰ کو پکارتا ہے۔

مشرکین کا انتہائی پریشانی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا :

چنانچہ سورۃ عنکبوت میں آتا ہے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پھر جب سوار ہوئے کشتیوں میں پکارنے لگے اللہ تعالیٰ کو خالص اسی پر رکھ کر اعتقاد، یعنی کشتیوں میں سوار ہونے کے بعد سمجھتے تھے کہ ہم طوفان کے گھیرے میں آگئے ہیں تو صرف رب تعالیٰ کو پکارتے تھے اور کلمہ پڑھنے والا کہتا ہے۔

بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

مصیبت کے چکر میں یعنی پانی کی موجوں میں کشتی پھنس گئی ہے اے معین الدین چشتی مدد کر۔ یہ کلمہ گو مشرک انتہائی مصیبت میں بھی غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ بھائی! کیا شرک کے سینگ ہوتے ہیں؟ شرک بہت بری چیز ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے اور محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... قُلِ آپ کہہ دیں اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا اللہ تعالیٰ ہی نجات دیتا ہے اس تکلیف سے وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ اور ہر قسم کی تکلیفوں سے ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ پھر تم شرک کرتے ہو؟۔ جب تم انتہائی مصیبت میں پھنسے ہوتے ہو تو اس وقت صرف رب تعالیٰ ہی یاد آتا ہے۔ اور جب وہ تمہیں مصیبت سے نجات دے دیتا ہے تو اس وقت تمہیں اور بھی یاد آجاتے ہیں۔

مختلف قوموں پر عذاب کا تذکرہ :

قُلْ آپ کہہ دیں هُوَ الْقَادِرُ وہ اللہ تعالیٰ قادر ہے عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ اس بات پر کہ بھیجے تم پر عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ عذاب تمہارے اوپر سے کہ پتھر برسائے تم پر جس طرح لوطؑ کی قوم پر برسائے تھے یا ہوا آئے اوپر سے جس طرح قومِ عادؑ پر رب تعالیٰ نے ہوا مسلط فرمائی تھی یا بارش کی صورت میں عذاب آئے کہ تم بھی اور تمہارے مکان بھی بہہ جائیں۔ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے

عذاب آئے، زلزلہ آئے، زمین پھٹ جائے اور تم قارون کی طرح زمین میں دھنس جاؤ۔ اَوْ یَلْبِسَکُمْ یا تمہیں خلط ملط کر دے شِیَعًا مختلف فرقوں میں۔ تمہیں آپس میں لڑا کر گروہ در گروہ بنا دے۔ وَیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھائے تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عذاب سے پناہ مانگنا :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس آیت کریمہ کے جب یہ الفاظ نازل ہوئے عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے ہمیں محفوظ رکھنا پھر جب الفاظ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اترے تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے والے عذاب سے پناہ مانگی آیت کا تیسرا ٹکڑا اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نسبتاً آسان ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ان تین دعاؤں میں سے اللہ تعالیٰ نے پہلی دو کو منظور کر لیا اور فرقہ بندی کے متعلق دعا قبول نہ ہوئی فرمایا...... اُنْظُرْ دیکھ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ کیسے پھیر پھیر کر ہم بیان کرتے ہیں آیتوں کو لَعَلَّھُمْ یَفْقَھُوْنَ تاکہ وہ سمجھ جائیں وَکَذَّبَ بِہٖ اور جھٹلایا اس قرآنِ کریم کو قَوْمُکَ تیری قوم نے وَھُوَ الْحَقُّ حالانکہ وہ قرآنِ پاک حق ہے۔

پیغمبر کے ذمے صرف پہنچانا ہی ہے یا منوانا بھی :

قُلْ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں لَسْتُ عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ نہیں ہوں میں تم پر نگہبان، میں مبلغ ہوں، حق کی بات تم تک پہنچاتا ہوں، منوانا میرے فریضے میں داخل نہیں ہے۔ لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ہر خبر کے لئے ایک ٹھکانہ ہے۔ وقت مقرر ہے جب

اس خبر کا وقت آئے گا وہ پوری ہو جائے گی۔ عذاب کی بھی، ثواب کی بھی، راحت کی بھی اور تکلیف کی بھی۔ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور عنقریب تم جان لوگے کہ حق اور توحید کے انکار کرنے کا کیا نتیجہ ہے؟ بس آنکھیں بند ہونے کی دیر ہے۔ ساری حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (٦٨) وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (٦٩) وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ (٧٠)

لفظی ترجمہ :

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ اور جب آپ دیکھیں ان لوگوں کو يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا جو عیب جوئی کرتے ہیں ہماری آیتوں میں فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس آپ ان سے

اعراض کریں حَتّٰی یَخُوضُوا یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں فِی حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ کسی اور بات میں وَاِمَّا یُنسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ اور اگر آپ کو بھلا دے شیطان فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی پس آپ (علیہ السلام) نہ بیٹھیں یاد آجانے کے بعد مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ظالم قوم کے ساتھ وَمَا عَلَی الَّذِیْنَ اور نہیں ہے ان لوگوں پر یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ جو بچتے ہیں ان کے حساب میں سے مِنْ شَیْءٍ کچھ بھی وَلٰکِنْ ذِکْرٰی اور لیکن نصیحت ہے لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ تاکہ وہ بچ جائیں وَذَرِ الَّذِیْنَ اور آپ چھوڑ دیں ان لوگوں کو اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ جنہوں نے بنایا اپنے دین کو لَعِبًا وَّلَهْوًا کھیل اور تماشا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اور دھوکے میں ڈالا ان کو دنیا کی زندگی نے وَذَکِّرْ بِهٖ اور آپ نصیحت کریں اس قرآن پاک کے ذریعے اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ کہ نہ گرفتار کیا جائے کوئی نفس بِمَا کَسَبَتْ اپنی کمائی کے ساتھ لَیْسَ لَهَا نہیں ہوگا اس نفس کے لئے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارشی وَاِنْ تَعْدِلْ اور اگر وہ فدیہ دے کُلَّ عَدْلٍ پورا فدیہ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا تو نہیں لیا جائے گا اس سے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یہ وہی لوگ ہیں اُبْسِلُوْا جو گرفتار کئے جائیں گے بِمَا کَسَبُوْا اس کے بدلے میں جو انہوں نے کمایا لَهُمْ شَرَابٌ ان کے لئے پینا ہوگا مِّنْ حَمِیْمٍ کھولتے ہوئے پانی سے وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ اور عذاب ہوگا دردناک

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اس لئے کہ وہ انکار کرتے تھے۔

سُوَرِ قرآن کی وجہ تسمیہ :

قرآنِ کریم کی سورتوں کے نام کسی خاص واقعہ اور قصے کی وجہ سے ہوتے ہیں جس کا ذکر سورۃ میں ہوتا ہے۔

سورۃ بقرہ کی وجہ تسمیہ :

مثلاً سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی سورۃ ہے ''البقرہ'' اس کا نام بقرہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ بقرہ کے معنٰی گائے کے بھی ہیں اور بیل کے بھی اور سورۃ میں چونکہ بقرہ کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام بقرہ ہے۔

حضرت موسیٰؑ کے دور کا واقعہ :

واقعہ یوں پیش آیا کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک آدمی قتل ہوا اور قاتلوں کا پتہ نہیں چل رہا تھا مقدمہ موسیٰؑ کے سامنے پیش کیا گیا موسیٰؑ نے ان کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بیل ذبح کرو اور اس کا ایک حصہ اس مقتول کو مارو وہ فوراً زندہ ہو کر تمہیں بتائے گا کہ میرا قاتل کون ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیل کو ذبح کیا اور اس کا دل نکال کر اس کو مارا تو اس نے زندہ ہو کر بتا دیا کہ میرا قاتل فلاں ہے۔

سورۃ النساء کی وجہ تسمیہ :

اور ایک سورۃ کا نام النساء ہے۔ نساء کا معنٰی ہے عورتیں چونکہ اس میں عورتوں کے حقوق کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام نساء ہے۔

سورۂ مائدہ کی وجہ تسمیہ :

اور ایک سورۃ کا نام ہے مائدہ اور مائدہ کا معنٰی ہے دستر خوان اس میں چونکہ مائدہ کا ذکر ہے وہ اس طرح کہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے دستر خوان مانگو جو آسمان سے اترے حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی تھی اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے مائدہ نازل فرما اس لئے اس سورۃ کا نام "مائدہ" ہے۔

"اَنعام" کی تحقیق اور وجہ تسمیہ :

اور اس سورۃ کا نام "اَنعام" ہے۔ انعام کے معنٰی ہیں مویشی (ڈنگر) اونٹ بھیڑ، بکری وغیرہ۔

سورۂ عنکبوت کی وجہ تسمیہ :

آگے ایک سورۃ آئے گی اس کا نام ہے عنکبوت۔ "عنکبوت" کا معنٰی ہے مکڑی چونکہ اس میں مکڑی کی مثال بیان کی گئی ہے اس وجہ سے اس کا نام عنکبوت ہے غرضیکہ سورتوں کے نام کسی خاص واقعہ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

مشرکین کا سُوَرِ قرآن کا مذاق اڑانا :

لیکن مشرکین مکہ اپنی مجلسوں اور چوپالوں میں قرآن کریم اور سورتوں کا مذاق اڑاتے تھے وہ اس طرح کہ مثلاً ایک کہتا بھائی "بقرہ" میری ہے میں اس کا دودھ پیوں گا چونکہ بقرہ کے معنٰی گائے بھی ہیں اور دوسرا کہتا "مائدہ" میری ہے چونکہ میں کھانے کا بڑا شوقین ہوں۔ تیسرا کہتا کہ میں عورتوں کا بڑا شوقین ہوں، لہٰذا "نساء" میری ہے۔ دوسروں کو کہتے بھائی عنکبوت تمہیں دیں گے۔ اور قرآن کریم میں چونکہ مکھی اور مچھر کا بھی

ذکر ہے۔ چنانچہ مکھی کا ذکر سترہویں پارہ میں آتا ہے کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو لَنۡ یَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّلَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَهٗ وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں اور پہلے پارے میں مچھر کا ذکر آتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا اس بات سے کہ بیان کرے کوئی مثال بَعُوۡضَةً فَمَا فَوۡقَهَا مچھر کی یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی تو کبھی اس طرح مذاق اڑاتے کہ دیکھو یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس میں مکھیوں اور مچھروں کا ذکر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثالیں سمجھانے کے لئے بیان فرمائی ہیں۔

’’مخاطب‘‘ کی تعریف :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَاِذَا رَاَیۡتَ اے مخاطب جب تو دیکھے۔ ’’مخاطب‘‘ سننے والے کو کہتے ہیں اور قیامت تک آنے والا ہر آدمی اس آیت کریمہ کا مخاطب ہے۔ الَّذِیۡنَ یَخُوۡضُوۡنَ ان لوگوں کو جو عیب جوئی کرتے ہیں شغل اور مسخرہ کرتے ہیں فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ہماری آیتوں میں ہماری آیتوں کے ساتھ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ پس آپ ان سے اعراض کریں مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دین کی باتوں کا مذاق اڑائیں ان کے پاس بالکل نہ بیٹھو۔

مسئلہ :

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کہیں قرآن کریم کے خلاف بات ہو رہی ہو یا حدیث کے خلاف بات ہو رہی ہو اسلام کے خلاف بات ہو رہی ہو تو ایسی مجلس میں بیٹھنا گناہ ہے یہ حکم ہے اور مذاق اڑانے کا گناہ انکار کرنے سے بھی بڑا ہے۔

دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے :

مثلاً مسواک کرنا احادیث سے ثابت ہے اور مستحب ہے کیونکہ مسواک کی حدیثیں خبر واحد ہیں اور خبر واحد ظنی ہوتی ہے، قطعی نہیں ہوتی لہٰذا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں مسواک کی احادیث کو نہیں مانتا تو بڑا گناہگار ہوگا مگر کافر نہیں ہوگا لیکن اگر مسواک کا مذاق اڑائے کہ مثلاً نقل اتارے اور کہے کہ ایسے کرتے ہیں اور ایسے کرتے ہیں تو فوراً کافر ہو جائے گا۔

مونچھ منڈوانے پر مذاق اور امام ابو یوسفؒ کا فیصلہ :

جب کاشغر تک صحیح معنیٰ میں اسلامی حکومت قائم تھی جو تقریباً ترپن لاکھ مربع میل رقبہ بنتا ہے قاضی امام ابو یوسفؒ امام ابو حنیفہؒ کے بڑے شاگرد اسلامی حکومت کے چیف جسٹس تھے۔ ان کے دور میں ایک آدمی نے مونچھیں منڈوائیں تو دوسرے آدمی نے اس کا مذاق اڑایا کہ تو نے یہ کیا پھاٹک بنوایا ہے۔ پلیٹ فارم بنوایا ہے۔ ان الفاظ کی وجہ سے اس آدمی کے خلاف مقدمہ دائر ہوا اور عدالت نے فیصلہ سنایا کہ اس آدمی نے چونکہ سنت کی توہین کی ہے لہٰذا یہ آدمی کافر ہو گیا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ دوبارہ کلمہ پڑھے اور دوبارہ نکاح پڑھایا جائے۔

مونچھوں کے متعلق ائمہ کے اقوال :

مونچھوں کے متعلق امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہونٹوں تک قینچی کے ساتھ کاٹنی افضل ہیں اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ استرے کے ساتھ صاف کرنی زیادہ بہتر اور افضل ہیں۔

ایک اور استہزاء کرنے والے کے خلاف مقدمہ :

اسی طرح ایک اور کیس دائر ہوا کہ ایک آدمی کے سامنے آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان ہوئی کہ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّ الدُّبَّآءَ کہ آپ ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے اس شخص نے کہا اَمَّا اَنَا لاَ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ بہرحال مجھے کدو پسند نہیں ہے اس کے ان الفاظ پر مقدمہ دائر ہوا کہ اس نے اس موقع پر جب کہ اس کے سامنے حدیث پیش کی گئی کیوں کہا کہ مجھے کدو پسند نہیں ہے۔ بے شک کسی کو اچھا لگے یا نہ لگے کسی کو کوئی چیز موافق ہوتی ہے اور کسی کو موافق نہیں ہوتی۔ مگر اس موقع پر ایسا کہنے سے اس نے حدیث کا مذاق اڑایا ہے فتویٰ دیا گیا کہ یہ مرتد ہوگیا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ یاد رکھنا! داڑھی کے ساتھ مذاق، ٹنڈ کے ساتھ مذاق، پنڈلیوں تک چادر، شلوار ہونے کا مذاق یہ سب کفر ہے ایسا کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے کی تمام نیکیاں ضائع ہوگئیں توبہ کے بعد مسلمان ہوگا تو نیکیوں کی ابتداء ہوگی اور اب حال یہ ہے کہ مذاق ہی رہ گیا ہے تو حکم خداوندی یہ ہے کہ جہاں قرآن وحدیث اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو وہاں نہ بیٹھو وہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ۔ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ اور اگر آپ کو بھلا دے شیطان فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی پس آپ (ﷺ) نہ بیٹھیں یاد آ جانے کے بعد مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ظالم قوم کے ساتھ۔ اور اگر ان کے ساتھ بیٹھے گا تو اس کا حکم پانچویں پارے میں آتا ہے فَاِنَّکَ اِذًا مِّثْلُھُمْ تو اس وقت تو بھی ان کی طرح مجرم ہوگا یہ جو باطل فرقوں کے جلسے ہوتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ ان میں شرکت کرنا گناہ ہے ایسے جلسوں میں صرف وہ جا سکتا ہے جو شخص راسخ العقیدہ مضبوط عمل والا ہو اور دین

کے متعلق پختہ ذہن رکھتا ہو اور ان کے نظریات سننے کے لئے جائے کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ تا کہ ان کا جواب دیا جا سکے۔ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ اور نہیں ہے ان لوگوں پر يَتَّقُوْنَ جو بچتے ہیں ان چیزوں سے کہ وہ قرآن وحدیث کا مذاق نہیں اڑاتے اور حق کو سمجھتے اور مانتے ہیں مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ان کے حساب میں سے کچھ بھی نہیں ہے وَلٰكِنْ ذِكْرٰى اور لیکن نصیحت کرنا تو ہے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تا کہ وہ بچ جائیں۔

"لعب اور لہو" کی تفاسیر:

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ اور آپ چھوڑ دیں ان لوگوں کو جنہوں نے بنایا اپنے دین کو لَعِبًا وَّلَهْوًا کھیل اور تماشا۔ ایک تفسیر کے مطابق یہی دین اسلام مراد ہے کیونکہ یہ دین حق ہے تو سب پر لازم ہے کافروں کے لئے بھی اس کا ماننا لازم اور فرض ہے مگر وہ اس کے ساتھ مذاق کرتے ہیں کبھی اذان کا کبھی نماز کا کبھی دین کے کسی اور رکن کا مذاق اڑاتے ہیں اور ایک تفسیر یہ بھی کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ دین ہے جو ان کو پہلے دیا گیا تھا کہ انہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ہے۔ سورۃ انفال میں ہے مَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً نہیں ہے ان کی نماز مسجد حرام کے پاس مگر تالیاں بجانا اور سیٹیاں مارنا یعنی قوالی کرنا ان کی عبادت ہے۔ جس طرح آج کل لوگ قوالی کو عبادت سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے اشعار میں بڑی بڑی خرافات ہوتی ہیں جن کا بیان کرنا بھی گناہ ہے اور سننا بھی گناہ ہے۔ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور دھوکے میں ڈالا ان کو دنیا کی زندگی نے وَذَكِّرْ بِهٖ اور آپ نصیحت کریں اس قرآن پاک کے ذریعے اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ کہ نہ گرفتار کیا جائے کوئی نفس بِمَا كَسَبَتْ اپنی کمائی کے ساتھ کہ اس نے جو بدی کی ہے اس میں گرفتار نہ ہو جائے لَيْسَ لَهَا نہیں ہوگا اس نفس

کے لئے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارشی۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش بھی نہیں کر سکے گا تیسرے پارے میں ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔ وَاِنْ تَعْدِلْ اور اگر وہ فدیہ دے كُلَّ عَدْلٍ پورا فدیہ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا تو نہیں لیا جائے گا اس سے۔ دنیا میں تو ایسا ہوتا ہے کہ لوگ بعض جرائم کا جرمانہ دے کر رہا ہو جاتے ہیں مگر وہاں آخرت میں ایسا نہیں ہوگا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یہ وہی لوگ ہیں اُبْسِلُوْا جو گرفتار کیے جائیں گے بِمَا كَسَبُوْا اس کے بدلے میں جو انہوں نے کمایا۔

جہنمیوں کی شراب :

لَهُمْ شَرَابٌ ان کے لئے پینا ہوگا مِّنْ حَمِیْمٍ کھولتے ہوئے پانی سے۔ وہ اتنا گرم ہوگا کہ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ہونٹوں کو لگے تو ہونٹ جل جائیں گے حلق سے نیچے یَتَجَرَّعُهٗ قطرہ قطرہ کر کے اتاریں گے۔ اتنا گرم ہوگا کہ نیچے اتار نہیں سکیں گے مگر مجبور ہوں گے۔ نیچے اتارنے پر اور چند قطرے جب اندر جائیں گے تو فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وہ ان کی آنتوں کو کاٹ کر پاخانہ کے راستے سے نکال دے گا پھر آنتیں ان کے اندر ڈالی جائیں گی۔ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ اور عذاب ہوگا دردناک بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ اس لئے کہ وہ انکار کرتے تھے۔ اور کفر کا بدلہ ضرور ملے گا۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٧١) وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (٧٢) وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (٧٣)

لفظی ترجمہ :

قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اَنَدْعُوْا کیا ہم پکاریں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ سے ورے ورے مَا لَا يَنْفَعُنَا اس مخلوق کو جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکتی ہے وَلَا يَضُرُّنَا اور نہ نقصان دے سکتی ہے وَنُرَدُّ اور ہم لوٹا دیے جائیں گے عَلٰٓى اَعْقَابِنَا ایڑیوں کے بل بَعْدَ اِذْ هَدٰنَا اللّٰهُ بعد اس کے کہ اللہ

تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے کَالَّذِی اس شخص کی طرح اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ جس کو گمراہ کر دیا شیطانوں نے فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ زمین میں حیران ہے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ اس کے ساتھی ہیں يَّدْعُوْنَهٗٓ جو اس کو بلاتے ہیں اِلَى الْهُدَى ہدایت کی طرف (کہتے ہیں) ائْتِنَا ہماری طرف آجا قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اِنَّ هُدَى اللّٰهِ بے شک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی هُوَ الْهُدٰى وہ ہدایت ہے وَاُمِرْنَا اور ہمیں حکم دیا گیا ہے لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ ہم جھک جائیں رب العالمین کے سامنے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ نماز کو قائم کرو وَاتَّقُوْهُ اور اس سے ڈرو وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور وہی ذات ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ، وہ ذات ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بِالْحَقِّ حق کے ساتھ وَيَوْمَ يَقُوْلُ اور جس دن وہ فرمائے گا كُنْ فَيَكُوْنُ ہو جا، پس سب کچھ ہو جائے گا قَوْلُهُ الْحَقُّ اس کی بات سچی ہے وَلَهُ الْمُلْكُ اور اسی کے لئے بادشاہی ہے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ جس دن پھونکا جائے گا صور میں عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ غائب اور حاضر چیزوں کو جاننے والا ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہی ہے حکمت والا خبر رکھنے والا۔

آیات کا شانِ نزول :

آنحضرت ﷺ کو حق کی تبلیغ سے روکنے کے لئے مشرکین مکہ نے کئی حربے اختیار کئے آپ ﷺ کے ساتھیوں پر بڑے بڑے ظلم کئے مارا پیٹا انگاروں پر لٹایا شہید کیا۔ آنحضرت ﷺ کو تین سال تک نظر بند رکھا اور ہر طرح کا بائیکاٹ کیا کہ' لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تبلیغ چھوڑ دے آپ ﷺ کے پاس خالد بن ولیدؓ کے والد ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ آئے ولید بن مغیرہ بڑا مالدار آدمی تھا اور عتبہ بن ربیعہ کی لڑکیاں بڑی خوبصورت تھیں ولید بن مغیرہ نے کہا کہ اگر آپ لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تبلیغ چھوڑ دیں تو میں تجھے اتنا مال دینے کو تیار ہوں کہ تیری کئی پشتوں کو کافی ہو جائے گا اور عتبہ بن ربیعہ نے کہا اگر آپ (ﷺ) لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تبلیغ چھوڑ دیں تو میری جس لڑکی کی طرف اشارہ کریں میں اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دونگا بغیر حق مہر کے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ تو مجھے دولت کی لالچ ہے اور نہ عورتوں کی خواہش ہے۔ میں رب تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اس کا پیغام پہنچاؤں گا چاہے اس میں میری جان چلی جائے۔

مشرکین کا ایک اور وفد دربارِ رسالت میں :

اس کے بعد مشرکوں نے ایک اور وفد تیار کر کے بھیجا کہ اس کے ساتھ صلح صفائی کی بات کرو اور صلح ہوتی ہے کچھ لو اور کچھ دو کے قانون پر۔ چنانچہ اس وفد نے گفتگو شروع کی۔ کہنے لگے اے محمد! (ﷺ) آپ کے آنے سے پہلے یہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا جس دن سے آپ نے لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تبلیغ شروع کی ہے اس دن سے ہر گھر میں لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ بھائی، بھائی کا مخالف ہے، خاوند، بیوی سے لڑتا ہے، باپ بیٹا آپس میں لڑ رہے ہیں اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا اس لڑائی کے آپ ذمہ دار ہیں۔ ہم

آپ کے پاس خیر خواہی کے جذبہ کے تحت آئے ہیں یہ جھگڑے اس طرح ختم ہو سکتے ہیں کہ آپ ہمارے خداؤں کو پکاریں اور ہم آپ کے خدا کو پکارتے ہیں تاکہ مل جل کر زندگی بسر کریں۔

مطالباتِ مشرکین کا جواب :

اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کا جواب دیا اور فرمایا...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اَنَدْعُوْا کیا ہم پکاریں مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ سے ورے ورے مَا لَا یَنْفَعُنَا اس مخلوق کو جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکتی ہے وَلَا یَضُرُّنَا اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ لات منات عزیٰ وغیرہ کے پاس کیا ہے کہ ہم ان کو پکاریں وَنُرَدُّ اور ہم لوٹا دیئے جائیں گے عَلٰٓی اَعْقَابِنَا ایڑیوں کے بل۔

سوال :

یہاں پر بظاہر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ تو نبوت کے ملنے سے پہلے بھی موحد تھے کیونکہ پیغمبر پیدائشی طور پر موحد ہوتا ہے اور پیغمبر معصوم ہوتا ہے اس سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا اور "لوٹا دیئے جائیں" سے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پہلے کافر مشرک تھے پھر اس طرح ہو جائیں بَعْدَ اِذْ ھَدٰنَا اللّٰہُ بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔

جواب :

مفسرین کرامؒ اس کا ایک جواب یہ دیتے ہیں کہ نُرَدُّ میں تغلیب ہے، تغلیب کا مطلب ہے ایک کو دوسرے پر غلبہ دینا جس طرح کہا جاتا ہے "والدین" تو دو والد تو

کسی کے نہیں ہیں بلکہ والد کو والدہ پر غلبہ دے کر والدین کہا جاتا ہے اس طرح شمسین دو سورج ۔تو دو سورج تو نہیں ہیں بلکہ سورج کو چاند پر غلبہ دیا گیا ہے مراد سورج اور چاند ہیں یا کہا جاتا ہے قمرین دو چاند تو چاند تو ایک ہے تو یہاں چاند کو سورج پر غلبہ دیا گیا ہے آپ ﷺ نے تو کبھی شرک نہیں کیا مگر اکثر ساتھی تو زمانہ جاہلیت میں شرک میں مبتلا رہے تو ان کو غلبہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم پلٹا دیئے جائیں الٹے پاؤں بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔

دوسرا جواب :

دوسرا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ کافروں کے زعم اور خیال کے مطابق کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب تک آپ ﷺ نے تبلیغ شروع نہیں کی تھی کافر یہ سمجھتے تھے یہ ہمارے ہیں اور جس دن سے آپ ﷺ نے تبلیغ شروع فرمائی تو کافروں نے یہ سمجھا کہ آج سے یہ ہم سے علیحدہ ہوگئے ہیں تو یہ جواب ان کے خیال کے مطابق دیا گیا ہے حقیقت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ تمہارا خیال ہے کہ میں پہلے تمہارے ساتھ تھا۔ حاشا وکلا ایسا نہیں ہے کہ ہم پلٹا دیئے جائیں الٹے پاؤں بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔ کَالَّذِی اس شخص کی طرح اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ جس کو گمراہ کردیا شیطانوں نے فِی الْاَرْضِ حَيْرَانَ زمین میں حیران ہے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ اس کے ساتھی ہیں يَّدْعُوْنَهٗ جو اس کو بلاتے ہیں اِلَى الْهُدَى ہدایت کی طرف (کہتے ہیں) ائْتِنَا ہماری طرف آجا۔ اور وہ آتا نہیں یعنی جنگل میں کسی کو جن چمٹ جائے اور وہ آسیب کی وجہ سے بدحواس ہو جائے اور اس کو اس کے ساتھی بلائیں کہ تو ہماری طرف آ مگر اس کے تو ہوش و حواس ہی قائم نہیں ہیں وہ کس طرح آئے گا میں نے تیسرے پارے میں اس کے متعلق

ضروری بحث کی تھی۔

امام سرخسیؒ، ان کی کتاب اور اہلِ سنت کا نظریہ :

امام سرخسیؒ بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں وہ اپنی کتاب مبسوط میں لکھتے ہیں جو اکیس جلدوں میں ہے کہ اہلِ سنت والجماعت کا یہ نظریہ ہے کہ بسا اوقات جنات انسان کے وجود میں داخل ہوکر اس کو تکلیف پہنچاسکتے ہیں لیکن جنات کی بیماری اتنی عام نہیں ہے کہ جتنا ان فراڈیوں نے جو فالوں اور تعویذ گنڈے والوں نے لوگوں کا ذہن بگاڑا ہوا ہے۔ ہر ایک کو کہتے ہیں کہ تیرے اوپر سایہ ہے اور تیرے اوپر جادو ایسی ہے۔ کوئی بات نہیں ہے مسلمان کو اتنا وہمی نہیں ہونا چاہیے۔ سو مریضوں میں سے ایک دو ایسے ہوں گے کہ جن پر جنات کا اثر ہو باقی سب طبعی بیماریاں ہیں۔ بالکل غلط فہمی کا شکار نہ ہونا اچھے خاصے پڑھے لکھے سمجھ دار اس بیماری میں مبتلا ہیں افسروں تک کل دو آدمی میرے پاس آئے کہنے لگے ہم پروار ہوگیا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کچھ ویسے ذہن بگڑے ہوئے ہیں اور کچھ ان ٹھگ باز تعویذ والوں نے بے ایمان بنادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے کوئی شئی ہمیں خالص ملتی نہیں خوراک ہماری کھاد والی ہے دودھ مرچ نمک تک ملاوٹ کرتے ہیں۔ پھر صحت کس طرح قائم رہے گی تو زیادہ تر بیماریاں ہیں۔ باقی اثر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ محاورہ ہے خرافات کہ جو باتیں سمجھ نہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں چھوڑو ان خرافات کو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول :

تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا حدیث خرافہ، یہ خرافہ کی بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ! حدیث خرافہ کا مطلب کیا ہے؟ حضرت

عائشہ صدیقہؓ نے جواب دیا کہ حضرت بڑوں سے میں نے سنا ہے کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو کہہ دیتے ہیں حدیث خرافہ آپ ﷺ نے فرمایا خُرَافَۃُ اِسْمُ رَجُلٍ خرافہ ایک آدمی کا نام ہے اَسَرَتْہُ الْجِنَّاتُ اس کو جنات گرفتار کر کے لے گئے تھے۔ اور کئی سال تک جنات کے قبضہ میں رہا پھر جنات نے اس کو رہا کر دیا وہ جب واپس آیا تو ایسی باتیں کرتا تھا جو لوگوں کو سمجھ نہیں آتی تھیں تو اس سے ضرب المثل بن گئی کہ جو بات سمجھ نہ آتی اس کو کہہ دیتے حدیث خرافہ یہ خرافہ کی بات ہے۔ اور اسی سے خرافات کا لفظ نکلا ہے۔ قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ بے شک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی ھُوَ الْھُدٰی وہ ہدایت ہے وَاُمِرْنَا اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اے وفد والو! اللہ تعالیٰ کی طرف سے لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ ہم جھک جائیں رب العالمین کے سامنے اور ہمیں حکم ہے وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ نماز کو قائم کرو وَاتَّقُوْہُ اور اس سے ڈرو لہٰذا ہم تمہاری بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور یاد رکھو! وَھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ اور وہی ذات ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔ میدانِ محشر میں او ظالمو! تمہیں یہ بات سمجھ نہیں آتی وَھُوَ الَّذِیْ اور وہ، وہ ذات ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بِالْحَقِّ حق کے ساتھ، تمہارے لات منات عزیٰ اور دوسرے خداؤں نے کیا پیدا کیا ہے۔ اگر کچھ پیدا کیا ہے تو بتاؤ۔ وَیَوْمَ یَقُوْلُ اور جس دن وہ فرمائے گا کُنْ فَیَکُوْنُ ہو جا، پس سب کچھ ہو جائے گا۔ وہ جس طرح چاہے گا اسی طرح ہو جائے گا جب قیامت برپا کرنا چاہے گا قیامت برپا ہو جائے گی اور دنیا فنا ہو جائے گی اور جب دوبارہ اٹھانا چاہے گا ساری دنیا اٹھ کھڑی ہو گی۔ قَوْلُہُ الْحَقُّ اس کی بات سچی ہے۔

شاہی صرف اللہ تعالیٰ کی :

وَلَهُ الْمُلْكُ اور اسی کے لئے بادشاہی ہے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ جس دن پھونکا جائے گا صور میں، اس دن صرف اللہ تعالیٰ کی شاہی ہوگی آج تو دنیا میں میری تیری ہے کہ میری حکومت میری سلطنت میرا اقتدار میری صدارت میری وزارت اس میری تیری نے لوگوں کو تباہ کردیا ہے اور اس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ بتاؤ آج ملک کس کا ہے؟ سب کی طرف سے جواب آئے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اس رب کا ہے جو اکیلا ہے اور سب پر غالب ہے عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ غائب اور حاضر چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا بندوں کی نسبت سے ہے مخلوق کی نسبت سے ہے کہ جو چیز بندوں سے اور اس کی مخلوق سے غائب ہے وہ اس کو بھی جانتا ہے اور جو چیز حاضر ہے اس کو بھی جانتا ہے یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو غائب ہے اس کو جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز غائب نہیں ہے۔ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہی ہے حکمت والا خبر رکھنے والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔ وہ ہر شئی کے ظاہر، باطن قول، فعل، نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْ اَرَاکَ وَقَوْمَکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (۷۴) وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرَاهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ (۷۵) فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (۷۶) فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ (۷۷) فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَکْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ (۷۸) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (۷۹)

لفظی ترجمہ :

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ اور جب کہا ابراہیمؑ نے لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اپنے باپ آزر سے اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا کیا تو بناتا ہے بتوں کو اٰلِهَةً معبود اِنِّیْ اَرٰکَ بے

شک میں دیکھتا ہوں تجھے وَقَوْمَکَ اور تیری قوم کو فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کھلی گمراہی میں وَکَذٰلِکَ اور اسی طرح نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ دکھائے ہم نے ابراہیم کو مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عجائبات آسمانوں کے اور زمین کے وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ اور تاکہ ہو جائیں وہ یقین کرنے والوں میں سے فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ پس جب تاریکی چھا گئی ان پر رات کی رَاٰ کَوْکَبًا دیکھا اس نے ایک ستارہ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ کہا اس نے یہ میرا رب ہے فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب وہ غائب ہو گیا قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ کہا میں نہیں پسند کرتا غائب ہو جانے والوں کو فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ پس جب دیکھا انہوں نے چاند کو بَازِغًا چمکتا ہوا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ کہا یہ میرا رب ہے فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب وہ غائب ہو گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ کہا اگر نہ ہدایت دیتا مجھے میرا پروردگار لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ البتہ ہو جاتا میں بھی گمراہ لوگوں میں سے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً پس جب دیکھا اس نے سورج کو چمکتا ہوا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ کہا یہ میرا رب ہے هٰذَآ اَکْبَرُ یہ بڑا ہے فَلَمَّآ اَفَلَتْ پس جب وہ بھی غروب ہو گیا قَالَ کہا یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ اے میری قوم! بے شک میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک بناتے ہو اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ بے شک میں نے متوجہ کر لیا اپنا چہرہ لِلَّذِیْ اس ذات کی طرف فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا

کیا آسمانوں کواور زمین کو حَنِیۡفًا اور میں ایک طرف ہونے والا ہوں وَّمَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اور نہیں ہوں میں شرک کرنے والوں میں سے۔

حضرت ابراہیمؑ کی شاہکار شخصیت :

حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت تمام مذہبوں اور تمام فرقوں میں مسلم تھی اور سب ان کو عقیدت، محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے مسلم شخصیت ہونے کی وجہ سے ہر فرقہ اپنی نسبت اور تعلق ان کے ساتھ جوڑتا تھا۔ چنانچہ یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ ابراہیمؑ یہودی تھے، عیسائیوں کا دعویٰ تھا کہ ابراہیمؑ عیسائی تھے اور مشرکین مکہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ ہم میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تیسرے پارے میں ان سب کی تردید فرمائی بڑے صاف الفاظ میں فرمایا...... مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّ لَا نَصۡرَانِيًّا وَّ لٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے اور لیکن وہ ایک طرف ہو کر رہنے والے مسلمان تھے۔ اور نہ وہ مشرکوں میں سے تھے اور ایک مقام پر صابئین کا لفظ بھی آیا ہے۔

"صابی" تعریف و تحقیق :

صابی فرقہ پیغمبروں پر ایمان رکھتا تھا اور قیامت کو بھی مانتا تھا اور نماز روزہ کا بھی قائل تھا اور جنت و دوزخ کو بھی مانتا تھا اس کے ساتھ ساتھ کواکب پرستی میں مبتلا تھا کہ ستاروں میں خدائی کرشمے مانتا تھا کہ فلاں ستارے کو یہ اختیار ہے اور فلاں کو یہ اختیار ہے اور فلاں کو یہ اختیار ہے۔

سیاروں، ستاروں میں تاثیر کا ہونا :

یہاں آپ حضرات ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں میں تاثیر رکھی ہے اس کا انکار نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کام میں لگایا ہے، وہ اس سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتے۔ ان میں خدائی اختیارات نہیں ہیں جس طرح سورج اور چاند میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے۔ علم نباتات والے بتاتے ہیں کہ سورج کی حرارت اور تپش کا فصلوں پر اثر پڑتا ہے۔ اور چاند اور ستاروں کی روشنی بھی پھلوں میں مؤثر ہے کہ اس سے پھلوں میں رس اور مٹھاس پیدا ہوتی ہے۔ یہ تاثیر ان میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اس کا انکار نہیں ہے۔ سورج کی حرارت اور تپش کا کون انکار کرسکتا ہے۔ لیکن خدائی اختیارات کسی میں نہیں ہیں۔ نہ سورج میں نہ چاند میں، نہ ستاروں میں، آج کا سبق بھی شرک کی تردید پر مشتمل ہے۔

''آزر'' ہی ابراہیمؑ کا باپ تھا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور جب کہا ابراہیمؑ نے لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اپنے باپ آزر کو قرآنِ کریم نے آزر کو ابراہیمؑ کا باپ کہا ہے۔ اس کے خلاف کوئی قوی اور مضبوط دلیل موجود نہیں ہے ایک دو روایتیں صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں مگر وہ سند کے اعتبار سے انتہائی درجے کی ضعیف ہیں کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ تھا اور آزر ان کا چچا تھا اور یہ روایتیں اتنی ضعیف ہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں حجت نہیں ہوسکتیں باپ سے کیا کہا اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا کیا تو بناتا ہے بتوں کو اٰلِهَةً معبود۔

''صنم'' کی تحقیق وتفسیر :

اس آیت کی تشریح میں تفسیر ابن جریر طبری تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ صنم کہتے ہیں...... اَلَّذِیْ یُتَّخَذُ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَشَبِ وَالْحَجَرِ وَالْمَدَرِ عَلٰی صُوْرَۃِ الْاِنْسَانِ وَھُوَ الْوَثَنُ اَیْضًا جو بنایا جائے سونے اور چاندی سے اور لکڑی اور پتھر سے اور مٹی سے انسانی شکل پر اور وثن بھی یہی ہے اور اگر انسان کی شکل پر نہ ہو تو اسکو کبھی تو ہیکل کہتے ہیں اور کبھی تمثال کہتے ہیں اور کبھی کسی اور لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرست تھی اپنے بزرگوں کے فوٹو اور تصویریں بنائی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے اصل عقیدت تو ان بزرگوں کے ساتھ تھی جن کی شکلوں پر یہ بت بنائے ہوئے تھے اور انہی کی پوجا کرتے تھے کیونکہ محض پتھر اور لکڑی کی پوجا تو کبھی کسی نے نہیں کی۔

ہندوؤں کا پتھروں کو تراشنا اور بت بنانا :

یہ جو پرانے بزرگ ہیں انہوں نے ہندوؤں کو دیکھا ہوگا کہ وہ رام چندر اور کرشن اور بدھ کی پوجا کرتے تھے اس طرح کہ ایک مَن کا پتھر لے کر اس کو تراشتے کرشن جی کی شکل پر تراشتے تراشتے جب وہ پانچ سیر کا رہ جاتا اور کرشن جی کی شکل بن جاتی یا رام چندر کی شکل بن جاتی یا بدھ کی شکل بن جاتی تو اس کو پوجنا شروع کر دیتے تھے وہ پتھر جب ایک مَن کا تھا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی اس کی کسی نے پوجا نہیں کی اور جب وہ پانچ سیر کا رہ گیا تو اب اس کی پوجا شروع ہوگئی کیونکہ اب وہ کسی کی شکل اختیار کر گیا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ پوجا پتھر کی نہیں بلکہ اس ذات کی ہے جس کی شکل پر اس کو تراشا گیا ہے اسی طرح وہ بیس سیر کی لکڑی میں کوئی کرشمہ نہیں مانتے تھے مگر جب اس کو تراش کر بدھ یا

کرشن جی اور رام چندر کی شکل بنا دیتے تو اس کی پوجا کرتے لہٰذا اصل پوجا تو اس کی ہوئی جس کی شکل پر اس کو تراشا گیا یہ تو محض نشان اور ماڈل ہوتا تھا تو ابراہیمؑ کی قوم نے بزرگوں کے بت بنائے ہوئے تھے جن کی پوجا کرتے تھے فرمایا...... اِنِّیْٓ اَرٰىکَ بے شک میں دیکھتا ہوں تجھے وَقَوْمَکَ اور تیری قوم کو فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کھلی گمراہی میں، یہ بتوں کی پوجا کھلی گمراہی ہے وَکَذٰلِکَ اور اسی طرح نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ دکھائے ہم نے ابراہیمؑ کو مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عجائبات آسمانوں کے اور زمین کے وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ اور تاکہ ہو جائیں وہ یقین کرنے والوں میں سے، حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب پرستی میں بھی مبتلا تھی کہ ستاروں میں خدائی کرشمے اور قدرتیں مانتے تھے رات کا وقت تھا مجلس لگی ہوئی تھی۔

ابراہیمؑ نے کون سا ستارہ دیکھا :

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ پس جب تاریکی چھا گئی ان پر رات کی رَاٰ کَوْکَبًا دیکھا اس نے ایک ستارہ۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ مشتری تھا اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ زحل تھا اور بعض کہتے ہیں کہ زہرہ تھا۔ بہر حال کوئی ستارہ دیکھا تو......

"هٰذَا رَبِّیْ" کا مفہوم :

قَالَ هٰذَا رَبِّیْ یہ هٰذَا رَبِّیْ استفہام ہے معنٰی ہے گا" کہا اس نے یہ میرا رب ہے؟" ستارے کو رب نہیں کہا کیونکہ استفہام ہے مطلب یہ ہے کہ اے ستاروں کو رب بنانے والو! یہ میرا رب ہے؟۔ فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب وہ ستارہ غائب ہو گیا قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ کہا میں نہیں پسند کرتا غائب ہو جانے والوں کو کہ اپنی جگہ پر کھڑا نہیں ہو سکتا میں اس کو رب بنانے کے لئے تیار نہیں ہوں آپ نے قوم کو سمجھایا کہ تم محض

ستارے کی چمک دیکھ کر اسے معبود بناتے ہو حالانکہ یہ تو غائب ہو جانے والی چیز ہے۔ اور جس چیز پر زوال آجائے وہ الٰہ نہیں ہو سکتی۔ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ پس جب دیکھا انہوں نے چاند کو بَازِغًا چمکتا ہوا کہ یہ ستارے سے زیادہ چمکنے والا ہے قَالَ هٰذَا رَبِّىْ کہا یہ میرا رب ہے، کیا میں اس کو رب بنالوں فَلَمَّا اَفَلَ پس جب وہ غائب ہو گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِىْ رَبِّىْ کہا اگر نہ ہدایت دیتا مجھے میرا پروردگار لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ البتہ ہو جاتا میں بھی گمراہ لوگوں میں سے۔ حضرت ابراہیمؑ نے نہ ستارے کو رب مانا اور نہ ہی چاند کو قوم کے ساتھ مکالمہ تھا اور ان کی تردید کر رہے تھے کہ میں ان زوال پذیر چیزوں کو رب بنالوں جو اپنی جگہ پر قائم نہیں رہ سکتے اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں تمہارے جیسا گمراہ ہوتا۔ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً پس جب دیکھا اس نے سورج کو چمکتا ہوا سورج طلوع ہوا دیکھا کہ وہ چاند سے بھی زیادہ منور ہے قَالَ هٰذَا رَبِّىْ کہا یہ میرا رب ہے هٰذَآ اَكْبَرُ یہ بڑا ہے فَلَمَّآ اَفَلَتْ پس جب وہ بھی غروب ہو گیا قَالَ کہا ابراہیمؑ نے يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اے میری قوم! بے شک میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک بناتے ہو، میں تمہاری بت پرستی سے بھی بیزار ہوں اور کواکب میں جو تم خدائی کرشمے مانتے ہو اس سے بھی بیزار ہوں یعنی میں ان کو تسلیم نہیں کرتا۔

جہلاء کا آیاتِ بینہ کے مقابلے میں کہانیاں بنانا :

قرآنِ کریم کی آیات بڑی واضح اور صاف ہیں مگر لوگوں نے بڑی بڑی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام جھوٹی اور بے اصل ہیں۔ مثلاً ایک کہانی یہ بنائی ہوئی ہے کہ ابراہیمؑ ابھی دودھ پیتے بچے تھے کہ ان کو والدین ایک غار میں رکھ کر آگئے تھے جبرائیلؑ

ان کو وہیں دودھ پلاتے رہے یہاں تک کہ جب وہ بڑے ہو گئے اور غار سے باہر آئے تو ایک ستارہ دیکھا کہنے لگے یہ میرا رب ہے پھر اس کے بعد چاند طلوع ہوا تو کہنے لگے یہ میرا رب ہے پہلے کو چھوڑ کر دوسرے کو رب بنا لیا پھر جب سورج طلوع ہوا اور خوب روشن ہوا تو کہنے لگے، یہ میرا رب ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے۔ حاشا و کلا ثم حاشا و کلا یہ سب کہانیاں ہیں۔ کسی پیغمبر نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی شرک نہیں کیا نہ نبوت سے پہلے اور نہ نبوت کے بعد وہ تو ہر لحظہ اور ہر آن شرک کی تردید کرنے والے ہیں۔ فرمایا......

"فَطَرَ" کی تحقیق :

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ بے شک میں نے متوجہ کر لیا اپنا چہرہ لِلَّذِیْ اس ذات کی طرف فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بغیر نمونے کے۔ "فطور" کا معنٰی ہے بغیر مثال اور نمونے کے کسی شیٔ کو پیدا کرنا پہلے نہ تو آسمان کا کوئی نمونہ تھا اور نہ زمین کا نمونہ سامنے رکھ کر بنانا آسان ہوتا ہے اسی لئے تو امریکہ پریشان ہے کیونکہ اس نے افغانستان میں چھتیس میزائل پھینکے ان میں سے کچھ پھٹے اور کچھ نہیں پھٹے تو اس کو پریشانی ہے کہ ان کی کوئی نقل نہ اتار لے کیونکہ نمونہ سامنے آ گیا ہے۔

"حَنِیْفًا" کی تفسیر :

حَنِیْفًا اور میں ایک طرف ہونے والا ہوں میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بغیر نمونے کے پیدا فرمایا حَالَ کَوْنِہٖ حَنِیْفًا اس حال میں کہ میں ایک طرف ہونے والا ہوں میں نہ تو بتوں کا پجاری ہوں نہ ستاروں اور چاند سورج کا اور اے میری برادری! سن لو وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور

نہیں ہوں میں شرک کرنے والوں میں سے۔اتنی تفصیل کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت ابراہیمؑ پہلے دور میں یعنی نبوت سے پہلے راستے میں تھے اس لئے انہوں نے ستارے کو بھی رب مانا اور چاند اور سورج کو بھی تو یہ بات بالکل غلط ہے۔

مودودی صاحب کی کج فہمی :

مودودی صاحب نے تفہیم القرآن میں اس قسم کا دعویٰ کیا تھا اگر چہ صریح الفاظ نہیں تھے مگر اس کا مفہوم یہ نکلتا تھا کہ ایک منزل ہوتی ہے اور ایک راستہ ہوتا ہے راستے میں بھٹک جانا اور ہے اور منزل میں بھٹک جانا اور ہے جب ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھائی کہ پیغمبر نہ راستے میں بھٹکتا ہے اور نہ منزل میں تو پھر انہوں نے نئے ایڈیشن سے وہ الفاظ نکال دیئے تو حضرت ابراہیمؑ نے واضح اور صاف الفاظ میں اعلان فرمایا کہ میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّیْ شَيْئًا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ (۸۰) وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۸۱) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۸۲)

لفظی ترجمہ :

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا ابراہیم سے ان کی قوم نے قَالَ فرمایا ابراہیم نے اَتُحَآجُّوْنِّیْ فِی اللّٰهِ کیا تم میرے ساتھ جھگڑا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے بارے میں وَقَدْ هَدٰنِ اور تحقیق اس نے مجھے ہدایت دی ہے وَلَآ اَخَافُ اور میں نہیں خوف کھاتا مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ ان چیزوں سے جن کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہو اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّیْ شَيْئًا مگر یہ کہ چاہے میرا رب کوئی شئی وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا وسیع ہے میرے رب کا علم ہر چیز کو اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے وَكَيْفَ اَخَافُ اور کیسے میں خوف کھاؤں مَآ اَشْرَكْتُمْ جن کو تم نے خدا کا شریک بنایا

ہے وَلَا تَخَافُوْنَ اور تم خوف نہیں کھاتے اَنَّکُمْ بے شک تم نے اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ شریک بنائے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مَا ان چیزوں کو لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا کہ نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں تم پر کوئی سند اور دلیل فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ پس دونوں فریقوں میں سے کون اَحَقُّ بِالْاَمْنِ زیادہ حق دار ہے امن کا اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ جو ایمان لائے وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اور نہیں ملایا انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہوگا وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ اور وہی ہیں ہدایت پانے والے۔

ربط آیات :

کل کے سبق میں تم نے یہ بات پڑھی کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر اور قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو تم نے بت پرستی اور کواکب پرستی شروع کی ہوئی ہے اور چاند، سورج، ستاروں میں خدائی کرشمے مانتے ہو یہ بالکل غلط ہے ان میں کوئی رب تعالیٰ والی صفت نہیں ہے۔ رب تعالیٰ نے ان کو جو روشنی عطا فرمائی ہے بس وہی ہے۔ اِنِّیْ اَرٰکَ وَ قَوْمَکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں اور بتوں اور ستاروں کی تردید کرنے کے بعد صاف لفظوں میں فرمایا اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ بے شک میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک بناتے ہو اور یہ بھی فرمایا کہ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے۔

عقائد کی وجہ سے قومِ ابراہیمؑ کا لڑائی جھگڑا :

صاف ظاہر ہے کہ یہ باتیں ان کے عقیدے پر ضرب کاری تھیں اور عقیدہ، عقیدہ

ہوتا ہے چاہے کسی کا غلط ہو یا صحیح ہو دنیا میں عقیدے سے بڑھ کر کوئی چیز قوی اور مضبوط نہیں ہے۔ تو انہوں نے لڑائی شروع کر دی اس کا ذکر ہے فرمایا...... وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا ابراہیمؑ سے ان کی قوم نے ان کے ساتھ لڑ پڑے قَالَ فرمایا ابراہیمؑ نے اَتُحَاجُّوْنِّیْ فِی اللّٰهِ کیا تم میرے ساتھ جھگڑا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہ میں کہتا ہوں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

"هَدٰنِ" کی تحقیق:

وَقَدْ هَدٰنِ اور تحقیق اس نے مجھے ہدایت دی ہے۔ اصل میں هَدٰنِیْ تھا "ی" گر گئی انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو ڈرایا کہنے لگے کہ تو ہمارے معبودوں کی تردید اور توہین کرتا ہے یقین جان ہمارے معبود تجھے تکلیف پہنچائیں گے حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا اور فرمایا...... وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اور میں نہیں خوف کھاتا ان چیزوں سے جن کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہو، مجھے ان کا کوئی خوف اور ڈر نہیں ہے۔ وہ میرا بال بھی ٹیڑھا نہیں کر سکتے اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا مگر یہ جو چاہے میرا رب کوئی شے، تو اس سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔

حضرت شیخ مدظلہ العالی کے علاقے کا واقعہ:

ہمارے علاقہ میں جہاں میری پیدائش ہوئی ہے لوگ بڑے جاہل تھے اب الحمدللہ! لوگ بڑے سمجھدار ہو گئے ہیں تعلیم آ گئی ہے جہالت کے زمانے میں لوگ بزرگوں کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے اور پہاڑی علاقہ ہے اور پہاڑوں پر چیڑ، دیار اور بیار کے بلند درخت ہیں ان درختوں پر جھنڈے لٹکاتے جو قبروں کے پاس ہوتے تھے میں اس وقت نابالغ تھا اور میرا طالب علمی کا زمانہ تھا حضرت مولانا غلام غوث

ہزارویؒ کی تقریریں سنتا تھا اور ان سے بڑا متاثر تھا وہ تقریروں میں ان جھنڈوں کی بڑی تردید کرتے تھے اور میں درختوں پر چڑھنے کا بھی بڑا ماہر تھا میں ان مشکل درختوں کی چوٹیوں پر چڑھ کر جھنڈے اتار کر طالب علموں کو دیتا تھا کوئی تو انکو سلوا لیتا تھا اور کوئی قرآن کریم پر غلاف چڑھا دیتا۔ ایک دفعہ میں درخت پر چڑھ کر جھنڈا اتار رہا تھا کہ لوگ آگئے کہنے لگے کہ یہ قبر والا بابا تجھے تکلیف پہنچائے گا چونکہ الحمدللہ! ذہن پختہ تھا میں نے کہا کہ تم مجھے نہ چھیڑو بابا جانے اور میں جانوں تم نے مجھے کچھ نہیں کہنا وہ انتظار میں تھے کہ یہ اب گرے گا اور بابا اس کی ٹانگ توڑ دے گا میں جھنڈے اتار کر نیچے اتر آیا اور وہ دیکھتے رہ گئے کہ اسے کچھ نہیں ہوا۔

چڑھاوے کے متعلق فقہی مسئلہ :

اس کے متعلق فقہی طور پر مسئلہ یہ ہے کہ لوگ قبروں پر جو کچھ چڑھاوا چڑھاتے ہیں مثلاً تیل ہے موم بتی ہے، کپڑا وغیرہ مختلف چیزیں ہوتی ہیں ان کا لینا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ چیزیں اس کی ملک ہیں جو شخص چڑھاوا چڑھا کر گیا ہے شرعی طور پر ان کو اور کوئی نہیں لے سکتا اور جہاں فتنے اور جھگڑے کا خطرہ ہو وہاں چھیڑ چھاڑ بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اگر اقتدار اپنے پاس ہو اور جھگڑے کا خطرہ نہ ہو تو پھر ان چیزوں کو مٹانا ضروری ہے۔ اور عوام الناس کو ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ان کے اختیار میں کچھ نہیں ہوتا۔

مشرکین کا ابراہیمؑ کو ڈرانا :

تو ان لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کو ڈرایا کہ یہ ہمارے معبود تجھے تکلیف پہنچائیں گے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میں تمہارے شریکوں سے نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا رب کچھ

چاہے تو وہ علیحدہ بات ہے۔ وَسِعَ رَبِّىْ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا وسیع ہے میرے رب کا علم ہر چیز کو اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے، او ظالمو! وَكَيْفَ اَخَافُ اور کیسے میں خوف کھاؤں مَا اَشْرَكْتُمْ جن کو تم نے خدا کا شریک بنایا ہے وَلَا تَخَافُوْنَ اور تم خوف نہیں کھاتے اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ بے شک تم نے شریک بنائے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ان چیزوں کو کہ نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں تم پر کوئی سند اور دلیل۔ او ظالمو! تم نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہوئے ہیں کہ جن کے شریک ہونے پر تمہارے پاس کوئی سند اور دلیل نہیں ہے۔ اور اس حرکت پر خدا سے نہیں ڈرتے کہ اللہ تعالیٰ کتنا ناراض ہے اور اس کی پکڑ کتنی سخت ہوگی اور مجھے تم بناوٹی خداؤں سے ڈراتے ہو۔

مشرک رب تعالیٰ کا منکر نہیں ہوتا :

اور یہ بات میں آپ حضرات کے سامنے کئی بار بیان کر چکا ہوں کہ مشرک رب تعالیٰ کا منکر نہیں ہوتا وہ رب تعالیٰ کے وجود کا قائل ہوتا ہے اور رب تعالیٰ کو سب پر غالب اور قاہر مانتے ہوئے اس سے نیچے نیچے اپنے لئے اور سہارے تلاش کرتا ہے اور ظاہر طور پر دیکھا جائے تو مشرک کی رب تعالیٰ کے ساتھ بڑی عقیدت نظر آتی ہے۔ چنانچہ آٹھویں پارے میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی نے ساتھ دیا تو آپ حضرات پڑھیں گے کہ مشرک اپنی پیداوار میں سے رب تعالیٰ کا حصہ بھی نکالتے تھے اور اپنے بنائے ہوئے شریکوں کا حصہ بھی نکالتے تھے اور کہتے تھے کہ هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ یہ اللہ تعالیٰ کا حصہ ہے اپنے خیال سے وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور یہ ہمارے شریکوں کا حصہ ہے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ پس وہ حصہ جو ان کے شریکوں کا ہوتا ہے فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ

پس وہ نہیں پہنچتا اللہ تعالیٰ کی طرف وَمَا كَانَ لِلّٰهِ اور جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہوتا ہے فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآءِهِمْ پس وہ پہنچتا ہے ان کے شریکوں کی طرف۔ دیکھو! رب تعالیٰ کا حصہ پہلے نکالتے پھر اپنے شریکوں کا۔

مشرکین کا اور خداؤں کے علاوہ رب تعالیٰ کو غنی سمجھنا :

پھر عجیب بات ہے کہ جو ڈھیری رب تعالیٰ کی ہوتی تھی اگر اس میں سے کچھ دانے شریکوں والی ڈھیری میں مل جاتے تو اس سے الگ نہیں کرتے تھے کہتے کہ رب تعالیٰ محتاج نہیں ہے اور یہ محتاج ہیں۔ اور اگر شریکوں کی ڈھیری میں سے کچھ دانے رب تعالیٰ کی ڈھیری میں مل جاتے تو فوراً الگ کر لیتے کہ رب تو غنی ہے۔ اور یہ محتاج ہیں اس سے اندازہ لگاؤ کہ مشرک کتنا قائل ہے رب تعالیٰ کے وجود کا اور رب تعالیٰ کو کتنا بڑا سمجھتا ہے۔

مشرکین کے خود ساختہ دلائل :

اور مشرک یہ بھی کہتے تھے کہ ہم ان کی پوجا ان کو رب سمجھ کر تو نہیں کرتے بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے بغیر ہماری اللہ تعالیٰ تک رسائی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند ہے۔ اور ہم بہت پست ہیں هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (پارہ: ۱۱)۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں پھر مثالیں دیتے کہ ملک کے صدر کو ملنے کے لئے گورنر، وزیر اعلیٰ، ڈی، سی کی ضرورت پڑتی ہے۔ یا ایم، این، اے یا ایم، پی، اے کی ضرورت پڑتی ہے۔ براہِ راست کون مل سکتا ہے؟۔ مکان کی چھت پر جانے کے لئے سیڑھی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو بہت بلند ہے اس طرح کی مثالیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے چودھویں پارے میں اس کا جواب دیا فرمایا......

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ پس نہ بیان کرو اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ صدر کو تم پہلے مطمئن کرو گے کہ گولی مارنے کے لئے نہیں آرہے۔ پھر اپنے حالات اور ضرورت بتاؤ گے کیونکہ وہ عالم الغیب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو تمہاری حاجتوں اور ضرورتوں کا علم ہے اس کو سفارشیوں کے ذریعے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور رہا مسئلہ سیڑھیوں کا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہم تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ تو یہاں سیڑھیوں کی کیا ضرورت ہے؟۔ فرمایا...... فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ پس دونوں فریقوں میں سے کون اَحَقُّ بِالْاَمْنِ زیادہ حق دار ہے امن کا، ایک رب تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے اور دوسرا غیروں سے ڈرنے والا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے، مگر تم نے جانتے ہوئے بھی خاموش رہنا ہے، صحیح بات نہیں کرنی لہٰذا مجھ سے سنو...... اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ جو ایمان لائے وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اور نہیں ملایا انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہوگا وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور وہی ہیں ہدایت پانے والے۔

صحابہؓ کا تفہیم آیت کیلئے آپ ﷺ سے استفسار:

صحابہ کرامؓ اس آیت کریمہ کا مطلب نہ سمجھے اور پریشان ہو گئے کہنے لگے حضرت یہ فرمائیں کہ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر تھوڑی بہت زیادتی نہ کی ہو؟ زبانی طور پر یا عملی طور پر مثلاً زبان سے کسی کی غیبت ہو جائے یا جھوٹ بولا جائے یا گالی گلوچ ہو جائے یہ زبانی ظلم ہے۔ اور عملی طور پر ظلم یہ ہے کہ مثلاً کسی کا مال کھایا جائے تو صحابہ کرامؓ نے ظلم سے عام ظلم سمجھا۔

آنحضرت ﷺ کا شافی جواب :

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے معنٰی یہ ہوگا کہ وہ لوگ جوایمان لائے اوراپنے ایمان کے ساتھ شرک کونہیں ملایاان کے لئے امن ہے۔

دوسرا جواب :

پھر آنحضرت ﷺ نے وہ آیت کریمہ پڑھی جو حضرت لقمان بن باحور بن ناحورؒ نے اپنے بیٹے سورانؒ کو سمجھاتے ہوئے فرمایا تھا اے بیٹے! لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرنا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (پارہ : ۲۱)۔بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ظلم کا معنٰی ہے کہ حق کسی کا بنتا ہواور دے کسی اور کو دیا جائے۔ بھائی! عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے کسی اور کو دو گے تو ظلم ہوگا چڑھاوا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ کسی اور کا چڑھاوا چڑھاؤ گے تو ظلم ہوگا۔صدا اور پکار رب تعالیٰ کا حق ہے۔اللہ تعالیٰ کے سوااوروں کو پکارو گے تو ظلم ہوگا سجدہ رب تعالیٰ کا حق ہے کسی اور کے آگے جھکو گے تو ظلم ہوگا اور یہی شرک ہے،شرک کی معمولی سی ملاوٹ بھی ہوگی تو اعمال برباد ہو جائیں گے۔آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو اور کون محبوب ہے؟۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اے نبی کریم (ﷺ)! آپ کی طرف بھی وحی کی گئی ہے اورآپ سے پہلے پیغمبروں کی طرف بھی کہ اگر بالفرض آپ ﷺ نے بھی شرک کیا تو آپ کے تمام اعمال اکارت ہوجائیں گے اور تم ہو جاؤ گے گھاٹا پانے والوں میں سے۔یہ ہمیں سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ورنہ پیغمبر تو معصوم ہیں اس سے اندازہ لگاؤ کہ شرک کتنی بری اور قبیح چیز ہے۔لہٰذا شرک سے

بچواور ایمان کے ساتھ شرک کو نہ ملاؤ۔

وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ(۸۳) وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ کُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(۸۴) وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ(۸۵) وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ(۸۶) وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۸۷) ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۸۸)

لفظی ترجمہ :

وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اور یہ مذکور ہماری دلیل ہے اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ جو ہم

ہم نے ابراہیمؑ کو عَلٰی قَوْمِهٖ ان کی قوم کے مقابلے میں نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ہم بلند کرتے ہیں درجے جس کے ہم چاہیں اِنَّ رَبَّكَ بے شک تیرا رب حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ حکمت والا، جاننے والا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور بخشا ہم نے ابراہیمؑ کو اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اسحاقؑ اور یعقوبؑ كُلًّا هَدَيْنَا سب کو ہم نے ہدایت دی وَنُوْحًا هَدَيْنَا اور نوحؑ کو ہم نے ہدایت دی مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اور ان کی اولاد میں سے ہیں داؤدؑ اور سلیمانؑ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور ایوب، اور یوسف، اور موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو ہدایت دی وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ اور زکریا اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس علیہم السلام کو كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ سب نیکوکاروں میں سے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط علیہم السلام کو وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور سب کو ہم نے فضیلت دی تمام جہان کے لوگوں پر وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ اور ان کے باپ دادوں میں سے وَذُرِّيّٰتِهِمْ اور ان کی اولادوں میں سے وَاِخْوَانِهِمْ اور ان کے بھائیوں میں سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ اور ہم نے ان کو چنا وَهَدَيْنٰهُمْ اور ان کو ہم نے ہدایت دی اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھے راستے کی ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ

يَّشَآءُ وہ ہدایت دیتا ہے اس کے ذریعے جس کو چاہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا اور اگر بالفرض یہ بھی شرک کرتے لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ ضائع ہو جاتے ان سے وہ اعمال جو وہ کرتے رہے ہیں۔

ربط آیات :

اس سے پہلے رکوع میں یہ بات گزری ہے کہ ابراہیمؑ نے رات کے وقت جب ستارہ دیکھا تو فرمایا...... هٰذَا رَبِّىْ کیا یہ میرا رب ہے؟ یہ قوم پر چوٹ تھی اور اس کے رب ہونے کا انکار تھا پھر چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو کہا کیا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو فرمایا لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِىْ رَبِّىْ اگر نہ ہدایت دیتا مجھے میرا پروردگار تو میں گمراہ قوم کا ایک فرد ہوتا پھر جب سورج طلوع ہوا دن چڑھا اور سورج ان سے بڑا تھا تو فرمایا هٰذَا رَبِّىْ هٰذَآ اَكْبَرُ کیا یہ میرا رب ہے؟ کہ یہ ان سے بڑا ہے جب وہ غروب ہو گیا تو فرمایا اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اے میری قوم! میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک بناتے ہو۔

ابراہیمؑ کا قوم کو سمجھانے کیلئے انداز :

اور یہ بات میں نے تفصیلاً بیان کی تھی کہ ابراہیمؑ نے کسی کو رب نہیں بنایا نہ ستارے کو نہ چاند کو نہ سورج کو بلکہ قوم کو سمجھانے کے لئے یہ انداز اختیار کیا اس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اور یہ مذکور ہماری دلیل ہے اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ جو دی ہم نے ابراہیمؑ کو کہ ان کے دماغ میں ڈالی عَلٰى قَوْمِهٖ ان کی قوم کے مقابلے

میں ،قوم کو سمجھانے کے لئے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ہم بلند کرتے ہیں درجے جس کے ہم چاہتے ہیں۔

کتب عقائد میں مندرج مراتب درجات :

عقائد کی کتابوں میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تمام مخلوق میں پہلا درجہ اور مقام ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اور دوسرا درجہ اور مقام ہے حضرت ابراہیمؑ کا اور تیسرا درجہ اور مقام ہے حضرت موسیٰؑ کا۔ تو حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں دوسرے نمبر کی شخصیت ہیں۔ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ بے شک تیرا رب حکمت والا، جاننے والا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗ اور بخشا ہم نے ابراہیمؑ کو اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اسحاقؑ اور یعقوبؑ۔ حضرت اسحاقؑ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے ہیں اور یعقوبؑ پوتے تھے۔ كُلًّا هَدَيْنَا سب کو ہم نے ہدایت دی۔ ابراہیمؑ کو اپنے دور میں اسحاقؑ کو اپنے دور میں اور یعقوبؑ کو اپنے دور میں۔

نوحؑ اور ابراہیمؑ کا درمیانی وقفہ :

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوحؑ کو ہم نے ہدایت دی اس سے پہلے۔ کیونکہ نوحؑ ابراہیمؑ سے پہلے ہیں۔ تاریخ دان بتاتے ہیں کہ ابراہیمؑ طوفانِ نوح سے سترہ سو نو سال بعد تشریف لائے ہیں۔

ایک اشکال اور اس کا جواب :

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اور ان کی اولاد میں سے ہیں۔ "ہٖ" ضمیر حضرت ابراہیمؑ کی طرف بھی لوٹ سکتی ہے اور نوحؑ کی طرف بھی لوٹ سکتی ہے۔ کیونکہ آگے جن حضرات کا ذکر

ہے وہ دونوں حضرات کی اولاد ہیں۔لہٰذا کوئی اشکال نہیں ہے۔ان کی اولاد میں سے ہیں۔ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ،اور یوسفؑ،اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ہدایت دی وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ اور زکریا اور یحیٰ کو اور عیسیٰؑ کو اور الیاسؑ کو كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ سب نیکو کاروں میں سے تھے وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوطؑ کو وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ اور سب کو ہم نے فضیلت دی تمام جہان کے لوگوں پر۔اپنے زمانے میں دوسرے لوگوں پر ان کو فضیلت حاصل تھی۔

تعدادِ انبیاءؑ کے متعلق روایات اور حافظ ابن کثیرؒ کا قول :

پیغمبروں کی صحیح تعداد تو رب تعالیٰ ہی جانتا ہے البتہ ایک روایت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ایک روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار کا ذکر ہے۔لیکن دونوں روایتوں کے متعلق حافظ ابن کثیرؒ جو بڑے بلند پائے کے محدث،مفسر اور مؤرخ بھی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سند کے اعتبار سے دونوں روایتیں ضعیف اور کمزور ہیں۔

پیغمبروں کی تعداد بیان کرنے کا طریقہ :

لہٰذا اگر پیغمبروں کی کل تعداد بیان کرنے کی ضرورت پیش آئے تو قطعی اور یقینی طور پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نہ کہو بلکہ اس طرح کہو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس سے کم و بیش جتنے بھی رب تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے ہیں کیونکہ اگر ان کی تعداد قرآنِ کریم میں ہوتی تو قطعی اور یقینی تھی اگر حدیث متواتر میں ہوتی تو پھر بھی یقینی تھی اور اگر خبر واحد صحیح ہوتی تو پھر بھی غالب گمان ہوتا کہ ہوسکتا ہے کہ ان کی تعداد زیادہ ہو اور ہم کم بیان کر کے ایمان

ضائع کریں اور اگر کم ہوں اور ہم زیادہ بیان کریں تو ہم نے غیر نبی کو نبی بنا کر کفر کا ارتکاب کیا۔ لہٰذا ان ضعیف حدیثوں کی بنا پر اگر تعداد بیان کرو تو ساتھ یہ جملہ ضرور کہو کہ "یا اس سے کم وبیش"۔

تذکرۂ اسماءِ انبیاءؑ وملائکہ قرآنِ کریم میں کہاں، کتنا :

قرآنِ کریم میں کل پچیس پیغمبروں کے نام مذکور ہیں اور اس رکوع میں اٹھارہ پیغمبروں کے نام آئے ہیں اتنا اکٹھا پیغمبروں کا ذکر کسی اور رکوع میں نہیں آیا اور قرآن کریم میں صرف چھ فرشتوں کا نام آیا ہے پہلے پارے میں چار فرشتوں کا ذکر ہے جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور ہاروت وماروت اور پانچواں "رعد" ہے جس کے نام پر مستقل سورۃ رعد ہے اور اس میں آتا ہے یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ اور تسبیح بیان کرتا ہے رعد اس کی حمد کی۔ اور چھٹا فرشتہ مالک ہے جس کا ذکر سورۃ زخرف میں آتا ہے یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ دوزخی کہیں گے اے مالک! تیرا رب ہمیں موت دے دے۔

قرآن میں کفار کے نام :

اور قرآنِ کریم میں چھ کفار کے نام آئے ہیں۔ ابلیس، فرعون، ہامان، قارون، آزر، ابولہب۔

حضرت مریمؑ کا اسم گرامی قرآن میں کہاں اور کتنی مرتبہ آیا ہے :

اور ایک عورت کا نام آیا ہے اور وہ حضرت مریمؑ ہیں، حضرت مریمؑ کا نام قرآنِ کریم میں تیس مرتبہ آیا ہے، یوں سمجھو کہ اوسطاً فی پارہ ایک مرتبہ۔

تذکرہ اسمِ صحابیؓ :

اور سارے قرآن میں ایک صحابی کا نام آیا ہے اور وہ ہیں حضرت زید بن حارثہؓ جن کا ذکر سورۃ الاحزاب میں ہے فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا پس جب پورا کرلیا زید نے اس عورت سے اپنی غرض کو۔ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ اور ان کے باپ دادوں میں سے بھی ہم نے نبی بنائے وَذُرِّیّٰتِهِمْ اور ان کی اولادوں میں سے بھی ہم نے نبی بنائے وَاِخْوَانِهِمْ اور ان کے بھائیوں میں سے بھی ہم نے نبی بنائے وَاجْتَبَیْنٰهُمْ اور ہم نے ان کو چنا نبوت اور رسالت کے لئے وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور ان کو ہم نے ہدایت دی سیدھے راستے کی ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وہ ہدایت دیتا ہے اس کے ذریعے جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے۔

ہدایت کس کو ملتی ہے؟ :

اور ہدایت دیتا کن کو ہے؟ اس کا ذکر سورۃ شوریٰ میں ہے وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ اور راہ دکھاتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے اور جو غلط راستے پر چلتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے تو اس کو ادھر ہی چلا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کسی پر جبر نہیں :

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ پس جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ٹیڑھے کردیئے، اللہ تعالیٰ کسی پر جبر نہیں کرتا اس نے اختیار دیا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ پس جو چاہے پس ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے پھر جو راستہ کوئی اپنے لئے اختیار کرے گا نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی پھیر

دیں گے ہم اسی طرف جس طرف وہ پھرے گا۔ آگے سب کا نتیجہ بیان فرمایا ہے وَلَوْ اَشْرَكُوْا اور اگر بالفرض یہ بھی شرک کرتے جو اللہ کے منتخب بندے اور پیغمبر ہیں کہ ان میں سے اٹھارہ کا ذکر تو ناموں کے ساتھ ہے اور باقیوں کا ذکر اجمالی طور پر وَمِنْ آبَاءِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ میں کیا گیا ہے۔ گویا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر آ گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ذکر بھی آ گیا ہے کہ آپ ابراہیمؑ اور نوحؑ کی اولاد میں سے ہیں۔

شرک کی قباحت کا بیان :

اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کر کے فرمایا اگر بالفرض یہ پیغمبر بھی شرک کرتے تو لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ ضائع ہو جاتے ان سے وہ اعمال جو وہ کرتے رہے ہیں۔ اور چھبیسویں پارے میں آتا ہے وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے پیغمبر ہو چکے ہیں لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ کہ البتہ بالفرض اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور ہو جائیں گے گھاٹا پانے والوں میں سے۔ اندازہ لگاؤ کہ شرک کتنی بری اور پلید شئی ہے کہ بالفرض پیغمبر بھی شرک کرتے تو اعمال ضائع ہو جاتے میں نے کئی دفعہ مثال دے کر یہ بات سمجھائی ہے کہ دو من دودھ کا مٹکا ہو بالکل صاف اور کھرا اس مٹکے میں اپنے ہی بیٹے کا تھوڑا سا پیشاب گر جائے تو دیانت دار آدمی اس کو استعمال کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا اور نہیں کہے گا کہ دو من دودھ میں تھوڑا سا پیشاب گر گیا ہے تو کیا ہو گیا ہے پھر پیشاب بھی گدھے گھوڑے کا تو نہیں اپنے ہی بیٹے اور لختِ جگر کا ہے بلکہ اس کو ضائع کر دے گا بعینہٖ اسی طرح جس طرح کہ وہ دودھ قابلِ استعمال نہیں رہتا بالفرض شرک کا ایک قطرہ بھی

اعمال میں آگیا تو سب اعمال ضائع ہو جائیں گے چاہے پیغمبر کے اعمال ہی کیوں نہ ہوں۔ ہمارے آپ کے اعمال کی کیا حیثیت ہے؟۔ اور یہ بات بھی آپ حضرات کئی مرتبہ سن چکے ہیں کہ پیغمبر کے اعمال اتنے بھاری ہیں کہ امت کے تمام اعمال پیغمبرؐ کے ایک عمل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اُولٰٓـئِکَ الَّـذِیْنَ اٰتَیْـنٰھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ج فَاِنْ یَّکْفُرْ بِھَا ھٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِھَا قَوْمًا لَّـیْسُوْا بِھَا بِکٰفِرِیْنَ(۸۹) اُولٰٓـئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ ط قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْـهِ اَجْرًا ط اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ(۹۰) وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْـزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ط قُلْ مَنْ اَنزَلَ الْـکِتٰبَ الَّـذِیْ جَآءَ بِـهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّھُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَـهٗ قَـرَاطِیْـسَ تُـبْدُوْنَـھَا وَتُخْفُوْنَ کَـثِیْرًا ج وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَـعْـلَـمُـوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ ط قُلِ اللّٰہُ لا ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَـلْـعَـبُـوْنَ(۹۱) وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْـنٰهُ مُـبٰرَکٌ مُّـصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْـهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَـنْ حَوْلَـھَا ط وَالَّـذِیْـنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِـهٖ وَھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ(۹۲)

لفظی ترجمہ :

اُولٰٓـئِکَ الَّـذِیْنَ یہ وہ لوگ ہیں اٰتَیْنٰھُـمُ الْـکِتٰبَ جن کو ہم نے کتابیں دیں وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ اور حکم دیا اور نبوۃ دی فَاِنْ یَّکْفُرْ بِھَا پس اگر انکار کریں ان چیزوں کا ھٰٓؤُلَآءِ یہ لوگ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِھَا پس تحقیق سپرد کردیں ہم نے یہ چیزیں قَوْمًا ایسے لوگوں کے لَّیْسُوْا بِھَا بِکٰفِرِیْنَ کہ وہ ان کا انکار کرنے والے نہیں ہیں اُولٰٓـئِکَ الَّذِیْنَ وہی لوگ ہیں ھَدَی اللّٰہُ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی فَبِھُدٰاھُمُ اقْتَدِہْ پس ان کی ہدایت کی تو بھی پیروی کر قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا آپ کہہ دیں میں نہیں مانگتا تم سے اس قرآن پر کوئی معاوضہ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ نہیں ہے یہ مگر نصیحت جہان والوں کے لئے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ اور نہیں قدر کی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حَقَّ قَدْرِہٖ جیسا کہ اس کا حق ہے قدر کرنے کا اِذْ قَالُوْا جب انہوں نے کہا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ کسی بشر پر کوئی شئی قُلْ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ کس نے نازل کی وہ کتاب الَّذِیْ جَآءَ بِہٖ مُوْسٰی جس کو موسیٰؑ لے کر آئے نُوْرًا جو روشنی تھی وَّھُدًی اور ہدایت تھی لِّلنَّاسِ لوگوں کے لئے تَجْعَلُوْنَہٗ جس کو تم نے کر دیا قَرَاطِیْسَ ٹکڑے ٹکڑے تُبْدُوْنَھَا ظاہر کرتے ہو تم ان ٹکڑوں کو وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا اور چھپاتے ہو بہت سے حصے کو وَعُلِّمْتُمْ اور تمہیں تعلیم دی گئی مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ ان چیزوں کی جن کو نہیں جانتے تھے تم

وَلاَ اٰبَآؤُکُمْ اور نہ تمہارے آباؤ اجداد قُلِ اللّٰہُ آپ (ﷺ) کہہ دیں اللہ تعالیٰ نے نازل کی ثُمَّ ذَرْھُمْ پھر آپ چھوڑ دیں ان کو فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ان کے شغل میں کھیلتے رہیں وَھٰذَا کِتٰبٌ اور یہ کتاب ہے اَنْزَلْنٰہُ جس کو ہم نے نازل کیا مُبٰرَکٌ برکت والی ہے مُّصَدِّقُ تصدیق کرنے والی ہے الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ اسکی جو اس سے پہلے ہے وَلِتُنْذِرَ اور تاکہ تو ڈرائے اُمَّ الْقُرٰی تمام بستیوں کی اصل بستی کو وَمَنْ حَوْلَھَا اور اس کے ارد گرد والوں کو وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں بِالْاٰخِرَۃِ آخرت پر یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وہ ایمان لاتے ہیں قرآن پاک پر وَھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

رابط آیات/درس :

گزشتہ درس میں بیان ہوا تھا کہ بالفرض اگر انبیاء کرامؑ بھی شرک کا ارتکاب کرتے تو ان کے سارے اعمال ضائع ہوجاتے حالانکہ بلا شبہ انبیاء کرامؑ شرک سے پاک ہوتے ہیں لہٰذا یہ بات سب لوگوں کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ جب انبیاء کرامؑ مستثنیٰ نہیں ہیں۔ تو پھر کسی اور کو معافی کس طرح مل سکتی ہے لہٰذا شرک سے ہمیشہ بچنا چاہیے آگے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کی فضیلت اور ان کا مقام بیان فرمایا ہے……

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتابیں دیں وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ اور حکم دیا اور نبوۃ دی مذکورہ پیغمبروں میں وہ بھی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل فرمائیں جیسے موسیٰؑ کے پاس توراۃ تھی عیسیٰؑ کے پاس انجیل تھی، حضرت

داؤدؑ کے پاس زبور تھی آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور ان میں سے بعضے وہ تھے جن کے پاس کتاب تو نہیں تھی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل ہوتا رہا وحی اترتی رہی فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ پس اگر انکار کریں ان چیزوں کا یہ لوگ یعنی کتابوں کا حکم اور نبوۃ کا یہ مکے والے تو کوئی بات نہیں فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا پس تحقیق سپرد کردیں ہم نے یہ چیزیں ایسی قوم کے لئے لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ کہ وہ ان کا انکار کرنے والے نہیں ہیں۔ الحمد للہ قیامت تک آنے والے اگر مکے والے نہیں مانتے تو نہ مانیں ایسی قوموں تک یہ چیزیں پہنچیں گی کہ وہ انکار نہیں کریں گے بلکہ تسلیم کریں گے الحمد للہ آج دنیا میں سوا ارب کے قریب مسلمان موجود ہیں ان چیزوں کو تسلیم کرنے والے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ وہی لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر جن کا ذکر ہوا ہے هَدَى اللّٰهُ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ اے نبی کریم ﷺ آپ بھی ان کی ہدایت کی پیروی کریں۔

پیغمبر پیکر خلوص وللہیت :

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا آپ ان کو کہہ دیں میں نہیں مانگتا تم سے اس قرآن پر کوئی معاوضہ، بعض کافروں کو یہ شبہ تھا کہ غریب اور کمزور آدمی ہے اس نے نبوۃ کا دعویٰ کرکے روپیہ کمانے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔

ولید بن مغیرہ کا آپ ﷺ سے مباحثہ :

چنانچہ مشہور صحابی حضرت خالدؓ بن ولیدؓ کا والد ولید بن مغیرہ مکہ مکرمہ میں سب سے زیادہ مالدار آدمی تھا تیرہ بیٹے تھے خود بھی اور بیٹے بھی بڑے صحت مند تھے بیٹوں میں بیٹھا ہوتا تو کوئی تمیز نہیں کرسکتا تھا کہ باپ کون ہے اور بیٹا کون ہے۔ تیرہ میں سے تین کو اللہ

تعالیٰ نے ایمان کی توفیق عطا فرمائی حضرت خالد بن ولید، ہشام بن ولید اور ولید بن ولید رضی اللہ عنھم، باقی دس کفر پر مرے ولید بن مغیرہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ کو مال کی ضرورت ہے تو میں تجھے اتنا مال دینے کے لئے تیار ہوں کہ تیری سات پشتوں کو کافی ہو جائے گا مگر لَآ اِلٰــــــــہَ اِلَّا اللّٰہُ کی رٹ لگانی چھوڑ دے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارا غلط خیال ہے میں تمہیں کسی معاوضے کے لئے نہیں سناتا بلکہ یہ رب تعالیٰ کا کلام ہے اور رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں تمہیں سناؤں اور اللہ تعالیٰ کے احکام تمہیں پہنچاؤں اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ نہیں ہے یہ مگر نصیحت جہان والوں کے لئے۔

ابورافع یہودی کا قصہ اور آیات کا شانِ نزول :

ایک مجلس میں یہودی، عیسائی، صابی اور مشرک موجود تھے یعنی مشترکہ مجلس تھی اس میں آنحضرت ﷺ نے اپنی نبوۃ اور رسالت کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوۃ عطا فرمائی ہے اور میرے اوپر قرآن نازل فرمایا ہے اور معجزات عطا فرمائے ہیں۔ ابورافع یہودی بڑا منہ پھٹ اور بے حیا آدمی تھا جس طرح کعب بن اشرف بڑا منہ پھٹ اور بے لحاظ آدمی تھا بعض آدمی بات کرنے سے جھجکتے نہیں ہیں چاہے بات کتنی بری ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اس قسم کے لوگوں میں سے تھے جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر کتاب نازل فرمائی ہے تو ابورافع یہودی کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے تو کسی انسان پر کوئی شئی نازل نہیں فرمائی تیرے اوپر کتاب کہاں سے نازل ہوگئی یہ بات اس نے محض ضد کی وجہ سے کہی ورنہ بڑا سمجھدار آدمی تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا فرمایا...... وَمَـا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اور نہیں قدر کی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسا کہ اس کا حق ہے قدر

کرنے کا اِذْ قَالُوْا جب انہوں نے کہا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی شئی نہ وحی نہ کتاب۔

اللہ تعالیٰ کی بےقدری کرنے کا مطلب :

اب اس میں اللہ تعالیٰ کی بے قدری کس طرح ہوئی؟ اس کو آپ اس طرح سمجھیں کہ ایک ملک کا صدر دوسرے ملک میں اپنا سفیر بھیجے مکمل دستاویزات اور سندیں دے کر اور اس کا صدر اس کو سفیر ماننے سے انکار کردے تو یہ اس سفیر کی توہین نہیں بلکہ اس کے بادشاہ کی توہین ہے جس نے اس کو مکمل دستاویزات کے ساتھ بھیجا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے ان پر وحی نازل فرمائی کتابیں نازل فرمائیں اور ان کو معجزات عطا فرمائے ان تمام دلائل کے ہوتے ہوئے جو ان کا انکار کرے گا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی ہے قدر نہیں کی چونکہ کہنے والا یہودی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ کس نے نازل کی وہ کتاب الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی جس کو موسیٰ لے کر آئے نُوْرًا وَّهُدًی لِّلنَّاسِ جو روشنی تھی اور ہدایت تھی لوگوں کے لئے اپنے دور میں بتاؤ ظالمو! وہ کتاب موسیٰ پر کس نے نازل فرمائی تھی؟ اور کیا موسیٰ بشر نہیں تھے؟

"قَرَاطِیْس" کی تحقیق :

تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ جس کو تم نے کر دیا ٹکڑے ٹکڑے قَرَاطِیْسَ، قِرْطَاسٌ کی جمع ہے جس کا معنیٰ کاغذ اور ٹکڑا ہے۔ تُبْدُوْنَهَا ظاہر کرتے ہو تم ان ٹکڑوں کو جو تمہارے مطلب کے ہیں وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا اور چھپاتے ہو بہت سے حصے کو جس کی وجہ سے تم پر زد پڑتی ہے۔ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ اور تمہیں تعلیم دی گئی ان

چیزوں کی جن کو نہیں جانتے تھے تم وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ اور نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے اس کتاب کے ذریعے تمہیں وہ احکام بتائے گئے جو حلال حرام جائز ناجائز ثواب و عقاب پر مشتمل تھے جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے، بتاؤ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے؟ فرمایا یہ تو ضد میں ہیں لہٰذا یہ جواب نہیں دیں گے کیونکہ جب آدمی ضد پر اتر آئے تو حق کا انکار کر دیتا ہے..... قُلِ اللّٰهُ آپ (ﷺ) کہہ دیں اللہ تعالیٰ نے نازل کی ثُمَّ ذَرْهُمْ پھر آپ چھوڑ دیں ان کو فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ان کے شغل میں کھیلتے رہیں۔ تو جس طرح موسیٰ پر کتاب نازل ہوئی اور بشر تھے اسی طرح وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہ کتاب ہے قرآنِ کریم جس کو ہم نے نازل کیا مُبٰرَكٌ برکت والی ہے۔ اس کو ہاتھ لگانا باعث برکت ہے اس کو دیکھنا برکت ہے اس کو پڑھنا برکت ہے اس کو سمجھنا باعث برکت ہے اور قرآن کریم کو کھول کر سامنے رکھ کر پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے اس لئے کہ زبان پڑھے گی اور آنکھیں دیکھیں گی کیونکہ پڑھنے کا الگ ثواب ہے اور دیکھنے کا الگ ثواب ہے اور ہاتھ لگانے کا الگ ثواب ہے (درس میں چھوٹے بچے آگے بیٹھ جاتے ہیں میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ بڑے حضرات آگے ہو کر بیٹھا کرو کیونکہ سمجھنا تو بڑوں نے ہے ان کا شوق اپنی جگہ پر ٹھیک ہے مگر یہ سمجھ تو نہیں سکتے اس لئے بڑے حضرات آگے بیٹھا کریں)۔ مُصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ تصدیق کرنے والی ہے اسکی جو اس سے پہلے ہے جو کتابیں قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئی ہیں قرآن کریم ان کی تصدیق کرتا ہے۔

''مکہ'' کا معنیٰ اور ''ام القریٰ'' کا مطلب :

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى یہ کتاب اس لئے اتاری ہے تاکہ آپ ڈرائیں تمام بستیوں

کی اصل کو۔ مکہ مکرمہ کا نام ''ام القریٰ'' بھی ہے یہ تمام بستیوں کی ماں ہے۔ کیونکہ یہیں سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو شرقاً، غرباً، شمالاً، جنوباً پھیلایا ہے۔ جس طرح آٹے کا پیڑا ہوتا ہے اور اس کو پھیلا کر روٹی بنائی جاتی ہے اسی طرح زمین کو پیڑے کی شکل میں بنا کر یہاں رکھا جہاں مکہ مکرمہ ہے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰھَا اس کے بعد پھر زمین کو چاروں طرف پھیلا دیا اور مکہ کا لفظی معنیٰ ناف ہے جو آدمی کے درمیان میں ہوتی ہے ماں کے پیٹ میں بچے کو اسی کے ذریعے خوراک ملتی ہے ام القریٰ کو ڈرانے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں کے باشندوں کو ڈرائیں وَمَنْ حَوْلَھَا اور اس کے ارد گرد والوں کو بھی ڈرائیں وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں آخرت پر یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وہ ایمان لاتے ہیں قرآن پاک پر جو آخرت کو مانتے ہیں وہ قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں ان کی واضح اور صاف نشانی یہ ہے کہ وَھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نمازوں کی حفاظت اور پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ (۹۳) وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۹۴)

لفظی ترجمہ :

وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون بڑا ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرٰى اس شخص سے جس نے افترا باندھا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا اَوْ قَالَ یا جس نے کہا

اُوْحِيَ اِلَيَّ میری طرف وحی کی گئی ہے وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ حالانکہ اس کی طرف کوئی چیز وحی نہیں کی گئی وَمَنْ قَالَ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے کہا سَاُنْزِلُ میں بھی نازل کرسکتا ہوں مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اس کی مثل جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر آپ دیکھیں اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ جب کہ ظالم موت کی غشیوں میں ہوں گے وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتے بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھ ان کی طرف پھیلائے ہوئے ہوں گے اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نکالو اپنی جانوں کو اَلْيَوْمَ آج کے دن تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ تمہیں بدلا دیا جائے گا ذلت کا عذاب بِمَا كُنْتُمْ اس لئے کہ تھے تم تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ کہتے اللہ تعالیٰ پر غَيْرَ الْحَقِّ ناحق وَكُنْتُمْ اور تھے تم عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے تکبر کرتے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ وَتَرَكْتُمْ اور چھوڑ دیا تم نے مَّا خَوَّلْنٰكُمْ اس کو جو ہم نے تمہیں نعمتیں دی تھیں وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ تمہاری پشتوں کے پیچھے وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے ساتھ شُفَعَآءَكُمُ تمہارے سفارشیوں کو الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ وہ جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا کہ بے شک وہ تمہارے اندر شریک ہیں لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ البتہ تحقیق منقطع ہوگئے ہیں

تعلقات جو تمہارے درمیان تھے وَضَلَّ عَنْكُمْ اور غائب ہو گئے تم سے مَّآ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ وہ جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے۔

دنیا میں بدترین ظالم :

دنیا میں ظلم کی بھی بڑی قسمیں ہیں اور ظالم بھی بہت ہیں مگر تین ظالم سب سے بڑے ہیں اس مقام پر تین بڑے ظالموں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَمَنْ اَظْلَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے، اور کون بڑا ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرٰى اس شخص سے جس نے افترا باندھا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا۔

افترا باندھنے کا مطلب :

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا افتراء کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف شریک کی نسبت کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا بھی اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے کے زمرے میں آتا ہے۔

ظلم کی ایک قسم :

اور یہ بھی بہت بڑا ظلم ہے جس طرح یہودیوں نے کہا عُزَيْرُ بْنُ اللّٰهِ کہ عزیرؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، اور نصاریٰ نے کہا مَسِيْحُ بْنُ اللّٰهِ کہ عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں دنیا کے جاہل اور مشرک کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... يَشْتِمُنِىْ اِبْنُ اٰدَمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ اولادِ آدم مجھے گالیاں دیتی ہے حالانکہ اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ مجھے گالیاں دے، گالیاں کس طرح دیتا ہے يَدْعُوْا لِىْ وَلَدًا وہ میری طرف اولاد کی نسبت کرتا ہے اللہ

تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اللہ تعالیٰ کو گالی دینا ہے وَیُکَذِّبُنِیْ اِبْنُ آدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِکَ اور ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے کوئی حق نہیں ہے مجھے جھٹلانے کا جھٹلانا کس طرح ہے؟ کہتا ہے لَنْ یُّعِیْدَنِیْ مجھے قیامت والے دن نہیں اٹھایا جائے گا اور میں کہتا ہوں کہ ضرور اٹھاؤں گا۔

دوسرا بڑا ظالم :

دوسرا بڑا ظالم اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ یا جس نے کہا میری طرف وحی کی گئی ہے وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ حالانکہ اس کی طرف کوئی چیز وحی نہیں کی گئی، جھوٹا نبی بنتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف فرشتہ وحی لے کر آتا ہے۔ یہ بھی بڑا ظالم ہے اور اس سے بڑا ظالم بھی کوئی نہیں ہے اور ایسے ظالم بہت گزرے ہیں۔

دورِ نبوت کے کذاب :

آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور آپ ﷺ کے بعد تو ساون برساتی کے مینڈکوں کی طرح جھوٹے نبی آئے۔

عصرِ حاضر کے کذاب اور مرزا قادیانی لعین :

اس وقت بھی امریکہ میں ایک دجال ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا کہ میری طرف وحی آتی ہے اور قادیانیوں نے دنیا میں جال پھیلایا ہوا ہے، تبلیغ سے باز نہیں آتے۔ حالانکہ قادیانی جھوٹا آدمی تھا۔

قادیانی کا چندہ لینا اور دھوکہ دہی کرنا :

قادیانی نے ایک مرتبہ لوگوں سے چندہ مانگا کہ میں نے چالیس جلدوں میں ایک

کتاب لکھنی ہے لہٰذا میرے ساتھ تعاون کرو لوگوں نے چندہ دیا اس نے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے ''اربعین'' کے نام سے۔ اربعین (۱) اربعین (۲) اربعین (۳) اربعین (۴) اور خاموش ہو گیا کئی سال گزرنے کے بعد لوگوں نے مطالبہ کیا کہ آپ نے چندہ لیا تھا چالیس جلدوں میں کتاب لکھنے کا مگر یہ چار چھوٹے رسالے آئے ہیں باقی چھتیس کہاں ہیں؟ تو مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ چار میں نے لکھ دیئے ہیں اس کے ساتھ صفر تم لگا لو تو چالیس ہو جائیں گے۔ دیکھو! یہ ہے نبی اور یہ نبیوں کا کام ہے۔ قادیانی عام طور پر لوگوں کو کہتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں کہ قادیانی تشریعی نبی نہیں ہے شریعت والا نبی وہ ہوتا ہے جس کی طرف حلال و حرام اور امر و نہی کے احکام نازل ہوں یہ محض دھوکہ ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے چوتھے نمبر میں لکھا ہے کہ میں تشریعی نبی ہوں یہ حوالہ یاد رکھنا۔

تیسرا بڑا ظالم :

اور تیسرا بڑا ظالم...... وَمَنْ قَالَ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے کہا سَأُنْزِلُ میں بھی نازل کر سکتا ہوں مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اس کی مثل جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے، قرآنِ کریم۔

قرآن کا چیلنج :

اس سلسلے میں قرآنِ کریم کا چیلنج آج تک موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو اس جیسا قرآن لاؤ اگر مکمل نہیں تو دس سورتیں لے آؤ اور اگر دس نہیں لا سکتے تو فرمایا...... فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پس لے آؤ اس جیسی کوئی چھوٹی سی سورۃ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمام اپنے مدد

گاروں کو بلالو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا پس اگر تم نہ کر سکو اور تم ہر گز نہیں کر سکو گے صدیاں گزر گئیں آج تک کوئی ماں کا لال قرآن جیسی چھوٹی سی سورۃ نہیں لا سکا۔ باقی ڈھینگ اور لاف گاف مارنے کا مسئلہ جدا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے...... وَلَوْ تَرٰٓى اور اے مخاطب! اگر آپ دیکھیں اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ جب کہ ظالم موت کی غشیوں میں ہوں گے وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتے بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھ ان کی طرف پھیلائے ہوئے ہوں گے اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہیں گے نکالو اپنی جانوں کو۔ ہمارے حوالے کرو۔

تخریجِ ارواحِ نیک و بد :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب نیک آدمی کی روح نکالنے کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ کہتا ہے يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے پاکیزہ روح اِرْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ لہٰذا ہمارے ساتھ خوشی خوشی سے چل اور جو بد بخت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اے پلید روح! اُخْرُجِىْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ باہر نکل اللہ تعالیٰ کے غضب کی طرف اللہ تعالیٰ تجھ سے ناراض ہے وہ بدن سے نہیں نکلتی۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جیسے گیلی روئی سے سلاخ گرم کر کے نکالی جائے اس طرح نکالتے ہیں اور کہتے ہیں اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ آج کے دن تمہیں بدلا دیا جائے گا ذلت کا عذاب۔ مرنے کے بعد جب آدمی کو قبر میں اتارا جاتا ہے تو فوراً عذاب و ثواب شروع ہو جاتا ہے بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ اس لئے دیا جائے گا کہ تھے تم کہتے اللہ تعالیٰ پر ناحق۔ کبھی تم اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے تھے کبھی

رب تعالیٰ کے شریک بناتے تھے کبھی کہتے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی طرح کتابیں نازل کر سکتے ہیں لہٰذا آج ان باتوں کا مزا چکھو۔ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ اور تھے تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے تکبر کرتے، ٹھکرا دیتے تھے۔

"فُرَادٰی" کی تحقیق :

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی "فُرَادٰی" "فرد" کی جمع ہے اور فرد کا معنٰی ہے اکیلا اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے۔ بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اکیلا ہوتا ہے۔ نہ بہن بھائی اس کے ساتھ ہوتے ہیں نہ اولاد، کبھی جڑواں بھی پیدا ہوتے ہیں مگر اکثر اکیلا ہی پیدا ہوتا ہے اور اس کے جسم پر کپڑا بھی نہیں ہوتا۔ قیامت والے دن قبروں سے اسی طرح نکلیں گے۔ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ جس طرح پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ پھر قبروں سے نکلنے کے بعد کسی کو دوسرے قدم پر کسی کو تیسرے قدم پر کسی کو چوتھے قدم پر اپنے اپنے اعمال کے مطابق لباس پہنایا جائے گا۔

قیامت والے دن لباس پہنائے جانے کی ترتیب :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسرے نمبر پر مجھے لباس پہنایا جائے گا، حضرت ابراہیمؑ کو لباس اس لئے پہلے پہنایا جائے گا کہ ظالموں نے جب ابراہیمؑ کو آلہ منجنیق میں رسیوں سے مضبوط جکڑ کر جُرِّدَ عَنِ الثِّيَابِ کپڑوں سے ننگا کر کے آگ میں ڈالا تھا نمرود کی کرسی وہیں ایک طرف رکھی ہوئی تھی اور اس کے پاس اس کے وزیر بیٹھے ہوئے تھے اور نمرود زندہ باد کے نعرے پر نعرے لگ رہے تھے اور تماشا دیکھ رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ اب ان کا سر پھٹے گا اور ٹھاہ ہوگی اور ہمارے کلیجے ٹھنڈے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا آگ کو حکم برودت :

اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ اے آگ ٹھنڈی ہو جا ابراہیمؑ پر مگر اتنی زیادہ نہیں کہ ان کو سردی لگنے لگ جائے گل وگلزار ہو جا آگ نے صرف ان رسیوں کو جلایا جن سے ان کو باندھا گیا تھا سر مبارک داڑھی مبارک اور جسم مبارک کا ایک بال بھی نہیں جلایا۔ حضرت ابراہیمؑ آگ میں اس طرح پھر رہے تھے جس طرح کوئی باغ میں ٹہل رہا ہوتا ہے۔

پدرِ ابراہیمؑ کا خدا کے بارے میں حسنِ ظن :

حضرت ابراہیمؑ جب آگ سے صحیح سالم باہر تشریف لائے تو ان کے والد نے یہ الفاظ کہے نِعۡمَ الرَّبُّ رَبُّکَ یَا اِبۡرٰہِیۡمُ اے ابراہیم! تیرا رب بہت اچھا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے مذکورہ الفاظ نقل کئے ہیں اتنا کچھ دیکھنے کے باوجود ایمان نہیں لایا۔ دھڑا نہیں چھوڑا اس لئے ابراہیمؑ کو پہلے لباس پہنایا جائے گا اور دوسرے نمبر پر آپ ﷺ کو تو فرمایا، البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے کَمَا خَلَقۡنٰکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ جیسا کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ۔

رب العزت کے سامنے انسان کا اکیلے پیش ہونا :

وَتَرَکۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰکُمۡ اور چھوڑ دیا تم نے ان کو جو ہم نے تمہیں نعمتیں دی تھیں۔ وہ بنگلا کوٹھی اور کارخانہ تمہارے ساتھ نہیں آیا، دکان مال بھی ساتھ نہیں آیا وَرَآءَ ظُھُوۡرِکُمۡ پشتوں کے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ کچھ تو ساتھ لانا تھا یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ کسی خوش نصیب کو کفن نصیب ہوتا ہے اور کسی کو وہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وَمَا

نَرٰی مَعَکُمْ شُفَعَآءَ کُمُ اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو، جن کے متعلق تم کہتے تھے هٰـؤُلَآءِ شُفَعَآءُ نَا عِنْدَ اللهِ کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اَلَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ وہ جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے اَنَّھُمْ فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا کہ بے شک وہ تمہارے اندر شریک ہیں وہ تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ البتہ تحقیق منقطع ہوگئے ہیں تعلقات جو تمہارے درمیان تھے، آج نہ تم ان کے کام آسکتے ہو اور نہ وہ تمہارے کام آسکتے ہیں۔ وَضَلَّ عَنْکُمْ مَّا کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور غائب ہوگئے تم سے وہ جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اور ہمارے کام آئیں گے وہاں نہ سفارشی کام آئیں گے نہ دولت کام آئے گی، ایمان کام آئے گا اور عمل صالح کام آئے گا اللہ تعالیٰ سب کو ان کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ط ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ(۹۵) فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (۹۶) وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ(۹۷) وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ(۹۸) وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا ج وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ لا وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ط اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۹۹)

لفظی ترجمہ :

اِنَّ اللّٰهَ بے شک اللہ تعالیٰ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى پھاڑ کر نکالتا ہے دانے اور گٹھلیوں سے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہے مردہ کو زندہ سے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہی ہے اللہ تعالیٰ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کدھر تم الٹے پھرے جا رہے ہو فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وہ پھاڑ نکالتا ہے صبح کو وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا اور اس نے بنایا رات کو سکون کے لئے وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور سورج اور چاند حساب سے چل رہے ہیں ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ یہ اندازہ ہے الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غالب جاننے والے کا وَهُوَ الَّذِيْ اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ جس نے بنائے تمہارے لئے ستارے لِتَهْتَدُوْا بِهَا تاکہ تم راہ پاؤ ان کے ذریعے فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں آیتیں لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اس قوم کے لئے جو جاننا چاہے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ اور وہ وہی ذات ہے جس نے پیدا کیا تم کو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک نفس سے فَمُسْتَقَرٌّ ایک قرارگاہ وَّمُسْتَوْدَعٌ اور امانت سپرد کرنے کی جگہ ہے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق تفصیل کے ساتھ بیان کی ہم نے آیتیں لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ اس قوم کے لئے جو سمجھ رکھتی ہے وَهُوَ الَّذِيْٓ اور وہ وہی ذات ہے اَنْزَلَ مِنَ

السَّمَآءِ مَآءً جس نے نازل کیا آسمان کی طرف سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پس نکالے ہم نے اس پانی کے ذریعے نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے پودے فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ پس نکالے ہم نے اس پودے سے خَضِرًا سبز رنگ کے دانے نُّخْرِجُ مِنْهُ ہم نکالتے ہیں اس سے حَبًّا مُّتَرَاكِبًا دانے ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے وَمِنَ النَّخْلِ اور کھجوروں سے مِنْ طَلْعِهَا ایک کے خوشوں سے قِنْوَانٌ گچھے دَانِيَةٌ لٹکے ہوئے وَجَنّٰتٍ اور باغات ہیں مِّنْ اَعْنَابٍ وَالزَّيْتُوْنَ انگوروں اور زیتون کے وَالرُّمَّانَ اور اناروں کے مُشْتَبِهًا جو ملتے جلتے ہیں وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور جو نہیں ملتے جلتے اُنْظُرُوْا اِلٰى ثَمَرِهٖ دیکھو اس کے پھل کی طرف اِذَا اَثْمَرَ جب وہ پھل دیتا ہے وَيَنْعِهٖ اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ بے شک اس میں کئی نشانیاں ہیں لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اس قوم کے لئے جو ایمان لاتی ہے۔

ربط آیات :

اس سے پہلی آیت کریمہ ہے وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ سفارشی جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہارے متعلق ہمارے شریک ہیں وہ کہاں ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ قیامت والے دن سب بے بس نظر آئیں گے اختیارات تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کو بیان فرمارہے ہیں کہ یہ تمام کام تو اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں تمہارے شریکوں لات، منات، عزیٰ یا اور کسی نے کیا

، کیا ہے اور اس چیز کو تم بھی تسلیم کرتے ہو پھر شریک بنانے کا کیا مطلب ہے؟

"حَبّ" کی تحقیق :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ، حَبّ ، حَبَّةٌ کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ ہے "دانہ"۔ تو حَبٌّ کے معنیٰ ہوں گے دانے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پھاڑ کر نکالتا ہے دانے لوگ جو گندم، جو، مکئی، باجرہ وغیرہ کی فصلیں بوتے ہیں ان کے دانوں کو پھاڑ کر زمین سے کون اگاتا ہے رب ہی تو ہے۔

"نَوٰی" کی تحقیق :

وَالنَّوٰی ، اور گٹھلیوں سے نَوٰی ، نَوَاةٌ کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ ہے گٹھلی۔ مثلاً آم کی گٹھلی ہے کھجور کی گٹھلی ہے تم ان کو زمین میں دبا دیتے ہو رب تعالیٰ ان کو پھاڑ کر زمین سے اگا دیتا ہے۔

زندہ کو مردہ سے نکالنے کا مطلب :

اور یہ تم تسلیم بھی کرتے ہو یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے۔ نطفہ بے جان ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بچہ پیدا فرماتے ہیں انڈہ بظاہر بے جان ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ چوزہ پیدا فرماتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ باپ کافر ہوتا ہے اس سے مومن بیٹا پیدا کرتا ہے اور جاہل سے عالم پیدا کرتا ہے۔ نیک سے بد اور بد سے نیک پیدا کرتا ہے زندہ کو مردہ کا یہ معنیٰ بھی ہو سکتا ہے۔

مردہ کو زندہ سے نکالنے کا مطلب :

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہے مردہ کو زندہ سے۔ انسان زندہ

ہے اس سے نطفہ بے جان پیدا کرتا ہے مرغی زندہ ہے اس سے انڈا بے جان پیدا کرتا ہے۔ مومن سے کافر پیدا کرتا ہے۔ نوحؑ جیسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر سے کنعان جیسا سرکش اور باغی بیٹا کس نے پیدا کیا اور کتنے علماء کی اولاد جاہل بلکہ ''اجہل'' ہوتی ہے۔ تو علماء سے جاہل اجہل کون پیدا کرتا ہے۔ رب ہی تو ہے..... ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہی ہے اللہ تعالیٰ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کدھر تم الٹے پھرے جارہے ہو۔

صبح کو نکالنا اور رات کو آرام کی چیز بنانا :

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وہ پھاڑ جانکالتا ہے صبح کو، اندھیرے کو ختم کر کے روشنی کون لاتا ہے رب ہی تو ہے وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا اور اسنے بنایا رات کو سکون کے لئے کہ دن کو طرح طرح کا شور ہوتا ہے رات کو تم آرام کرو تو یہ رات رب تعالیٰ نے ہی تو بنائی ہے۔

سورج اور چاند کو اندازے سے مقرر کرنا :

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور سورج اور چاند حساب سے چل رہے ہیں۔ بے شمار چیزیں سورج اور چاند سے وابستہ ہیں ان کے بغیر نظام ہی نہیں چل سکتا اللہ تعالیٰ نے ان کو حساب سے رکھا ہے مجال ہے کہ سورج اور چاند کی رفتار میں کمی بیشی آئے اور جو راستے اور منزلیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمائی ہیں مجال ہے کہ ان سے ادھر ادھر ہو جائیں۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہ اندازہ ہے غالب جاننے والے کا۔ یہ تمام کام بھی رب تعالیٰ ہی کرتا ہے۔

''ستارے'' راہِ راست کی علامت :

وَهُوَ الَّذِیْ اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ جس نے بنائے تمہارے لئے ستارے لِتَهْتَدُوْا بِهَا تاکہ تم راہ پاؤ ان کے ذریعے فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں۔ آج تو سائنس نے بڑی ترقی کی ہے مگر جس زمانے میں قرآن کریم نازل ہوا تھا وہ بڑا سادہ زمانہ تھا لوگ صحرائی سفر کرتے تھے تو ستاروں کو دیکھ کر سمت کو متعین کرتے تھے کہ یہ ستارہ یہاں ہے لہٰذا ہم نے ادھر جانا ہے اور سمندر میں کشتیوں کے راستے بھی ستاروں کے ذریعے متعین کرتے تھے۔ فرمایا...... قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ تحقیق ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں آیتیں لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اس قوم کے لئے جو جاننا چاہے۔ آگے اللہ تعالیٰ کی اور قدرت کا بیان ہے۔ فرمایا...... وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ اور وہ وہی ذات ہے جس نے پیدا کیا تم کو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک نفس سے، یعنی آدمؑ سے۔ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ان کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا پھر ان سے آگے نسل انسانی بڑھائی۔

"مُسْتَقَرٌّ، مُسْتَوْدَعٌ" کی تحقیق و تفسیر:

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ پس ایک قرارگاہ اور امانت سپرد کرنے کی جگہ ہے۔ مُسْتَقَرٌّ کا یہ معنیٰ بھی ہے کہ آدمی کا مادہ باپ کی پیٹھ میں ہوتا ہے اور ماں کی چھاتی میں ہوتا ہے تو یہ مستقر ہوا پھر ماں کے رحم میں ودیعت ہوتا ہے تو یہ مستودع ہوا اور یہ معنیٰ بھی کرتے ہیں کہ مستقر سے مراد ماں کا رحم ہے اور مستودع سے مراد یہ زمین ہے جس میں کچھ عرصہ کے لئے رہنا ہے۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ تحقیق تفصیل کے ساتھ بیان کیں ہم نے آیتیں اس قوم کے لئے جو سمجھ رکھتی ہے۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت :

وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ وہی ذات ہے اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً جس نے نازل کیا آسمان کی طرف سے پانی۔ انسانی زندگی کے لئے سب سے ضروری چیز ہوا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالکل فری کر دیا ہے ہوا کے بعد ضروری چیز پانی ہے عالمِ اسباب میں جس پر زندگی کا دارومدار ہے یہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف سے نازل فرمایا ہے۔ فرمایا...... فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ پس نکالے ہم نے اس پانی کے ذریعے ہر چیز کے پودے۔ سارے باغات اور فصلیں پانی کے ذریعے ہی اگتی ہیں۔ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا پس نکالے ہم نے اس پودے سے سبز رنگ کے دانے نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ہم نکالتے ہیں اس سے دانے ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے۔ ہر خوشہ پہلے سبز رنگ کا ہوتا ہے پھر پک کر سرخ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے بے شمار دانے پیدا ہوتے ہیں۔ عام اناج کا ذکر کرنے کے بعد۔

کھجوروں اور انگوروں کا ذکر بکثرت کرنے کی وجہ

آگے اللہ تعالیٰ نے خاص چیز کا ذکر فرمایا ہے۔ وَمِنَ النَّخْلِ اور کھجوروں سے، اور ہم نے پانی کے ذریعے کھجوروں کو پیدا فرمایا۔ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ ایک کے خوشوں سے گچھے لٹکے ہوئے ہیں وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ اور باغات ہیں انگوروں کے۔ قرآنِ کریم میں انگوروں اور کھجوروں کا ذکر کثرت سے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا پھل دیر تک رہتا ہے۔ دوسرے پھل موسمی ہیں کہ موسم کے ختم ہوتے ہی ختم ہو جاتے ہیں کھجوریں کئی کئی سال تک باقی رہتی ہیں اور کام آتی ہیں۔ اور انگوروں کا منقہ اور کشمش بنا کر لوگ رکھتے ہیں۔ اور یہ کئی سال تک کام آتی ہے۔ تو یہ کھجوریں اور انگور کس نے

پیدا فرمائے ہیں۔

خاصیاتِ زیتون ودیسی گھی :

وَالزَّيْتُوْنَ اور زیتون کے۔ زیتون کو کس نے پیدا فرمایا؟ عرب کے علاقہ میں عموما کھانے کے لئے زیتون کا تیل استعمال ہوتا ہے اور یہ گھی سے زیادہ مفید ہے البتہ دیسی گھی ان لوگوں کے لئے تو سونے پر سہاگہ ہے جو بدنی محنت اور مشقت کا کام کرتے ہیں اور جو لوگ بیٹھے رہتے ہیں ان کے لئے مضر ہے کہ ان کے اعصاب کو کمزور کرتا ہے اور زیتون کے تیل کی یہ خوبی ہے کہ وہ بدن سے رطوبات کو خارج کر کے رگوں کو صاف کرتا ہے اور اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔ اور پیٹ کی بیماریوں کا علاج ہے۔

پھلوں کی اقسام ونقشہ جات کا قدرتِ الٰہی کی گواہی دینا :

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور اناروں کے جو ملتے جلتے ہیں اور جو نہیں ملتے جلتے، یعنی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں مگر چکھو تو ایک کے دانے میٹھے ہیں اور دوسرے کے کھٹے ہیں پھر کوئی موٹا ہے اور کوئی پتلا ہے کوئی سرخ رنگ کا ہے اور کوئی سفید ہے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کس نے بنائے ہیں؟۔ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ دیکھو اس کے پھل کی طرف جب وہ پھل دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کیسی شکل بنائی ہے کھجور کا اپنا نقشہ اور ذائقہ ہے اور فوائد ہیں یہ کس نے پیدا کئے ہیں؟ وَيَنْعِهٖ اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو درخت پر پکا ہوا تو ہمیں نصیب نہیں ہوتا ہماری طرف تو وہ کچا توڑ کر مصالحہ لگا کر بھیج دیتے ہیں اور روپے وہ لے لیتے ہیں اور پھوک ہم کھا لیتے ہیں جس میں نہ ذائقہ اور نہ لطف ہوتا ہے۔ اصل پھل تو وہ ہے جو درخت پر پکے اور باغباں ہی کھاتے ہیں۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ بے شک اس میں کئی نشانیاں ہیں لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اس

قوم کے لئے جو رب تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ (۱۰۰) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَّهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ (۱۰۱) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ (۱۰۲) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (۱۰۳) قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ (۱۰۴) وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (۱۰۵)

لفظی ترجمہ :

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اور بنائے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شُرَكَآءَ الْجِنَّ

شریک جنات وَخَلَقَهُمْ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا ہے وَخَرَقُوْا اور گھڑے ان لوگوں نے لَهٗ بَنِيْنَ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے وَبَنٰتٍ اور بیٹیاں بِغَيْرِ عِلْمٍ جہالت سے سُبْحٰنَهٗ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے وَتَعٰلٰى اور بلند ہے عَمَّا يَصِفُوْنَ اس چیز سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ کہاں سے ہوگی اس کی اولاد وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ حالانکہ نہیں ہے اس کی کوئی بیوی وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور اس نے پیدا کی ہے ہر چیز وَّهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہاری تربیت کرنے والا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر وہی خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے فَاعْبُدُوْهُ پس تم اس کی عبادت کرو وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ اور وہ پاتا ہے آنکھوں کو وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اور وہ نہایت ہی باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے قَدْ جَآءَكُمْ تحقیق آچکی ہیں تمہارے پاس بَصَآئِرُ بصیرت کی باتیں مِنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کی طرف سے فَمَنْ اَبْصَرَ پس جس نے دیکھا فَلِنَفْسِهٖ پس اپنے نفس کے لئے دیکھے گا وَمَنْ عَمِيَ اور جو اندھا ہوا فَعَلَيْهَا پس اس کے نفس پر

پڑے گا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ اور نہیں ہوں میں تم پر نگران وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیتیں وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ اور تاکہ وہ کہیں کہ آپ نے پڑھا ہے وَلِنُبَيِّنَهٗ اور تاکہ ہم قرآن کو بیان کریں لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اس قوم کے لئے جو جانتی ہے۔

ربطِ آیات :

اس سے پہلی آیات میں اس چیز کا بیان ہے کہ اناج اور پھل کا خالق اللہ تعالیٰ ہے زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ بھی وہی پیدا کرتا ہے۔ دن رات، چاند سورج ستارے سب اسی کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں تمہیں بھی اسی نے ایک نفس سے پیدا فرمایا ہر قسم کا سبزہ کھجوریں انگور اور انار سب رب تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں۔

جنات کو شریک بنانے کا مطلب :

لیکن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ اور بنائے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک جنات۔ جنات کو شریک بنانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جنات کو خالق سمجھتے تھے، نہیں، خالق نہیں سمجھتے تھے بلکہ وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا (سورۃ الجن) اور یہ بات بھی ہے کہ مرد انسانوں میں سے پناہ پکڑتے تھے جنوں میں سے کچھ مردوں کے ساتھ پس بڑھا دیا انہوں نے ان کی سرکشی کو۔ حالانکہ پناہ دینا رب تعالیٰ کی صفت ہے۔ تو یہ جنات سے پناہ پکڑنا ان کو سورنا پکارنا حاجت میں یہ شریک بنانا ہے کیونکہ ماوراء الاسباب یہ اختیار کسی کو حاصل نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے سوا وَخَلَقَهُمْ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا ہے

وَخَرَقُوْا لَـهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ اور گھڑے ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللهِ اور یہودیوں نے کہا عزیر اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللهِ اور عیسائیوں نے کہا عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں جب لوگوں کی ذہن سازی ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی بھی کوئی اولاد ہو سکتی ہے تو پھر اپنے لئے دعویٰ کر دیا بیٹے ہونے کا اور کہا...... نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللهِ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔

کفار کا ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بنانا :

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ اور بنائی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں۔ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ جہالت سے یہ باتیں کرتے ہیں رب تعالیٰ کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی ہے، نہ اس کی ماں ہے نہ باپ ہے وہ...... لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے سُبْحٰنَهٗ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے بیٹوں اور بیٹیوں سے شریکوں سے وَتَعٰلٰى اور بہت بلند ہے عَمَّا يَصِفُوْنَ اس چیز سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ کے شریک ہیں اور یہ بھی پناہ دے سکتے ہیں اور ان کو بھی پکارنا جائز ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے بہت بلند ہے۔

بغیر نمونے کے زمین و آسمان کو بنانا :

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس سے پہلے ایسی کوئی چیز نہیں تھی کہ جس طرح آسمانوں اور زمینوں کو بنانا اور بغیر نمونے کے کسی چیز کو بنانا بڑا مشکل ہوتا ہے اور بنی ہوئی چیز کی نقل اتارنی آسان ہوتی

ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

اولاد بغیر بیوی کے نہیں ہوسکتی :

پھر ان ظالموں سے پوچھو اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ کہاں سے ہوگی اس کی اولاد وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ حالانکہ نہیں ہے اس کی کوئی بیوی تو اولاد کہاں سے آئے گی، عادت یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کے ذریعہ ہوتی ہے۔

نصاریٰ کا مریمؑ کو در پردہ اللہ تعالیٰ کی بیوی کہنا :

البتہ عیسائی اگرچہ زبانی طور پر اقرار تو نہیں کرتے مگر ان کے اندازِ گفتگو سے یہ بات نکلتی ہے کہ حضرت مریمؑ اللہ تعالیٰ کی بیوی ہوں۔ معاذ اللہ تعالیٰ کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں اور حضرت مریمؑ کا بیٹا بھی مانتے ہیں تو منطقی طور پر یہ بات لازم آتی ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ حضرت مریمؑ اللہ تعالیٰ کی بیوی ہوں۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ اور اس نے پیدا کی ہے ہر چیز وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہاری تربیت کرنے والا جس کی صفات اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی سے شروع ہوئی ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر وہی خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے :

فَاعْبُدُوْهُ پس تم اس کی عبادت کرو اس کے سوا کسی اور کے سامنے نہ جھکو نہ کسی کے نام کی نذر و نیاز دو اور نہ ہی کسی اور کا طواف کرو کیونکہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ وہی ہر ایک کا

کام بنانے والا ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں یعنی مخلوق کی آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ اور وہ پاتا ہے آنکھوں کو یعنی ان کا احاطہ کرنے والا ہے۔

دیکھنے اور احاطہ کرنے میں فرق :

دیکھنا اور چیز ہے اور احاطہ کرنا اور چیز ہے۔ دونوں میں فرق ہے مخلوق میں سے کسی کی آنکھ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی دیکھ سکتی ہے۔

"معتزلہ" تعارف/عقائد :

ایک باطل فرقہ ہے "معتزلہ" وہ صرف عقل کے پیچھے چلتے ہیں اور جو چیز ان کے عقل میں نہ آئے اس کا انکار کر دیتے ہیں وہ قیامت والے دن دیدار الٰہی کے منکر ہیں کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا۔ اور لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کا ترجمہ کرتے ہیں کہ نہیں دیکھیں گی اس کو آنکھیں حالانکہ قرآنِ کریم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے...... وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ☆ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ☆ (سورۃ القیامہ) کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔

روزِ قیامت دیدارِ الٰہی کا ضرور ہونا :

اور متواتر درجے کی صحیح احادیث میں جو تم حدیث کے درس میں سن چکے ہو کہ صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ چودھویں رات کا چاند ہو اور دھند، بادل بھی نہ ہو تو چاند تمہیں نظر آتا ہے یا نہیں؟۔ اسی طرح دوپہر کا وقت ہو۔ دھند اور بادل بھی نہ ہوں تو سورج تمہیں نظر

آتا ہے یا نہیں؟ صحابہ کرامؓ نے کہا حضرت نظر آتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وَكَذٰلِكَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ اسی طرح تم اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے تو دیدارِ الٰہی قرآنِ کریم سے بھی ثابت ہے اور احادیث سے بھی ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ البتہ آنکھیں رب تعالیٰ کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اور وہ نہایت ہی باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

"بَصَائِرُ" کی تحقیق :

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ "بَصَآئِرُ"، بَصِيْرَةٌ کی جمع ہے اور بصیرت کا معنٰی ہے دل کی روشنی تو معنٰی ہوگا تحقیق آچکی ہیں تمہارے پاس وہ چیزیں جو دل میں روشنی پیدا کرتی ہیں تمہارے رب کی طرف سے پھر کیا ہوگا فَمَنْ اَبْصَرَ پس جس نے دیکھا آنکھیں کھول کر فَلِنَفْسِهٖ پس اپنے نفس کے لئے دیکھے گا وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اور جو اندھا ہوا پس اس کے نفس پر پڑے گا یہ اندھا پن، دوپہر کا وقت ہو بادل دھند وغیرہ بھی نہ ہوں اور کوئی شخص آنکھیں بند کر کے کہے کہ مجھے دکھاؤ سورج کہاں ہے؟ تو ایسے شخص کو سورج کوئی نہیں دکھا سکتا۔

آنکھیں اگر ہوں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا؟

دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ہوتے ہوئے بھی نہ ماننا :

اللہ تعالیٰ کی توحید پر عقلی اور نقلی دلائل کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص ضد کر کے شرک پر اڑا رہے تو اس ضد کا کوئی علاج نہیں ہے اسی طرح جو ضدی کافر مشرک

اور منافق ہیں ان کی آنکھیں ضد کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں ان کو رب تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کی وحدانیت کے دلائل ان کو نظر نہیں آتے بس یہ اپنی غرض سے غرض رکھتے ہیں۔ وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ اور نہیں ہوں میں تم پر نگران، حفاظت کرنے والا ہر چیز کی صرف رب تعالیٰ ہے۔

مظاہرِ قدرت کا مقصود صرف سمجھانا :

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ اور اسی طرح ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیتیں کبھی آسمان کی طرف متوجہ کرتے ہیں کبھی زمین کی طرف کبھی اپنے وجود کی طرف اور کبھی چاند اور سورج کی طرف متوجہ کرتے ہیں کبھی نظام بارش کی طرف اور کبھی درختوں اور پھلوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ تم سمجھو وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ اور تاکہ وہ کہیں کہ آپ نے پڑھا ہے قرآنِ کریم کی آیتوں کو پھیر پھیر کر اور تھوڑا تھوڑا کر کے اس لئے بیان کیا گیا تاکہ وہ سمجھیں مگر مخالف اس کا غلط مطلب لیتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ کسی دوسرے شخص سے سیکھ کر آتے ہیں اس لئے تھوڑا تھوڑا کر کے سناتے ہے۔ اور یہ شوشہ بھی انہوں نے چھوڑا تھا کہ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ☆ (الفرقان) یہ آیتیں اس کو صبح وشام لکھوائی جاتی ہیں حالانکہ سب کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ لکھنا نہیں جانتے اور سورۃ العنکبوت میں ہے وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اور نہ لکھتے تھے داہنے ہاتھ سے اور وحی کے نازل ہونے سے پہلے آپ ﷺ پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے اَلرَّسُوْلُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ آپ ﷺ کی صفت ہے اس کے باوجود یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ آپ ﷺ کو آیتیں لکھوائی جاتی ہیں اور یہ بھی کہا کہ خود بنا کر لاتا ہے وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور تاکہ ہم قرآن کو بیان کریں اس قوم کے لئے جو جانتی ہے۔ اور علم سے کام لیتی ہے اور جو نہیں جانتے اور

علم سے کام نہیں لیتے ان کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ج وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ (١٠٦) وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ط وَمَا جَعَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ (١٠٧) وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا م بِغَیْرِ عِلْمٍ ط كَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (١٠٨) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ط قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ لا اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (١٠٩) وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ (١١٠)

لفظی ترجمہ :

اِتَّبِعْ آپ پیروی کریں مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اس چیز کی جو وحی کی گئی

آپ کی طرف مِن رَّبِّکَ آپ کے رب کی طرف سے لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا ھُوَ نہیں کوئی معبود مگر صرف وہی وَاَعْـــرِضْ اورآپ اعراض کریں عَـــنِ الْـمُشْرِکِیْنَ شرک کرنے والوں سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ اوراگر چاہے اللہ تعالیٰ مَا اَشْرَکُوْا تو یہ شرک نہ کرسکیں وَمَا جَعَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا اور نہیں بنایا ہم نے تمہیں ان پر نگران وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ اور نہیں ہیں آپ ان کے وکیل وَلَا تَسُبُّوْا اورنہ برا کہو الَّذِیْنَ ان کو یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ورے ورے فَیَسُبُّوا اللّٰہَ پس وہ برا کہیں گے اللہ تعالیٰ کو عَدْوًا تجاوز کرتے ہوئے بِغَیْرِ عِلْمٍ بغیر علم کے کَذٰلِکَ اسی طرح زَیَّنَّا ہم نے مزین کیا لِکُلِّ اُمَّۃٍ ہرامت کے لئے عَمَلَھُمْ ان کا عمل ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ مَّرْجِعُھُمْ پھران کا اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے فَیُنَبِّئُھُمْ پس وہ ان کو خبر دے گا بِمَا اس چیز کی کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ اور قسمیں اٹھائیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ مضبوط قسمیں لَئِنْ جَآءَتْھُمْ اٰیَۃٌ البتہ اگر آئے گی ان کے پاس کوئی نشانی معجزہ لَّیُؤْمِنُنَّ بِھَا البتہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ پختہ بات ہے کہ معجزات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وَمَا یُشْعِرُکُمْ اور (اے ایمان والو!) تمہیں کیا معلوم ہے اَنَّھَا کہ شاید وہ معجزہ اِذَا جَآءَتْ جب ان کے پاس

آیۓ لَا یُؤْمِنُوْنَ تو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَھُمْ اور ہم پھیر دیں ان کے دلوں کو وَاَبْصَارَھُمْ اور ان کی آنکھوں کو کَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِہٖ جس طرح کہ وہ نہیں ایمان لائے اس پر اَوَّلَ مَرَّۃٍ پہلی مرتبہ وَنَذَرُھُمْ اور ہم چھوڑ دیں ان کو فِیْ طُغْیَانِھِمْ وہ اپنی سرکشی میں یَعْمَھُوْنَ سرگردان اور حیران پھر رہے ہیں۔

ربط رکوعات :

پہلے دو رکوعوں میں شرک کی تردید تھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل کا بیان تھا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ آپ پیروی کریں اس چیز کی جو وحی کی گئی آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے آپ اپنے رب کے حکم کو ماننے کے پابند ہیں آپ کا پہلے بھی یہی عقیدہ ہے۔

معبود، حاجت روا، فریاد رس صرف اللہ تعالیٰ :

پھر صاف لفظوں میں سن لیں اور ان لوگوں کو سمجھائیں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ نہیں کوئی معبود مگر صرف اس کے سوا نہ کوئی عبادت کے لائق ہے اور نہ کوئی حاجت روا نہ کوئی مشکل کشا ہے نہ کوئی فریاد رس نہ کوئی دستگیر نہ کوئی عالم الغیب والشہادہ نہ، کوئی حاضر و ناظر، نہ کوئی قانون بنانے والا، نہ کوئی حاکم اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔

مشرکین کے غلط جملوں کا جواب دینے کی ممانعت :

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ اور آپ اعراض کریں شرک کرنے والوں سے کہ

ان کے غلط جملوں کا جواب نہ دیں کہ یہ آپ کو مجنون مفتری اور جادوگر کبھی کذاب اور کبھی مسحور کہتے ہیں اگر آپ نے بھی اسی طرح جواب دیا تو آپ میں اور ان میں فرق نہیں رہے گا اور یہ محض آپ کی لڑائی بن جائے گی۔

''اعراض'' کا مطلب :

اعراض کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ان کو تبلیغ نہ کریں ان کے ساتھ میل جول نہ رکھیں۔ کیونکہ تبلیغ تو آپ کا فریضہ ہے۔ ان کو مسئلہ توحید سمجھانا ہے شرک کا رد کرنا ہے۔

انسان، ملائکہ فرق/ مقصد تخلیق :

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ مَا اَشْرَكُوْا تو یہ شرک نہ کر سکیں اس طرح کہ رب تعالیٰ ان کو ایمان پر مجبور کردے انکار اور بدی کی طاقت ان سے سلب کرلے جس طرح فرشتے ہیں کہ وہ کفر نہیں کر سکتے بدی نہیں کر سکتے کہ ان میں کفر اور بدی کرنے کی طاقت ہی نہیں ہے تو رب تعالیٰ چاہے تو ان کو فرشتہ صفت بنادے کہ شرک کر ہی نہ سکیں۔ تو پھر انسان تو نہیں رہیں گے فرشتے بن جائیں گے تو پھر انسان کو پیدا کرنے کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا اور جب انسان، انسان ہے اور جن، جن ہے تو اس میں خیر کی طاقت بھی ہوگی اور شر کی طاقت بھی اور دونوں کا اختیار بھی دیا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ کسی کو نیکی بدی پر مجبور نہیں کرتا۔

مقصد بعثت :

وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور نہیں بنایا ہم نے آپ کو ان پر نگران وَمَآ

اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہیں ہیں آپ ان کے وکیل کہ جبراً ان کو ہدایت دے دیں اور ان سے تسلیم کروالیں آپ تو حق کے مبلغ ہیں ان کے سامنے حق بیان کردیں، پھر ان کی مرضی ہے کہ قبول کریں یا نہ کریں۔

مشرکین کے خودساختہ خداؤں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت :

وَلاَ تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ برا کہو ان کو جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ورے ورے، ہر زمانے میں جذباتی قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں اور سنجیدہ مزاج کے لوگ بھی ہوتے ہیں اس زمانے میں بھی جذباتی لوگ موجود تھے۔ جب ان کے سامنے کوئی لات، منات، عزیٰ کا ذکر کرتا یا دیگر بتوں کا تو وہ ان کو گالیاں دینی شروع کردیتے اس کے جواب میں لات، منات، عزیٰ کے پجاری رب تعالیٰ کو گالیاں دینی شروع کردیتے تو اللہ تعالیٰ نے پابندی لگادی کہ تم ان کے خداؤں کو برا بھلا نہ کہو...... فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ پس وہ برا کہیں گے اللہ تعالیٰ کو تجاوز کرتے ہوئے بغیر علم کے۔

شرک کی تردید فرض ہے :

یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایک ہے شرک کی تردید کرنا کہ لات، منات، عزیٰ کے پاس خدائی اختیارات نہیں ہیں یہ مشکل کشا، حاجت روا نہیں ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات نہیں ہیں یہ بیان کرنا تو فرض ہے کیونکہ جب تک ان کی الوہیت کی تردید نہیں کی جائے گی شرک کی تردید نہیں ہوگی اور ایک ہے کو برا بھلا کہنا کہ لات کی ایسی کی تیسی، منات کی ایسی تیسی اور ان کو گالیاں دینا یہ صحیح نہیں ہے۔ دونوں میں بڑا فرق ہے ایک ہے کسی کا عقیدہ بیان کرنا کہ اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ

شیعہ کافر ہیں اوران کے کفر میں رتی برابر بھی شک نہیں ہے اور کافر کو کافر کہنا کوئی جرم نہیں ہے۔

کافر کو دیکھ کر کافر کافر کے نعرے لگانا درست نہیں :

دیکھو! قرآنِ کریم میں ہے...... قُلْ اے نبی کریم (ﷺ) آپ کہہ دیں یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اے کافرو اور سورۂ مائدہ میں ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ البتہ تحقیق کافر ہیں وہ لوگ جنہوں نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ وہ عیسیٰ بن مریمؑ ہے۔ اگر اس کو کافر اپنے لئے گالی سمجھیں تو یہ ان کی نادانی ہے۔ اور ایک ہے کہ ان کو دیکھ کر نعرے لگانے شروع کر دے کافر، کافر شیعہ کافر۔ کافر، کافر شیعہ کافر اس کو شریعت پسند نہیں کرتی کہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلتا ہے اسی طرح عیسائی بھی کافر ہیں یہودی بھی کافر ہیں مگر ان کو کوئی دیکھ کر شروع ہو جائے۔ کافر، کافر عیسائی کافر۔ کافر، کافر یہودی کافر یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے مرزائیوں کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے مگر مرزائی کو دیکھ کر کہنا شروع کر دے کافر، کافر مرزائی کافر اس کو شریعت پسند نہیں کرتی کیونکہ یہ انداز چڑانے کا ہے۔

اپنے والدین کو گالی دینے کا مطلب :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ حضرت کوئی ایسا بھی ہے کہ والدین کو گالیاں دے آج کل کا زمانہ ہوتا تو سوال کی ضرورت ہی نہ پڑتی کیونکہ اس زمانے میں ماں باپ کو گالیاں دینے والے بکثرت موجود ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح ہوگا کہ یہ کسی ماں باپ کو گالی دے گا تو وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دے گا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی

ہے۔

اعمال مزین کرنے کا مطلب :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ اسی طرح ہم نے مزین کیا ہرامت کے لئے عَمَلَهُمْ ان کا عمل۔ان کا عمل ہر قوم اپنے اعتقادات اور رسم و رواج کو ہی بہتر سمجھتی ہے۔مشرکین کے نزدیک شرک بھی ایک بہت اچھا کام ہے۔ بدعتی بدعت پر نازاں ہے۔ کافر اپنے معبودانِ باطلہ کی پوجا کر کے خوش ہے۔غرضیکہ ہرامت اپنے اپنے اعمال کو اچھا خیال کر کے اس پر عمل پیرا ہے۔تو جب وہ کفر اور شرک کو اپنے لئے اچھا خیال کرنے لگے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہی اعمال مزین کر دیئے۔ مومنوں کیلئے ایمان اور کافروں کے لئے کفر۔

''مرجع'' کی تحقیق :

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ پھران کا اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے۔لفظ ''مرجع'' مصدر کا صیغہ بھی بن سکتا ہے اور ظرف کا صیغہ بھی بن سکتا ہے اگر مصدر ہو تو معنیٰ ہوگا رب کی طرف لوٹنا اور ظرف ہو تو معنیٰ ہوگا رب کی طرف ان کے لوٹنے کی جگہ ہے۔ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پس وہ ان کو خبر دے گا اس چیز کی جو کچھ وہ کرتے تھے۔یعنی ان کی نیکی بدی کا پورا پورا بدلہ دے گا وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسمیں اٹھائیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ مضبوط قسمیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔

معجزات کا صادر ہونا رب العزت کی طرف سے ہے :

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ البتہ اگر آئے گی ان کے پاس کوئی نشانی معجزہ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا

البتہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ اور نشانیاں مانگتے تھے اپنی مرضی کی کہتے تھے کہ اگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں تو پھر آپ کی سونے کی کوٹھی ہونی چاہیے اور کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہونا چاہیے جس میں نہریں جاری ہوں یا ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر وہاں سے کتاب لے کر آ۔ اس قسم کے معجزے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ پختہ بات ہے کہ معجزات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ مجھے ان پر اختیار حاصل نہیں ہے اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَمَا يُشْعِرُكُمْ اور (اے ایمان والو!) تمہیں کیا معلوم ہے اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ کہ شاید وہ معجزہ جب ان کے پاس آئے۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ تو یہ لوگ ایمان نہ لائیں۔

رؤیت شق القمر اور کفار کا بدستور انکار :

یہ کتنے ضدی ہیں اس کا اندازہ اس سے لگالو کہ چودھویں کی رات تھی چاند سر پر تھا اور مطلع بھی بالکل صاف تھا بادل دھند غبار وغیرہ نہیں تھا ان کافروں نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے ہم آپ کو پیغمبر تسلیم کر لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرنا میرے اختیار میں تو نہیں ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ ایسا کر دے تو مان لو گے کہنے لگے کیوں نہیں مانیں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا تو وہ دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر چلا گیا جو کعبۃ اللہ کے دروازے کے سامنے پہاڑ ہے اور دوسرا ٹکڑا مغرب کی طرف تیہان پہاڑ پر چلا گیا ستائیسویں پارے میں ہے...... اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ قیامت قریب آگئی ہے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اور چاند پھٹ گیا ہے۔ سب نے آنکھوں سے دیکھا اور ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ تجھے بھی دو ٹکڑے نظر آرہے ہیں؟ وہ کہتا ہاں!

مجھے بھی دو ٹکڑے نظر آرہے ہیں وہاں سے چند قدم ہٹ کر دیکھا دو ٹکڑے ہی نظر آئے اور چند قدم ہٹ کر دیکھا پھر بھی دو ٹکڑے ہی نظر آئے اتنا بڑا معجزہ اور نشانی دیکھنے کے باوجود ایک آدمی بھی ایمان نہ لایا۔ کَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْآ اَهْوَآءَهُمْ جھٹلایا اور اپنی خواہشات پر چلے وَقَالُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور کہا بڑا قوی جادو ہے ایسے ضدی تھے کہ نشانی دیکھنے کے باوجود ایمان نہیں لائے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور ہم پھیر دیں ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ جس طرح کہ وہ نہیں ایمان لائے اس پر اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی مرتبہ، اسی طرح پھر بھی انکار کر سکتے ہیں شق القمر کو دیکھا مگر ایمان نہیں لائے اس کے علاوہ اور کئی معجزے دیکھے مگر ایمان نہیں لائے ان سے کیا توقع کی جاسکتی ہے یہ محض آپ کو ستانے اور تنگ کرنے کے لئے شوشے چھوڑتے تھے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور جو ماننے والے ہوتے ہیں وہ صرف اطمینان چاہتے ہیں۔ اور ایمان لے آتے ہیں۔

کھجور کے گچھے کو دیکھ کر ایمان لے آنا :

چنانچہ ترمذی شریف میں روایت آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک باغ میں تشریف فرما تھے کھجور کے ایک بلند درخت پر کھجور کے گچھے لٹک رہے تھے کہ ایک شخص آیا کہنے لگا آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کہو کہ کھجور کا ایک گچھا اتر کر تمہاری گود میں آجائے آپ ﷺ نے فرمایا رب تعالیٰ قادر ہے وہ کر سکتا ہے سب نے دیکھا کہ گچھا اتر کر آگیا اس شخص نے کہا کہ میری تسلی ہوگئی ہے اٰمَنْتُ وَصَدَّقْتُ میں ایمان لایا اور میں نے تصدیق کی چونکہ وہ درخت کسی اور شخص کی ملکیت تھا اس لئے وہ گچھا دوبارہ اس کے ساتھ جڑ گیا جس طرح پہلے تھا۔ مالک کا نقصان بھی نہ ہوا اور اس آدمی کی تسلی بھی

ہوگئی اور جو ضدی ہوتے ہیں وہ نہیں مانتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَنَذَرُهُمْ اور ہم چھوڑ دیں ان کو فِي طُغْيَانِهِمْ وہ اپنی سرکشی میں يَعْمَهُونَ سرگردان اور حیران پھر رہے ہیں۔ حق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ(۱۱۱) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ(۱۱۲) وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ(۱۱۳) اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ط وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ(۱۱۴) وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ(۱۱۵)

لفظی ترجمہ :

وَلَوْ اَنَّنَا اور اگر بے شک ہم نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ نازل کریں ان کی طرف
الْمَلٰٓئِكَةَ فرشتے وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور گفتگو کریں ان کے ساتھ مردے
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ اور جمع کردیں ان کے سامنے كُلَّ شَىْءٍ ہر چیز قُبُلاً
سامنے مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا نہیں ہیں یہ کہ ایمان لائیں اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں
سے جاہل ہیں وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا اور اسی طرح بنائے ہم نے لِكُلِّ نَبِىٍّ
عَدُوًّا ہر نبی کے لئے دشمن شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ انسانوں اور جنوں میں
سے شیطان يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ القا کرتے ہیں بعض بعض کو
زُخْرُفَ الْقَوْلِ ملمع کی ہوئی بات غُرُوْرًا دھوکہ دینے کے لئے وَلَوْ شَآءَ
رَبُّكَ اور اگر چاہے تیرا پروردگار مَا فَعَلُوْهُ تو نہ کرسکیں یہ اس بات کو
فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دیں ان کو وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اس چیز کو جس کا یہ افترا کرتے
ہیں وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اور تا کہ مائل ہوں اس کی طرف اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ ان
لوگوں کے دل لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر
وَلِيَرْضَوْهُ اور تا کہ اس کو پسند کریں وَلِيَقْتَرِفُوْا اور تا کہ وہ کمائیں مَا هُمْ
مُّقْتَرِفُوْنَ جو کچھ وہ کماتے ہیں اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کیا پس اللہ تعالیٰ کے سوا اَبْتَغِىْ
حَكَمًا تلاش کروں میں فیصلہ کرنے والا وَّهُوَ الَّذِىْٓ حالانکہ اسی نے ا

نَزَّلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ نازل کی تمہاری طرف کتاب مُفَصَّلًا تفصیلی وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے يَعْلَمُوْنَ وہ جانتے ہیں اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ کہ بے شک یہ اتاری گئی ہے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے بِالْحَقِّ حق کے ساتھ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس ہرگز نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور مکمل ہو گیا ہے تیرے رب کا فیصلہ صِدْقًا وَّعَدْلًا سچائی اور انصاف کے ساتھ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ کوئی نہیں تبدیل کر سکتا اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

ربط :

کل کے درس میں یہ بیان ہوا تھا کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ کافروں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسمیں اٹھائیں لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو وہ اس پر ضرور ایمان لائیں گے یعنی اگر معجزہ ان کی مرضی اور خواہش کے مطابق آ جائے تو مان لیں گے۔ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ آپ کہہ دیں کہ نشانیاں لانا میرے بس کی بات نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے پھر ایمان والوں سے خطاب کیا کہ تمہیں کیا معلوم کہ نشانی آ جانے پر یہ ضرور ہی ایمان لے آئیں گے۔

کفار کی ضد اور ہٹ دھرمی کا بیان :

اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اتنے ضدی ہیں کہ اگر ہم ان کی طرف فرشتے

نازل کریں پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے ارشادِ ربانی ہے...... وَلَوْ اَنَّنَا اور اگر بے شک ہم نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ نازل کریں ان کی طرف فرشتے اور وہ ان سے گفتگو کریں اور یہ سمجھ جائیں کہ واقعی یہ فرشتے ہیں وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور گفتگو کریں ان کے ساتھ مردے وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلاً اور جمع کردیں ان کے سامنے ہر چیز سامنے دنیا کی ہر چیز۔

"قُبُلُ" کی تحقیق :

"قُبُلُ" قبیل کی جمع بھی بن سکتی ہے پھر اقسام کے معنٰی ہوں گے کہ ہر قسم کی چیزیں ان کے سامنے جمع کردیں اور "قُبُلُ" مصدر بھی آتا ہے۔ تو اس وقت سامنے کے معنٰی ہوں گے کہ ہم ان کے سامنے دنیا کی ہر چیز جمع کردیں مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا نہیں ہیں یہ کہ ایمان لائیں۔

ابوجہل کی شرارت اور آپ ﷺ کا معجزہ :

یہ روایت تم پہلے بھی سن چکے ہو کہ آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کی مجلس میں مومن بھی تھے اور کافر بھی تھے کہ ابوجہل آیا سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے کہ دیکھو یہ کیا بات کرتا ہے۔ کیونکہ کرنی تو اس نے شرارت ہی ہوتی تھی کہنے لگا یا محمد (ﷺ)! مجھے بتاؤ کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چچا جی اگر مٹھی والی چیز بول کر بتادے تو پھر کیا ہوگا؟۔ کہنے لگا اچھا ان کو کہو کہ یہ بولیں روایات میں آتا ہے کہ اس نے مٹھی میں جو کنکر پکڑے ہوئے تھے انہوں نے بلند آواز سے پڑھنا شروع کردیا سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور بعض رواتیوں میں آتا ہے کہ انہوں نے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا شروع کردیا اور سب نے اس

طرح سنا جس طرح میں پڑھ رہا ہوں اور تم سن رہے ہو۔ ابو جہل نے کنکریوں کو یہ کہہ کر پھینک دیا کہ تم بھی اس کی طرف دار ہوگئی ہو؟۔ اب بتاؤ کہ اس ضد کا بھی دنیا میں کوئی علاج ہے؟۔ تو فرمایا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے اور ان کو ایمان لانے پر مجبور کر دے۔ لیکن وہ جبر کسی پر نہیں کرتا کیونکہ اس کا قانون ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ پس جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں سے جاہل ہیں سمجھ دار لوگ دنیا میں ہمیشہ تھوڑے ہوئے ہیں۔

ہر نبی کی امت میں اس کے دشمنوں کا ہونا :

آگے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ دشمنی کوئی نئی چیز نہیں ہے پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی اس طرح دشمنی کی گئی ہے فرمایا...... وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور اسی طرح بنائے ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن انسانوں اور جنات میں سے جنہوں نے پیغمبروں کی ڈٹ کر مخالفت کی يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ القا کرتے ہیں بعض بعض کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ملمع کی ہوئی بات دھوکہ دینے کے لئے۔

"زُخْرُفْ" کا لفظی معنیٰ :

"زُخْرُفْ" کے لغوی معنیٰ ہیں پیتل یا تانبے پر سونے کا پانی چڑھا کر اس کو سونا ظاہر کیا جائے یعنی ظاہر کچھ اور باطن کچھ تو زُخْرُفَ الْقَوْلِ کے معنیٰ ہوں گے ایسی بات جس کا ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ ہو فرمایا...... وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہے تیرا پروردگار مَا فَعَلُوْهُ تو نہ کرسکیں یہ اس بات کو۔

جن وانس کو اختیار دیتے ہوئے پیغمبروں کے ذریعے کتابیں نازل کرنا :

رب تعالیٰ ان سے بدی کی قوۃ سلب کر لے کفر کرنے کی طاقت سلب کر لے مگر وہ ایسا نہیں کرتا کیونکہ اس نے جنوں اور انسانوں کو اختیار دیا ہے کہ اپنی مرضی سے جو راستہ چاہو اختیار کرو البتہ اس نے پیغمبر بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر حق اور باطل کو واضح کر دیا ہے اور اپنی خوشی اور ناراضگی سے بھی آگاہ کر دیا ہے اور ہر زمانے میں حق کی تبلیغ کرنے والے کھڑے کئے ہیں جو حق و باطل سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد تمہاری مرضی ہے جدھر جانا چاہو چلے جاؤ۔

کفار کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت :

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ پس چھوڑ دیں ان کو اور اس چیز کو جس کا یہ افتراء کرتے ہیں اس کی طرف توجہ ہی نہ دو اور اس لئے بھی دوسروں کو باتیں سناتے ہیں۔ وَلِتَصْغٰى اِلَيْهِ اور تاکہ مائل ہوں اس کی طرف اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ ان لوگوں کے دل لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر اور دنیا کی چیزوں پر مطمئن ہیں وَلِيَرْضَوْهُ اور تاکہ اس کو پسند کریں براذہن بری چیز کو پسند کرتا ہے وَلِيَقْتَرِفُوْا اور تاکہ وہ کمائیں مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ جو کچھ وہ کماتے ہیں جو کرنا چاہتے ہیں کریں سب کا بدلہ ملے گا۔

صنادید قریش کا مطالبہ اور حکم الٰہی

قریش کے مختلف خاندان تھے اور ہر ہر خاندان کا الگ الگ سردار تھا سرداری نظام تھا تو صنادید قریش اکٹھے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کو دیکھ کر اور لوگ بھی اکٹھے ہو گئے کہ دیکھو کیا کہتے ہیں ویسے بھی فارغ ہوتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مطالبے کئے ایک کا ذکر آج کی آیتوں میں ہے اور دوسرے کا بیان کل ہوگا ان شاء

اللہ۔ کہنے لگے اس بات کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان اختلاف ہے اور دنیا کا قاعدہ اور دستور ہے کہ فریقین میں جھگڑے کا حل ثالث ہوتا ہے اور ثالث کو عربی زبان میں حکم کہتے ہیں لہٰذا حکم مقرر کر لیتے ہیں جو وہ فیصلہ کرے تسلیم کر لو رب تعالیٰ نے اس کا جواب دیا فرمایا آپ ان سے کہہ دیں اَفَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا کیا پس اللہ تعالیٰ کے سوا تلاش کروں میں ثالث کسی اور کو میں ثالث مان لو؟

مشرکین کی سازش ناکامی سے دوچار :

وَّھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا حالانکہ اسی نے نازل کی تمہاری طرف کتاب تفصیلی اور رب تعالیٰ کا فیصلہ تو یہ ہے کہ حق میرے ساتھ ہے تمہارے ساتھ نہیں ہے۔ اور تم بلا وجہ سینہ زوری کرتے ہو مشرکین مکہ کا ذہن یہ تھا کہ اکثریت ہماری ہے۔ لہٰذا ہم کسی سردار کا نام لیں گے کہ اس کو حکم تسلیم کر لو پھر وہ سردار اس پر فردِ جرم عائد کر دے گا کہ یہ سارا فساد تیری وجہ سے ہے لہٰذا تم باز آ جاؤ اور اپنے پروگرام کو چھوڑ دو تو آپ ﷺ نے سرے سے ان کی بات کا انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

طالبان کی اسلامی حکومت اور کفریہ طاقتوں کا بلا جواز دباؤ :

یہی چال آج کل افغانستان میں چل رہے ہیں اور طالبان کو کہتے ہیں کہ وسیع البنیاد حکومت تشکیل دو کہ تمام فریقوں کو حکومت میں شامل کرو یعنی طالبان نے جن مرتدوں کو نکالا ہے ان کو واپس بلا کر شریک اقتدار کریں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے کیونکہ جید اور سمجھ دار علماء کرام ان میں موجود ہیں اگر بالفرض انہوں نے ایسا کیا تو اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماریں

گے کہ جس گند کو انہوں نے باہر پھینکا ہے پھر اس کو شامل کر لیا اور اس وقت اقوامِ متحدہ جو بین الاقوامی خبیث اور غنڈہ ہے وہ ان کو اس بات پر آمادہ کر رہا ہے کہ مشترکہ حکومت تشکیل دو تا کہ حق و باطل کا ملغوبہ بن جائے اور جو خالص اسلام نافذ ہے وہ نہ رہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ دنیا میں ہمیشہ حق کا راستہ روکنے کے لئے عجیب و غریب ہتھکنڈے استعمال ہوتے رہے ہیں تو آپ نے ثالث ماننے سے انکار کر دیا۔

فہم حق کے لئے منصف مزاج اہلِ کتاب سے رابطے کا مشورہ :

ہاں اگر تم حق کو سمجھنا چاہتے ہو اور میری بات تم ضد کی وجہ سے نہیں مانتے تو اہلِ کتاب میں جو منصف مزاج ہیں ان کی طرف رجوع کر لو فرمایا...... وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے يَعْلَمُوْنَ وہ جانتے ہیں اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ کہ بے شک یہ اتاری گئی ہے مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ۔ چنانچہ اہلِ کتاب میں جو منصف مزاج تھے وہ مانتے تھے اور دوسروں کو بھی کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر ہے اور قرآنِ کریم سچی کتاب ہے۔ اسلام حق اور سچا مذہب ہے۔

دیگراں رانصیحت خود رافضیحت :

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ کیا تم لوگوں کو حکم دیتے ہو نیکی کا وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور بھول جاتے ہو اپنے نفسوں کو کہ خود قبول نہیں کرتے اس کا جواب پہلے پارے میں موجود ہے کہتے تھے دیکھو! آپ لوگ محنت مشقت کرتے ہو ملازمتیں کرتے ہو ہمارا تو کوئی کاروبار نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان سے نذرانے اور وظائف ملتے ہیں اگر ہم ایمان لے آئیں تو یہ نذرانے اور وظائف بند ہو جائیں گے

ہماری روزی کہاں سے آئے گی؟۔لہٰذا ہم مجبور ہیں اور تمہاری تو کوئی مجبوری نہیں ہے۔
فلا تکونن من الممترین پس ہرگز نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے۔
اسلام کی حقانیت اور قرآنِ کریم کی صداقت کے متعلق وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اور مکمل ہوگیا ہے تیرے رب کا فیصلہ سچائی اور انصاف کے ساتھ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ کوئی نہیں تبدیل کرسکتا اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

نورِ خدا ہے حرکت کفر پہ خندہ زن :

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ اور اللہ تعالیٰ مکمل کرے گا اپنے نورِ توحید کو وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اور اگرچہ مشرک پسند نہ کریں اور کڑھتے رہیں اور دوسری جگہ فرمایا وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اور اگرچہ کافر پسند نہ کریں اور کڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے نورِ ایمان کو چمکائے گا کفریہ طاقتیں اگرچہ قدم قدم پر رکاوٹیں ڈالتی ہیں مگر الحمدللہ اسلام میں اور مسلمانوں میں کمی نہیں آئی بڑھتا ہی جارہا ہے۔

عصرِ حاضر میں دنیا اور ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد :

اس وقت دنیا میں مسلم قوم سب سے زیادہ ہے اور دوسرے ملکوں کی نسبت ہندوستان میں تقریباً اٹھائیس کروڑ مسلمان ہیں اور ہندو انہیں مجبور کرتے ہیں کہ یا تو ہندو ہوجاؤ یا پھر پاکستان چلے جاؤ مسلمانوں کو شہید بھی کرتے ہیں اور مسجدیں بھی مسمار کرتے ہیں مگر وہ ڈٹے ہوئے ہیں اور معاف رکھنا وہ ہمارے سے زیادہ مضبوط مسلمان ہیں۔ بہرحال کفریہ طاقتیں جتنا مرضی زور لگائیں وہ اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں ان شاء اللہ العزیز۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ(١١٦) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ(١١٧) فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ(١١٨) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ(١١٩) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ(١٢٠) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ(١٢١)

لفظی ترجمہ :

وَاِنْ تُطِعْ اور اگر آپ اطاعت کریں گے اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اکثر ان لوگوں کی جو زمین میں ہیں یُضِلُّوْکَ وہ بہکا دیں گے آپ کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے راستے سے اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ نہیں وہ پیروی کرتے اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل اور تخمینے سے باتیں کرتے ہیں اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بے شک تیرا پروردگار وہ خوب جانتا ہے مَنْ یَّضِلُّ جو گمراہ ہو گیا عَنْ سَبِیْلِهٖ اس کے راستے سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو فَكُلُوْا پس کھاؤ مِمَّا اس چیز کو ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا گیا ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان رکھنے والے وَمَا لَكُمْ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے اَلَّا تَاْكُلُوْا کہ تم نہیں کھاتے مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اس چیز کو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا گیا ہے وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ اور تحقیق تفصیل کے ساتھ اس نے بیان کیا ہے تمہارے لئے مَّا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ ان چیزوں کو جو اس نے تم پر حرام قرار دی ہیں اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ مگر وہ جس کی طرف تم مجبور کر دیئے جاؤ وَاِنَّ كَثِیْرًا اور بے شک بہت سے لوگ لَّیُضِلُّوْنَ بہکاتے ہیں بِاَهْوَآئِهِمْ اپنی خواہشات کے ساتھ بِغَیْرِ عِلْمٍ بغیر علم کے اِنَّ رَبَّکَ بے شک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ وہ خوب جانتا ہے تجاوز کرنے والوں کو وَذَرُوْا اور چھوڑ دو ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ظاہری اور چھپے ہوئے گناہ کو اِنَّ الَّذِيْنَ بے شک وہ لوگ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ جو کماتے ہیں گناہ سَيُجْزَوْنَ عنقریب ان کو بدلہ دیا جائے گا بِمَا اس چیز کا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ جو وہ کماتے رہے وَلَا تَاْكُلُوْا اور نہ کھاؤ مِمَّا اس چیز کو لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ذکر کیا گیا وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور بے شک یہ کھانا البتہ نافرمانی ہے وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ اور بے شک شیاطین لَيُوْحُوْنَ البتہ القاء کرتے ہیں اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ اپنے دوستوں کی طرف لِيُجَادِلُوْكُمْ تاکہ وہ جھگڑا کریں تمہارے ساتھ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اور اگر تم نے شیطانوں کی اطاعت کی اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ بے شک تم بھی البتہ مشرک بن جاؤ گے۔

ربط آیات :

کل کے سبق میں بیان ہوا تھا کہ مشرکین مکہ کا ایک نمائندہ وفد جو ان کے سرداروں پر مشتمل تھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مکہ مکرمہ دارالامن تھا لوگ یہاں صدیوں سے بڑے آرام اور چین سے رہ رہے تھے جب سے آپ ﷺ نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی رٹ لگائی ہے اس وقت سے گھر گھر میں جھگڑا فساد ہے بازاروں اور گلیوں میں لڑائیاں ہیں باپ بیٹے کا جھگڑا ہے میاں بیوی کا جھگڑا ہے، بھائی، بھائی آپس میں لڑتے ہیں، خسر، داماد کا جھگڑا ہے اور اس تمام فساد کے آپ ذمہ دار ہیں لہٰذا کسی کو ثالث تسلیم کریں اگر وہ ہمارے عقیدے کے درست ہونے کا فیصلہ

کردے تو پھر آپ ہمارے ساتھ مل جائیں اور اگر ثالث آپ کے عقیدے کے درست ہونے کا فیصلہ کردے تو ہم آپ کے ساتھ مل جائیں گے۔ اس کا جواب آپ حضرات کل کے سبق میں سن چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کو ثالث تسلیم کرلوں یہ نہیں ہوسکتا۔

کفار کی دوسری خودساختہ پیشکش :

انہوں نے دوسری پیشکش یہ کی کہنے لگے کہ فریقین میں جھگڑا ہو تو صلح کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ لوگوں سے رائے لے لی جاتی ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟ لہٰذا لوگوں کو جمع کر کے ریفرنڈم کرالیتے ہیں لوگوں کی اکثریت جو فیصلہ دے اس کو تسلیم کرلیں۔

پیشکش کا جواب :

ان کی اس پیشکش کا جواب آج کی آیت کریمہ میں ہے فرمایا...... وَاِنْ تُطِعْ اور اگر آپ اطاعت کریں گے اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اکثر ان لوگوں کی جو زمین میں ہیں يُضِلُّوْكَ وہ بہکادیں گے آپ کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیونکہ اکثریت تو ہے ہی گمراہوں کی ان کی رائے تو ان کے ساتھ ہوگی ووٹنگ کی کیا ضرورت ہے؟ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ نہیں وہ پیروی کرتے اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل اور تخمینے سے باتیں کرتے ہیں۔ دلیل ان کے پاس کوئی نہیں ہے تو جو اکثریت اٹکل اور تخمینے کے پیچھے چلتی ہے ان کے ووٹوں کی کیا حیثیت ہے؟

انبیاءؑ اور ان کے متبعین کی تعداد :

اور یہ بات آپ کئی مرتبہ سن چکے ہیں کہ دنیا میں ایسے پیغمبر بھی تشریف لائے کہ ان پر ایک آدمی بھی ایمان نہ لایا نہ بہن، نہ بھائی، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی کسی نے بھی ساتھ نہ دیا اکیلا پیغمبر حق پر رہا اور ایسے پیغمبر بھی تھے کہ جن پر صرف دو آدمی ایمان لائے اور ایسے بھی تھے کہ جن پر تین آدمی ایمان لائے اور اکثریت دوسری طرف ہی رہی تو اکثریت ہمیشہ غلط کار ہی رہی ہے۔ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بے شک تیرا پروردگار وہ خوب جانتا ہے مَنْ یَّضِلُّ جو گمراہ ہوگیا عَنْ سَبِیْلِہٖ اس کے راستے سے وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو لہٰذا آپ اپنا کام کرتے جائیں نہ کسی کو حکم ماننے کی ضرورت ہے اور نہ دو ٹنک کی۔

کفار و مشرکین کا شوشہ :

مشرکوں اور کافروں نے ایک یہ شوشہ بھی چھوڑا کہ یہ مسلمان اپنے ہاتھ کا مارا ہوا جانور یعنی ذبح شدہ جانور حلال سمجھتے ہیں اور خدا کا مارا ہوا یعنی طبعی موت مرا ہوا جانور حرام سمجھتے ہیں یہ مسلمان کیسی عجیب مخلوق ہے؟ عوام بڑے سطحی ذہن کے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ واقعی بات تو صحیح ہے کہ رب کا مارا ہوا حرام اور اپنا مارا ہوا حلال۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مارتا اس کو بھی رب تعالیٰ ہے اور اسکو بھی رب تعالیٰ ہے البتہ جس پر تکبیر پڑھی گئی ہے یعنی تکبیر پڑھ کر ذبح کیا گیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے حلال ہے اور جو مردار ہوگیا وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نام سے محروم ہے اس لئے حرام ہے۔

تکبیر کے متعلق مسئلہ :

تکبیر کے متعلق مسئلہ سمجھ لیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت جب تکبیر پڑھی جائے تو اتنی آواز ہو کہ اپنے کان سنیں اور اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنے کانوں نے نہ سنا تو بحر الرائق وغیرہ فقہ حنفی کی مستند ترین کتابوں میں ہے کہ جانور حلال نہیں ہوگا۔

نماز کے متعلق اہم ترین مسئلہ :

اسی مناسبت سے نماز کے متعلق بھی مسئلہ سمجھ لیں کہ آدمی جب نماز پڑھے تو تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک جو کچھ بھی پڑھتا ہے اس انداز سے پڑھے کہ اپنے کان سنیں چاہے مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ بہرہ نہ ہو اگر اپنے کانوں نے نہیں سنا تو نماز بالکل نہیں ہوگی اور پڑھی ہوئی بھی اسکی گردن پر فرض ہے۔

کفار کے شوشے کا جواب :

اللہ تعالیٰ کافروں کے شوشے کا جواب دیتے ہیں فرمایا...... فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ پس کھاؤ اس چیز کو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا گیا ہے تکبیر پڑھی گئی ہے اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان رکھنے والے وَمَا لَكُمْ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے اَلَّا تَاْكُلُوْا کہ تم نہیں کھاتے مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس چیز کو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا گیا ہے کافر ضد میں آکر کہتے تھے کہ اس کو نہیں کھاتے جس پر تکبیر نہیں پڑھی گئی یعنی مردار اور ہم تمہارا ذبح کیا ہوا نہیں کھاتے اور ضد، ضد ہوتی ہے اس کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم ان کافروں کی بات کی طرف توجہ نہ دو اور جس پر تکبیر پڑھی گئی ہے اس کو کھاؤ۔ وَقَدْ فَصَّلَ

لَكُمْ اور تحقیق تفصیل کے ساتھ اس نے بیان کیا ہے تمہارے لئے مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ان چیزوں کو جو اس نے تم پر حرام قرار دی ہیں کہ مردار وغیرہ نہیں کھانا۔

مجبور کی تعریف و حکم :

اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ مگر وہ جس کی طرف تم مجبور کردیئے گئے ہو کہ مثلاً آدمی ایسے مقام پر ہے کہ وہاں مردار یا حرام مال کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ اگر نہیں کھاتا تو موت کا خطرہ ہے تو اس موقع پر اس کو حرام مردار اور خنزیر کھانے کی اجازت ہے مگر اتنا کہ جان بچ جائے۔ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ نہ لذت طلب کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو۔ اگر ایک چھٹانک کھانے سے اس کی جان بچ سکتی ہے تو چھٹانک کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو شدید پیاس ہے کہ جان کو خطرہ ہے اور شراب کے سوا پینے کے لئے کوئی اور چیز موجود نہیں ہے تو اتنی پی سکتا ہے کہ جس سے جان بچ جائے اگرچہ شراب قطعی حرام ہے اور اگر ایسی صورت میں حرام نہیں کھاتا اور نہیں پیتا اور مر جاتا ہے تو گنہگار مرے گا کیونکہ ایسے موقع پر رب تعالیٰ نے حرام کھانے اور پینے کی اجازت دی ہے اور رب تعالیٰ کی اجازت کو قبول نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

مشرکین کی جہالت :

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ اور بے شک بہت سے لوگ بہکاتے ہیں اپنی خواہشات کے ساتھ بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر علم کے مشرکین کا یہ شوشہ کہ مسلمان اپنا مارا ہوا کھاتے ہیں اور خدا کا مارا ہوا نہیں کھاتے یہ بات بھی وہ جہالت سے کرتے تھے۔

مولانا عبدالحق مدنیؒ کا قول :

دارالعلوم دیوبند میں ہمارے ایک استاد تھے مولانا عبدالحق مدنیؒ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ملک میں ہر تیسرا آدمی مفتی ہے اور ہر چوتھا آدمی حکیم ہے۔ کوئی مسئلہ پیش کرو وہاں موجود آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور بول پڑے گا چاہے اسے الف با کا بھی علم نہ ہو اسی طرح اگر تم کہو کہ میں بیمار ہوں تو تمہیں ضرور اس کا علاج بتائیں گے چاہے حکمت کے ابجد سے بھی واقف نہ ہوں یہ لوگوں کی عادت بن گئی ہے۔

جاہل را سکوت بہتر است :

حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے تو خاموش رہو یا کہو کہ میں اس کے متعلق نہیں جانتا مگر ہم ضرور ٹانگ اڑاتے ہیں اور بغیر علم کے لوگوں کو غلط راہ پر لگاتے ہیں یہی کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات سے بہکاتے ہیں۔ اِنَّ رَبَّکَ بے شک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ وہ خوب جانتا ہے تجاوز کرنے والوں کو وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ دو ظاہری اور چھپے ہوئے گناہ کو اِنَّ الَّذِیْنَ بے شک وہ لوگ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ جو کماتے ہیں گناہ سَیُجْزَوْنَ عنقریب ان کو بدلہ دیا جائے گا بِمَا اس چیز کا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ جو وہ کماتے رہے ہر نیکی بدی کا بدلہ رب تعالیٰ کی طرف سے ملے گا وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اور نہ کھاؤ اس چیز کو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ذکر کیا گیا وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور بے شک یہ کھانا البتہ نافرمانی ہے۔

شیاطین کا اپنے دوستوں کی طرف القاء کرنا :

وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اور بے شک شیاطین البتہ القاء کرتے ہیں اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِھِمْ اپنے دوستوں کی طرف یہ بھی شیطانوں کا سبق ہے جو اس نے اپنے ساتھیوں کے ذہنوں میں ڈالا ہے۔ لِیُجَادِلُوْکُمْ تا کہ وہ جھگڑا کریں تمہارے ساتھ۔ شیطان نے ان کے ذہن میں بات ڈالی ہے کہ ان سے پوچھو کہ رب تعالیٰ مارے تو حرام اور تم خود مارو تو حلال۔ یہ کیسی منطق ہے؟۔ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ اور اگر تم نے شیطانوں کی اطاعت کی اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ بے شک تم بھی البتہ مشرک بن جاؤ گے۔

ناجائز بات کا ماننا شرک میں داخل ہے :

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کسی کی غلط اور ناجائز بات کو ماننا بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ ناجائز کام شیطان ہی کرواتا ہے اور شیطان کی اطاعت کرنا بھی شرک ہے چاہے قولاً ہو یا فعلاً ہو شرک کے سینگ نہیں ہوتے کہ جو شرک کرے تو اس کو سینگ لگ جائیں اور اس کو دیکھ کر کہیں کہ دیکھو بھائی یہ مشرک صاحب جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں شرک سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)۔

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِىْ بِهٖ
فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا
كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(۱۲۲)
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا
لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ(۱۲۳) وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ
حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ
يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ
اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ(۱۲۴) فَمَنْ
يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ
اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى
السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ(۱۲۵)

لفظی ترجمہ :

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا کیاوہ شخص جو مردہ تھا فَاَحْيَيْنٰهُ پس ہم نے اس کو زندہ کیا وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا اور ہم نے بنایا اس کیلئے نور يَّمْشِيْ بِهٖ وہ چلتا ہے اس روشنی کے ساتھ فِي النَّاسِ لوگوں میں كَمَنْ مَّثَلُهٗ اس شخص کی طرح ہے فِي الظُّلُمٰتِ جو اندھیروں میں ہے لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا نہیں نکلنے والا اندھیروں سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ اسی طرح مزین کیا گیا کافروں کے لئے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ عمل جو وہ کرتے ہیں وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا اور اسی طرح بنائے ہم نے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ ہر بستی میں بڑے مُجْرِمِيْهَا اس کے جرم کرنے والے لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا تاکہ وہ مکاریاں کریں اس میں وَمَا يَمْكُرُوْنَ اور نہیں وہ مکر کرتے اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ مگر اپنے نفسوں کے ساتھ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ نہیں سمجھتے وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی نشانی قَالُوْا کہتے ہیں لَنْ نُّؤْمِنَ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے حَتّٰى نُؤْتٰى یہاں تک کہ ہمیں بھی دیا جائے مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اس طرح کی چیز جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی گئی ہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ جہاں اس نے رکھنی ہے اپنی رسالت سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ عنقریب پہنچے گی ان لوگوں کو اَجْرَمُوْا جنہوں نے جرم کئے صَغَارٌ ذلت عِنْدَ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے ہاں وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ

اور سخت عذاب بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ مکر کرتے رہے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ پس وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے اَنْ يَّهْدِيَهٗ کہ اس کو ہدایت دے يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کھول دیتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے وَمَنْ يُّرِدْ اور وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے اَنْ يُّضِلَّهٗ کہ اس کو گمراہ کردے يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا کردیتا ہے کہ اس کے سینے کو تنگ حَرَجًا بہت زیادہ تنگ كَاَنَّمَا گویا کہ وہ يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ چڑھتا ہے آسمان پر كَذٰلِكَ اسی طرح يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ گندگی عَلَى الَّذِيْنَ ان لوگوں پر لَا يُؤْمِنُوْنَ جو ایمان نہیں لاتے۔

ربط آیات :

اس سے قبل دو گروہوں کا ذکر تھا۔ ہدایت یافتہ جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں تھا کہ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو اور دوسرا گمراہوں کا جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے تجاوز کرنے والوں کو۔

جاہل اور عالم برابر نہیں ہو سکتے :

آج کی آیات میں بھی اسی طرح کے دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر ہے، فرمایا......
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا کیا وہ شخص جو مردہ تھا یعنی جاہل، کافر اور مشرک تھا رب تعالیٰ کے حکموں کا باغی اور نافرمان تھا فَاَحْيَيْنٰهُ پس ہم نے اس کو زندہ کیا ایمان اور اسلام کی دولت دی علم عطا کیا اس کے دل میں خدا خوفی آئی۔ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا اور ہم نے بنایا

اس کے لئے نور ایمان کا، اسلام کا، حق کا، سنت کا۔ يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ وہ چلتا ہے اس نور اور روشنی کے ساتھ لوگوں میں تو کیا ان صفات والا آدمی كَمَنْ مَّثَلُهٗ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے فِي الظُّلُمٰتِ جو اندھیروں میں ہے لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا نہیں نکلنے والا اندھیروں سے کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ روشنی والا اور اندھیروں والا دونوں برابر ہیں اسی طرح جو کافر ہیں مثلاً ابو جہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ جو کفر کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں یہ ان کے برابر ہو سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نور ایمان عطا فرمایا ہے۔ اور وہ ایمان کی روشنی میں چلتے پھرتے ہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور دیگر حضراتؓ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اپنی مخلوق کو فائدہ پہنچایا تاریخ ان کے عدل کی نظیر نہیں پیش کر سکتی۔

گاندھی اور عدلِ شیخینؓ کی گواہی :

تقسیم ہند سے پہلے ہندوستان کے گیارہ صوبے تھے پانچ صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور سات صوبوں میں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ لیکن ہوا یہ کہ ہندو وزیر بنے، گاندھی جس کا نام کرم چندر داس تھا وہ ہریجن نامی اخبار نکالتا تھا جولائی ۱۹۳۰ء کے اخبار میں گاندھی نے اپنے ہندو وزیروں کو تلقین کی اور ہدایت کی کہ اگر تم انصاف، دیانت کے ساتھ حکومت کرنا چاہتے ہو تو دو آدمیوں کی تاریخ کو سامنے رکھنا جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی ایک ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے کا نام عمرؓ ہے۔ حالانکہ گاندھی بڑا متعصب ہندو تھا یہ بڑی وزنی شہادت ہے کہ کٹر قسم کا ہندو گواہی دے رہا ہے کہ وہ بڑے انصاف والے تھے آج ظلم و زیادتی اور گھپلوں کا دور ہے ہم نے عدل و انصاف تو دیکھا ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان ظالم حکمرانوں سے نجات عطا فرمائے۔ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

لِلْكٰفِرِيْنَ اسی طرح مزین کیا گیا کافروں کے لئے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ عمل جو وہ کرتے ہیں کہ اپنے برے عمل کو بھی ہنر اور کمال سمجھتے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ اس پر شرمندہ اور نادم ہوتے کہ ہم نے غلط کیا ہے۔

مجرم بنانے کی وجہ :

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا اور اسی طرح بنائے ہم نے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا ہر بستی میں بڑے اس کے جرم کرنے والے۔ بڑوں کے مجرم بننے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ بیان فرمائی ہے، فرمایا...... وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ (پارہ : ۲۵)۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا رزق اپنے بندوں کا تو زمین میں فساد کرنے لگتے مال بڑھ جائے تو اس کا لازمی نتیجہ سرکشی اور نافرمانی ہے الا ماشاء اللہ کہ ہزار میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ملے گا کہ مالدار ہونے کے باوجود رب تعالیٰ کا نافرمان نہ ہو۔ مال کی خاصیت ہے کہ جب آئے گا سرکشی آئے گی شرابیں چلیں گی لڑائیاں ہوں گی اور ہر برا کام کریں گے، فرمایا کہ ہم نے ہر بستی میں بڑوں کو مجرم بنایا۔ لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا تاکہ وہ مکاریاں کریں اس میں۔

"مکار" کی مکاری اسی کے خلاف :

وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ اور نہیں وہ مکر کرتے مگر اپنے نفسوں کے ساتھ۔ کیونکہ اس کا نقصان انہی کو ہوگا آنکھیں بند ہونے کی دیر ہے۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ نہیں سمجھتے کہ ہم کس کا نقصان کر رہے ہیں؟ بے شک اس وقت وہ لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں زیادتی کر رہے ہیں، بے عزتی کر رہے ہیں لیکن نقصان سارا اپنا کر رہے ہیں کہ اس کا نتیجہ ان کے خلاف ہی مرتب ہوگا۔

مشرکین کی بے جاضد :

وَاِذَا جَآءَتْھُمْ اٰیَةٌ اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی نشانی (معجزہ) قَالُوْا کہتے ہیں لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ ہمیں بھی دی جائے اس طرح کی چیز جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی گئی ہیں کہ ہمارے ہاتھ پر بھی معجزے ظاہر ہوں تب ہم ایمان لائیں گے۔

اپنی کوشش اور محنت سے کوئی نبی نہیں بن سکتا :

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اس نے رکھنی ہے اپنی رسالت۔ نبوۃ و رسالت رب تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ اس مقام تک پہنچنا کسی کے بس میں نہیں ہے اپنی مرضی محنت اور کسب سے کوئی نبی نہیں بن سکتا یہ اتنا بلند مقام ہے کہ محنت اور کوشش سے کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا محنت اور کوشش سے ولی بن سکتا ہے غوث بن سکتا ہے، قطب بن سکتا ہے، لیکن نبی نہیں بن سکتا۔ مخلوق میں نبی کے درجے سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں ہے اور آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں آپ کے بعد جو نبوۃ کا دعویٰ کرتا ہے وہ پرلے درجے کا بے ایمان اور کافر ہے۔

پسر قادیانی لعین کے مغلاطات :

نبوۃ کے جھوٹے دعویداروں میں سے مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ مرزا قادیانی کے لڑکے نے ایک کتاب لکھی ہے سیرت مہدی اس میں اس نے اپنے باپ کے کمالات لکھے ہیں اس میں وہ لکھتا ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے تو عبادت کرتے کرتے رب کو راضی کر کے محمد رسول اللہ کا درجہ حاصل کر سکتا ہے بلکہ آپ ﷺ کے درجے سے بڑھ سکتا ہے

معاذ اللہ تعالیٰ، ثم معاذ اللہ تعالیٰ، ثم معاذ اللہ تعالیٰ کیسی بکواس کی ہے؟

آپ ﷺ کے درجۂ علیا تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی :

یاد رکھنا آنحضرت ﷺ کا درجہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سب سے بلند اور سب سے اعلیٰ ہے اس مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ کوئی آگے بڑھ جائے ڈینگیں اور بڑھکیں مارنے والے تو دنیا میں بہت ہیں لیکن اس سے کیا بنتا ہے۔

مرزا قادیانی لعین کی الٹی منطق :

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں اور میرے دس لاکھ معجزے ہیں اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں کوئی مستقل نبی نہیں ہوں میں ظلی اور بروزی نبی ہوں یعنی آنحضرت ﷺ کا سایہ ہوں بڑی عجیب منطق ہے کہ اصل کے تو تین ہزار معجزے ہوں اور سائے کے دس لاکھ معجزے ہوں اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ اصل تو تین ہزار درجے تک بلند ہوا اور سایہ دس لاکھ درجوں تک چھلانگیں لگا رہا ہے۔ حالانکہ سایہ تو اصل کا ہوتا ہے تو سایہ اصل سے کس طرح بڑھ گیا اصل یہ ہے کہ یہ ہی سارا جھوٹ۔

مرزا قادیانی مجسم دھوکہ وفریب :

میں نے عرض کیا تھا کہ ایک دفعہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ میں نے ایک کتاب لکھنی ہے چالیس جلدوں میں انگریز کا دور تھا ان کو خوش کرنے کے لئے ٹوڈیوں نے بڑی بڑی رقمیں دیں مرزے نے چار چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے ''اربعین'' کے نام سے پھر چپ سادھ لی اور باقی رقم کھا گیا کچھ مدت گزرنے کے بعد لوگوں نے کہا کہ

تم نے تو چالیس جلدوں کے لکھنے کا اعلان کیا تھا اور یہ چار چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے ہیں تو نبی صاحب نے جواب دیا کہ چار تو میں نے لکھے ہیں صفر ساتھ تم لگالو چالیس ہوجائیں گے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس طرح تو شعبدہ باز اور ٹھگ بھی نہیں کرتے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اس طرح کرے نبی کی ذات بہت بلند ہوتی ہے ایسے دھوکے باز نبی نہیں ہوتے۔

''مکار'' کے لئے سخت ترین عذاب کی وعید :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا عنقریب پہنچے گی ان لوگوں کو جنہوں نے جرم کئے صَغَارٌ ذلت عِنْدَ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل ہوں گے شکست کھائیں گے اور مارے جائیں گے وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ اور سخت عذاب بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ مکر کرتے رہے اس کا بدلہ ان کو ضرور ملے گا۔

ہدایت کس کو ملتی ہے :

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ پس وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے اَنْ يَّهْدِيَهٗ کہ اس کو ہدایت دے اور یہ بات میں کئی مرتبہ سمجھا چکا ہوں کہ ہدایت اس کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ اور اللہ تعالیٰ راہ دکھاتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع کرتا ہے اور ہدایت کا طالب ہوتا ہے يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کھول دیتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے۔

گمراہ کن کو کیا جاتا ہے :

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ اور وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو گمراہ کردے

اور میں یہ بات بھی کئی مرتبہ سمجھا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے قرآن پاک میں ہے يُضِلُّ اللهُ الظّٰلِمِيْنَ اور کافروں کو گمراہ کرتا ہے وَيُضِلُّ اللهُ الْكٰفِرِيْنَ نافرمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جبراً نہ تو کسی کو ہدایت دیتا ہے اور نہ کسی کو گمراہ کرتا ہے۔

گمراہوں کے لئے ”ضیق صدر“:

اور جس کو گمراہ کرتا ہے يَجْعَلُ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا کر دیتا ہے کہ اس کے سینے کو تنگ حَرَجًا بہت زیادہ تنگ یعنی اس کا سینہ ایمان قبول کرنے سے تنگ ہو جاتا ہے اور اس کو ایمان سے بہت نفرت ہوتی ہے كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ گویا کہ وہ چڑھتا ہے آسمان پر کوئی آدمی اڑنا چاہے اور اڑ سکے تو وہ کتنا تنگ ہوتا ہے تو ایسے آدمی کا سینہ ایمان قبول کرنے سے اتنا تنگ ہوتا ہے کہ جس طرح کوئی آسمان کی طرف اڑنا چاہے اور اُڑ نہ سکے تو کتنا تنگ ہوتا ہے۔ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اسی طرح ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ گندگی ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے ورنہ جبراً کسی کو وہ گمراہ نہیں کرتا۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ (۱۲۶) لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۲۷) وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓئُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (۱۲۸) وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۱۲۹)

لفظی ترجمہ :

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ اور یہ راستہ ہے تیرے رب کا مُسْتَقِيمًا سیدھا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں آیتیں لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ اس قوم کے لئے جو نصیحت حاصل کرے لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ ان کے لئے سلامتی کا گھر عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے رب کے پاس وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور اللہ تعالیٰ ہی ان کا آقا ہے بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اس وجہ سے جو کچھ وہ عمل

کرتے ہیں وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور جس دن اکٹھا کرے گا ان سب کو (فرمائے گا) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اے جنات کے گروہ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ تحقیق بہت زیادہ ملا لئے تم نے انسان وَقَالَ اَوْلِيٰٓئُهُمْ اور کہیں گے ان کے ساتھی مِّنَ الْاِنْسِ انسانوں میں سے رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار! اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ فائدہ اٹھایا ہمارے بعض نے بعض سے وَّبَلَغْنَآ اور ہم پہنچے اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اس میعاد تک جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ فرمائے گا اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ تمہارا ٹھکانا ہے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ اس میں رہا کریں گے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اِنَّ رَبَّكَ بے شک تیرا رب حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ حکمت والا جاننے والا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ اور اسی طرح ہم دوست بناتے ہیں بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بعض ظالموں کو بعض کا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اس وجہ سے کہ جو کچھ وہ کماتے ہیں۔

ماقبل سے ربط :

اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے ضابطہ بیان فرمایا کہ جس چیز پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے اس کو کھاؤ اور جس چیز پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ ذکر کیا جائے اس کو نہ کھاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ان حربوں کا ذکر فرمایا جن کے ذریعے وہ اسلام مٹانا چاہتے ہیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ فرماتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتے ہیں اور جس کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اس کا سینہ تنگ کر دیتے ہیں۔

صراطِ مستقیم کون سا ہے :

اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا اور یہ راستہ ہے تیرے رب کا سیدھا جو اس نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے دوسرے مقام پر فرمایا...... فَاتَّبِعُوْهُ پس اس کی پیری کرو وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ اور نہ چلو دوسرے راستوں پر وہ تمہیں بہکا دیں گے جو راستہ قرآن کریم بیان کرتا ہے وہ سیدھا ہے جس کی آنحضرت ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے اور خلفاء راشدین جس راستے پر چلے ہیں اور سلف صالحین نے اپنایا ہے وہ صراطِ مستقیم ہے۔

نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے انعامات :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں آیتیں اس قوم کے لئے جو نصیحت حاصل کرے اور نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو رب تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے ہوگا کیا؟ فرمایا...... لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے لئے سلامتی کا گھر ان کے رب کے پاس۔ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور اللہ تعالیٰ ہی ان کا آقا ہے۔

جنتیوں کے انعامات، پہلا انعام :

جنت کا ایک نام دار السلام بھی ہے اس لئے کہ جنتی جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے کہیں گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ (پارہ : ۲۴)۔ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ اور خوشیاں مناؤ۔

دوسرا انعام :

پھر جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو حوریں اور غلمان جو موتیوں جیسے ہوں گے وہ ان کو سلام کہیں گے جنتی جب آپس میں ملیں گے تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ تو ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔

تیسرا انعام :

پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِيمِ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے جنتیو! تم پر سلامتی ہو اور معنوی اعتبار سے بھی سلامتی ہوگی کہ جنت میں کوئی بھوکا نہیں مرے گا کسی کو پیاس نہیں لگے گی ذہنی، جسمانی تکلیف کسی کو نہیں ہوگی، نہ چوری کا خطرہ، نہ ڈاکوؤں کا ڈر، نہ غنڈوں کا خوف، نہ عزت کا خطرہ، نہ جان کا خطرہ، امن ہی امن اور سلامتی ہی سلامتی ہوگی۔ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اس وجہ سے جو کچھ وہ عمل کرتے تھے نیک اعمال کا بدلہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کی شکل میں دے گا۔

قیامت کا عجیب خوفناک منظر : www.besturdubooks.net

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا اور جس دن اکٹھا کرے گا ان سب کو میدانِ محشر میں انسان، جنات اور دیگر تمام مخلوق اکٹھی ہوگی عجیب سماں ہوگا آج دنیا میں میلہ یا جلسہ ہو یا اور کوئی خاص بات ہو تو لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو بندہ حیران ہو جاتا ہے کہ یہ مخلوق کہاں سے آگئی ہے تو اندازہ لگاؤ کہ اس وقت کیا حال ہوگا جب آدمؑ سے لے کر آخری انسان تک سب جمع ہوں گے اور سارے جنات جمع ہوں گے یہاں تو جنات ہمیں نظر نہیں آتے مگر وہاں نظر آئیں گے یہاں فرشتے بھی نظر نہیں آتے میدانِ محشر میں فرشتے بھی

نظر آئیں گے وہاں کا ماحول ہی جدا اور الگ ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو جمع کر کے پوچھے گا یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ اے جنات کے گروہ قَدِ اسۡتَكۡثَرۡتُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ تحقیق بہت زیادہ ملالیئے تم نے انسان۔

''طائف'' مسکن جنات :

بہت سارے ایسے مقامات ہیں جہاں جنات کثرت سے آباد ہیں اور وہاں سے گزرنے والے انسانوں کو چھیڑتے بھی ہیں ایسے ہی طائف کے علاقے میں ایک مقام تھا جسکا نام تھا ''وجع'' بڑے وسیع جنگلات پہاڑ اور چشمے تھے غیر آباد علاقہ تھا جنات وہاں رہائش پذیر تھے اس کے درمیان سے ایک راستہ گزرتا تھا لوگ جب طائف جاتے تھے تو اس راستے سے جاتے تھے وہاں سے جب گزرتے تو جنات چھیڑتے تھے۔

جنات کا انسانوں کو تنگ کرنا :

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی وہاں سے گزر رہا تھا کہ ایک جن نے پیچھے سے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس نے مڑ کر دیکھا تو کوئی شئی نہیں چل پڑا تھوڑا سا آگے گیا تو جن نے پھر کپڑا پکڑ کر کھینچا مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں اب وہ ڈر گیا اور اتنی بات اس نے پہلے سن رکھی تھی کہ یہاں جنات رہتے ہیں۔

انسان کی جنات سے عاجزی اور جنات کی سرکشی :

کہنے لگا خدا کے لئے مجھے کچھ نہ کہو میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور یہ ستو اور کھجوریں اور گھی تیرے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ جنات نے سمجھا کہ بڑا سستا سودا ہے کہ تھوڑا سا چھیڑنے سے مال بھی چھوڑ جاتے ہیں اور معافیاں بھی مانگتے ہیں تو وہ اور زیادہ

سر چڑھ گئے سورۃ الجن میں ہے کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات سے پناہ لیتے ہیں اس سے ان کی سرکشی اور بڑھ گئی۔ جنات نے سمجھا کہ ہم بھی کچھ ہیں تو اس طرح وہ انسانوں کو اپنے ساتھ ملا لیتے تھے تو فرمایا قیامت والے دن اللہ تعالیٰ پوچھے گا اے جنات کے گروہ! تم نے بہت زیادہ ملا لئے انسان وَقَالَ اَوْلِیٰٓـئُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اور کہیں گے ان کے ساتھی انسانوں میں سے رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اے ہمارے پروردگار! فائدہ اٹھایا ہمارے بعض نے بعض سے۔ مثلاً ہم نے ان سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کی چھیڑ خانی سے محفوظ ہو گئے اور انہوں نے ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کو خوراک مل گئی یہ دنیا کا معاملہ تھا جو ہم کرتے رہے۔

دوزخیوں کو سردی کا عذاب بھی دیا جاتا ہے :

وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اور ہم پہنچے اس میعاد تک جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی یعنی موت تک ہم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے قَالَ النَّارُ مَثْوٰکُمْ فرمائے گا اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ تمہارا ٹھکانا ہے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ ہمیشہ اس میں رہا کریں گے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے کہ تمہیں آگ کے خانے سے نکال کر زمہریر سرد خانے کے طبقے میں ڈال دے یعنی کبھی گرمی کی سزا اور کبھی سردی کی سزا۔

ملحدین کا اعتراض :

بعض ملحدوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ انسان چونکہ خاکی ہے اس کو آگ کی سزا دینا تو سمجھ آتی ہے اور جنات تو ناری ہیں ان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے۔ ان کو آگ

کی سزا سمجھ میں نہیں آتی کہ ان کو آگ سے کیا تکلیف ہوگی؟

جواب :

اس کے جواب میں محققین فرماتے ہیں کہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر گنا تیز ہے لہٰذا دنیا کی آگ سے پیدا ہونے والے کو اس آگ میں سزا ہو تو یہ عقل کے خلاف نہیں ہے۔

طبقاتِ جہنم :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جہنم کے بعض طبقوں نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اے پروردگار اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا کہ میرا یہ طبقہ مجھے کھا رہا ہے یعنی جہنم کے طبقوں میں اتنا فرق ہے کہ ایک طبقے نے شکایت کی کہ یہ دوسرا طبقہ میرے اوپر غالب ہے۔ مجھے اس سے تکلیف ہے۔ بخاری شریف اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اجازت دی کہ ایک سانس نکال لے دوزخ نے سانس نکالا فرمایا کہ یہ جو سخت گرمی ہے یہ اس سانس کا اثر ہے جہنم میں ایک طبقہ زمہریر کا ہے۔ اس کو بھی سانس نکالنے کی اجازت دی گئی فرمایا یہ جو سخت سردی ہے یہ اس کے سانس کا اثر ہے یہ تو اس کے سانس کا اثر ہے خود دوزخ کا کیا حال ہوگا اللہ تعالیٰ بچائے اور محفوظ فرمائے۔

سائنس دان اور قیامت کی نشانیاں :

سائنسدان کہتے ہیں کہ پانچ سو سال بعد یہ صدی سخت گرم رہی ہے سائنس دان جتنا سر مارتے پھریں اصل بات یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے موسموں کا بدلنا کہ گرمیوں میں سردی اور سردیوں میں گرمی اور ہماری بداعمالیوں کا بھی اثر ہے جوں،

جوں ہمارے گناہ بڑھتے جائیں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ سخت ہوتی جائے گی تو بات یہ بیان کررہا تھا کہ جنات اگرچہ ناری ہیں پھر بھی ان کو دوزخ میں سزا ہوگی۔

ناری مخلوق بھی جہنم میں جلے گی :

مشہور قصہ ہے کہ ایسے ہی کسی ملحد نے ایک سادے مسلمان کو کہا کہ تمہارا قرآن کہتا ہے کہ جنات دوزخ میں جلیں گے وہ تو آگ سے پیدا ہوئے ہیں ان کو آگ کیا تکلیف دے گی اس نے ایک ڈھیلا اٹھا کر اس کے سر میں دے مارا اس کا خون نکل آیا درد کے ساتھ اس نے کہا کہ تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟۔ اس نے کہا کہ تم بھی خاکی اور ڈھیلا بھی خاکی تو خاک کو خاک سے کیا تکلیف ہوتی ہے؟۔ سمجھانے کا اپنا اپنا انداز ہے۔ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔

ظالم کو ظالم کا دوست بنانے کا مطلب :

وَکَذٰلِکَ نُوَلِّیۡ بَعۡضَ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضًا اور اسی طرح ہم دوست بناتے ہیں بعض ظالموں کو بعض کا۔ ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں غلط کاریوں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں یہ دوست کیوں بنایا ، بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ اس وجہ سے کہ جو کچھ وہ کماتے ہیں یعنی ان کی کمائیاں آپس میں ملتی جلتی ہیں اَلۡجِنۡسُ یَمِیۡلُ اِلَی الۡجِنۡسِ جنس، جنس کو پیاری ہوتی ہے ایک دوسرے سے ان کی دوستیاں اور محبتیں ہیں۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
كٰفِرِيْنَ(۱۳۰) ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ
الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ(۱۳۱) وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ
مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ(۱۳۲)
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ
ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ(۱۳۳) اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ(۱۳۴) قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (135)

لفظی ترجمہ :

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اَلَمْ یَاْتِکُمْ کیا نہیں آئے تمہارے پاس رُسُلٌ مِّنْکُمْ رسول تم میں سے یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ جو بیان کرتے رہے تم پر میری آیتیں وَیُنْذِرُوْنَکُمْ اور تمہیں ڈراتے رہے لِقَآءَ یَوْمِکُمْ هٰذَا تمہارے اس دن کی ملاقات سے قَالُوْا وہ کہیں گے شَهِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا ہم گواہی دیتے ہیں اپنی جانوں کے خلاف وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اور دھوکہ دیا ان کو دنیا کی زندگی نے وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اور وہ گواہی دیں گے اپنے نفسوں کے خلاف اَنَّهُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ کہ بے شک وہ کافر تھے ذٰلِکَ اَنْ لَّمْ یَکُنْ رَّبُّکَ یہ اس لئے نہیں ہے کہ تیرا رب مُهْلِکَ الْقُرٰی ہلاک کرنے والا بستیوں کو بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ اور وہاں کے رہنے والے غافل ہوں وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں مِّمَّا عَمِلُوْا اس سے جو انہوں نے عمل کئے وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ اور نہیں ہے تیرا رب غافل عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ اور تیرا رب بے پرواہ ہے ذُو الرَّحْمَةِ اور رحمت والا ہے اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کردے وَیَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِکُمْ اور جانشین بنادے تمہارے بعد مَّا یَشَآءُ جس کو وہ چاہے کَمَآ اَنْشَاَکُمْ جیسا

کہ اس نے پیدا کیا ہے تمہیں مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ دوسری قوم کی اولاد سے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ بیشک وہ چیز جس کا وعدہ تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے البتہ وہ آنے والی ہے وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں يٰقَوْمِ اے میری قوم اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ عمل کرو تم اپنے طریقہ پر اِنِّىْ عَامِلٌ بے شک میں بھی عمل کرنے والا ہوں فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس عنقریب تم جان لوگے مَنْ اس کو تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ جس کے لئے آخرت کا گھر ہے اِنَّهٗ بے شک شان یہ ہے لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ فلاح نہیں پاتے ظلم کرنے والے۔

ماقبل سے ربط :

اس سے پہلے سبق میں تم نے پڑھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ سب کو جمع کر کے جنات سے پوچھیں گے کہ تم نے بہت سے انسانوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور اس بات کو جنات بھی تسلیم کریں گے اور انسان بھی تسلیم کریں گے کہ واقعی ایسا ہوا۔

انس و جن کے متعلق انبیاء و رسل کا استفسار :

اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں.....

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ کیا نہیں آئے تمہارے پاس رسول تم میں کے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ جو بیان کرتے رہے تم پر میری آیتیں وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اور تمہیں ڈراتے رہے تمہارے اس دن کی ملاقات سے۔

نظریۂ اہلِ حق برائے انبیاء ورسلؑ:

اہلِ حق کا نظریہ اور مسلک یہ ہے کہ پیغمبر جتنے بھی تشریف لائے ہیں وہ سب کے سب انسان تھے کوئی جن پیغمبر نہیں ہوا کیونکہ نبوۃ کا مقام بہت بلند ہے اور اس کے لئے جس قدر قابلیت اور استعداد کی ضرورت ہے وہ جنات میں نہیں ہے ہاں جنات شریعت کے پابند اور مکلف ضرور ہیں ان کیلئے ایمان ہے، نمازیں ہیں، روزے ہیں، حج اور زکوٰۃ ہے یعنی جو احکام انسانوں کے لئے ہیں وہ جنات کے لئے بھی ہیں لیکن براہِ راست ان کی طرف کوئی پیغمبر نہیں آیا جس زمانے میں انسانوں میں سے پیغمبر آتا اس زمانے کے جنات اس کی نبوۃ کے تابع ہوتے تھے۔

آنحضرت ﷺ عالمی پیغمبر/ نبی :

آنحضرت ﷺ کی بعثت تمام انسانوں اور تمام جنوں کے لئے ہے باقی انبیاء کرامؑ قومی اور علاقائی پیغمبر ہوتے تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میری قوم! اے میری قوم! اور اس علاقے کے جو جنات ہوتے تھے وہ اس نبی کے تابع ہوتے تھے اور آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ نے فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (پارہ : ۹) اے انسانو! میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں اور فرمایا بُعِثْتُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ وَاِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ میں بھیجا گیا ہوں سرخ اور کالے کی طرف اور تمام انسانوں اور جنوں کی طرف جس دن سے آپ ﷺ کو نبوۃ ملی ہے اس دن سے لے کر اسرافیلؑ کے بگل پھونکنے تک مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک تمام انسان اور تمام جنات آپ کی شریعت کے پابند اور مکلف ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن جنوں اور انسانوں سے

پوچھیں گے کہ تمہارے پاس میرے پیغمبر نہیں آئے تھے اور انہوں نے میری آیتیں تمہیں نہیں سنائی تھیں؟ اور اس دن سے تمہیں نہیں ڈرایا تھا؟

اپنے نفسوں کے خلاف انس وجن کا جواب :

قَالُوْا انسان اور جنات کہیں گے شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا ہم گواہی دیتے ہیں اپنی جانوں کے خلاف کہ واقعی ہمارے پاس پیغمبر آئے انہوں نے ہمیں سمجھایا تبلیغ کی مگر ہم نے ان کی باتوں پر دھیان نہ دیا نہ ماننے کی وجہ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور دھوکہ دیا ان کو دنیا کی زندگی نے دنیا کی محبت کی وجہ سے انہوں نے آخرت سے غافل دنیا داروں کے ساتھ تعلقات قائم کیے جس کی وجہ سے انہوں نے آخرت بگاڑ لی۔

انسان اپنے دوست کے دین پر :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کسی آدمی کی نیکی اور بدی معلوم کرنی ہو کہ یہ نیک ہے یا برا ہے فَلْيَنْظُرْ مَنْ يُّخَالِلُ تو دیکھو کہ وہ کیسے آدمیوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے سوسائٹی پر نگاہ ڈالو فَاِنَّ الْمَرْءَ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ کیونکہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے جو اس کے ساتھیوں کا نظریہ ہوگا وہ اس کا ہوگا اور یاد رکھنا! نیکی کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور بدی کا اثر بہت تیزی سے ہوتا ہے سمجھ دار لوگ کہتے ہیں کہ نیکی کی رفتار چیونٹی کی طرح ہے اور بدی کی رفتار گھوڑے کی طرح ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں کی رفتار برابر نہیں ہوسکتی۔ وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور وہ گواہی دیں گے اپنے نفسوں کے خلاف اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ کہ بے شک وہ کافر تھے۔

غافلین کو ہلاک کرنا سنت اللہ نہیں :

ذٰلِکَ اَنْ لَّمْ یَکُنْ رَّبُّکَ یہ پیغمبر کیوں بھیجے گئے؟ اس لئے بھیجے گئے نہیں ہے تیرا رب مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا بستیوں کو بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ وَاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ اور وہاں کے رہنے والے غافل ہوں جب تک اللہ تعالیٰ پیغمبر بھیج کر ان کو اپنی خوشی اور ناراضگی سے آگاہ نہ کرے اور پندرھویں پارے میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور ہم کسی کو سزا نہیں دیتے جب تک پیغمبر نہ بھیجیں اور اتمام حجت نہ ہو جائے لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ (پارہ : ۶)۔ تاکہ پیغمبروں کے تشریف لانے کے بعد لوگ بہانہ نہ بنا سکیں کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ کون سا کام جائز ہے اور کون سا ناجائز ہے؟ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے؟ ہم تو بے خبری میں مارے گئے یہ نہ کہہ سکیں۔

نبی اسی قوم میں سے اللہ پاک بھیجتے تھے :

پھر کیسی حکمت خداوندی ہے فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (پارہ : ۱۳) نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ یہ نہ کہہ سکیں کہ پیغمبروں کی بولی (زبان) اور تھی اور ہماری اور تھی ہم ان کی بات ہی نہیں سمجھ سکے اللہ تعالیٰ نے حجت پوری کی اور ان کی قومی زبان میں پیغمبر بھیجا اور پیغمبروں نے تبلیغ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور عرصہ دراز تک تبلیغ کرتے رہے۔

پیغمبروں کی تبلیغ کا زمانہ/عرصہ :

حضرت نوحؑ نے ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ کی بعضوں نے سو، سو سال تک تبلیغ

کی اور ایسے پیغمبر بھی گزرے ہیں کہ انہوں نے پچاس، پچاس سال، ساٹھ، ساٹھ سال تبلیغ کی مگر ایک آدمی بھی ایمان نہ لایا اس میں پیغمبر کا کوئی قصور نہیں ہے انہوں نے تو حق بیان کیا حجت پوری کی اگر کوئی ایمان نہیں لایا تو وہ اس کا قصور ہے۔

درجات بمطابق اعمال :

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں اس سے جو انہوں نے عمل کیا نیکوں کو نیکی کے مطابق اور بدوں کو بدی کے مطابق درجے ملیں گے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے تیرا رب غافل ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں۔

بروزِ قیامت کردہ خیر و شر انسان دیکھ لے گا :

نیکی بدی سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ذرے کے برابر بھی نیکی بدی ہوگی تو میدانِ محشر میں سامنے آئے گی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسکو دیکھ لے گا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اس کا باقاعدہ ریکارڈ تیار ہو رہا ہے وہ قیامت والے دن سامنے پیش کیا جائے گا جب اپنا اعمال نامہ پڑھے گا تو کہے گا مَا لِهٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا (پارہ : ۱۵) یہ کیسی کتاب ہے نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی بات کو مگر اسے لکھ رکھا ہے۔ آنکھ اور ہاتھ کے اشارے درج ہوں گے۔

خیر وشر کا فائدہ ونقصان انسان ہی کو ہوگا :

اے مخاطب! وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ اور تیرا رب بے پرواہ ہے وہ نہ تیرے ایمان کا محتاج ہے اور نہ نیکی کا۔ ایمان اور نیکیوں کا تجھے فائدہ ہے تیرے کام آئیں گے کسی کے ایمان لانے سے اس کی شان میں زیادتی نہیں ہوتی اور نہ لانے سے کمی نہیں ہوتی۔

رب نہایت مہربان بے پرواہ ہے :

ذُو الرَّحْمَةِ رحمت والا ہے۔ اور اے مخلوق یہ بھی سن لو اِنْ یَّشَأْ یُذْهِبْكُمْ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کردے، آنِ واحد میں وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ اور جانشین بنادے تمہارے بعد مَا يَشَآءُ جس کو وہ چاہے كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ جیسا کہ اس نے پیدا کیا ہے تمہیں دوسری قوم کی اولاد سے۔ پہلے یہاں تمہارے بڑے آباد تھے وہ دنیا سے چلے گئے ان کی جگہ تم آگئے ہو رب اس بات پر قادر ہے کہ تمہیں آنِ واحد میں فنا کر کے دوسروں کو لا کر آباد کردے اس کے لئے کیا مشکل ہے؟۔

جاپان کا زلزلہ اور حکومت کے تاثرات :

آج سے چند سال قبل جاپان میں ایک زلزلہ آیا تھا صرف سترہ سیکنڈ کا اس سے اتنی تباہی ہوئی تھی کہ جاپانیوں نے کہا تھا کہ اس سترہ سیکنڈ کے زلزلہ سے اتنا نقصان ہوا ہے کہ حکومت جاپان اس کو پچاس سال میں بھی پورا نہیں کرسکتی اگر مکمل ایک منٹ کا ہوتا تو کیا حشر ہوتا۔ رب، رب ہے۔ اس جیسا اور کوئی نہیں ہوسکتا سرمایا، یاد رکھو! اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ بیشک وہ چیز جس کا وعدہ تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے البتہ وہ آنے والی

ہے۔ قیامت بھی ضرور آئے گی اور رب تعالیٰ کی نافرمانی کے بعد عذاب بھی ضرور آئے گا۔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے کہ رب تعالیٰ کے فیصلوں کو ٹال کر اپنے فیصلے نافذ کرو۔ قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں يٰقَوْمِ اے میری قوم اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ عمل کرو تم اپنے طریقہ پر اِنِّىْ عَامِلٌ بے شک میں بھی عمل کرنے والا ہوں فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس عنقریب تم جان لوگے مَنْ اس کو تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ جس کے لئے آخرت کا گھر ہے۔

قابلِ تفہیم مسئلہ :

یہاں یہ مسئلہ سمجھ لیں کہ اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ عمل کرو تم اپنے طریقے پر اس میں کفر کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ تہدید ہے ناراضگی کا اظہار ہے کیونکہ آگے جملہ ہے کہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اچھا انجام کس کا ہے؟

پیغمبروں کی تعلیمی سلسلے میں کامیابی :

پیغمبروں کی تعلیم میں تشدد نہیں تھا اسی لئے تمام پیغمبر تعلیمی سلسلے میں کامیاب ہو گئے یہ الگ بات ہے کہ ظالموں نے ان کی نرمی سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے کتنے پیغمبروں کو شہید کر دیا، فرمایا یاد رکھو! اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ بے شک شان یہ ہے کہ جو ظالم مشرک ہیں وہ فلاح نہیں پا سکتے ان کو دنیا میں بھی ضرور سزا ملے گی اور آخرت میں بھی۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (۱۳۶) وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ (۱۳۷)

لفظی ترجمہ :

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اور بنایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے مِمَّا اس چیز سے ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ جو اس نے پیدا کی ہے کھیتی وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا اور مویشی میں حصہ فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ پس انہوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے بِزَعْمِهِمْ اپنے خیال کے مطابق وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ پس وہ حصہ جو ان کے شریکوں کا ہوتا تھا فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ پس وہ نہیں پہنچتا اللہ تعالیٰ کی طرف وَمَا كَانَ لِلّٰهِ اور وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کا ہوتا تھا فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ پس وہ پہنچتا ان کے

شریکوں کی طرف سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ براہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں
وَکَذٰلِکَ زَیَّنَ اور اسی طرح مزین کیا لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بہت سے
مشرکوں کیلئے قَتْلَ اَوْلَادِھِمْ ان کی اولاد کا قتل کرنا شُرَکَآؤُھُمْ ان کے
شریکوں نے لِیُرْدُوْھُمْ تاکہ ان کو ہلاک کردیں وَلِیَلْبِسُوْا عَلَیْھِمْ
دِیْنَھُمْ اور تاکہ خلط ملط کردیں ان پر ان کا دین وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ اور اگر اللہ
تعالیٰ چاہتا مَا فَعَلُوْہُ تو نہ کرتے وہ لوگ یہ کام فَذَرْھُمْ پس ان کو چھوڑ
دے وَمَا یَفْتَرُوْنَ اور اس کو جو وہ افتراء باندھتے ہیں۔

لوگوں کی عجیب غلط فہمی :

پہلے بھی بہت سے لوگ اس غلط فہمی کا شکار تھے اور اب بھی ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کافر اور مشرک حضرات اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے پہلے کافر اور مشرک بھی رب تعالیٰ کے وجود کے قائل تھے اور موجودہ بھی قائل ہیں۔

’’دہریہ‘‘ فرقہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر :

صرف ایک دہریہ فرقہ تھا اور اب بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر ہے وہ کہتا ہے کہ رب تعالیٰ کوئی شئی نہیں ہے یہ نظام دنیا خود بخود چل رہا ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ مگر ان کی تعداد دوسرے کافروں کی نسبت بہت کم ہے ان کے علاوہ سب کافر مشرک اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل ہیں چاہے وہ یہودی ہوں یا نصرانی ہندو ہوں یا سکھ بدھ مت ہوں یا مشرکین عرب ہوں۔

وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں مشرکین سے مکالمہ :

سورۂ زخرف میں آتا ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ تو ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں کو زمینوں کو کس نے پیدا کیا لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ تو ضرور کہیں گے کہ ان کو غالب علم والے نے پیدا کیا ہے اور سورۂ عنکبوت میں ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور اگر آپ ان سے پوچھیں مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کس نے کام میں لگایا سورج اور چاند کو لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ تو ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اگر آپ ان سے پوچھیں کس نے اتارا آسمان سے پانی فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر زندہ کیا زمین کو اس کے مرنے کے بعد لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ تو ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے اور سورۃ یونس میں ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ تو پوچھ کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور کون نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہے کاموں کی فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ تو وہ بول اٹھیں گے ''اللہ'' تو کافر مشرک اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر نہیں تھے ان کے یہ عقائد صاف اور صریح لفظوں میں قرآن کریم میں موجود ہیں کہ رزاق مالک، خالق، مدبر الامر، بارش نازل کرنے والا وغیرہ اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے۔

کفار کا رب العزت کے احکامات کو نہ ماننا :

صرف اللہ تعالیٰ کے ان حکموں کے منکر تھے جو ان کی سمجھ سے بالاتر تھے مثلاً اللہ تعالیٰ کا وحدہ لاشریک ہونا ان کو سمجھ نہیں آتا اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا (پارہ : ۲۳) کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے کہ تمام خداؤں مشکل کشاؤں حاجت رواؤں فریادرسوں اور دستگیروں کو چھوڑ کر صرف ایک کو حاجت روا اور مشکل کشا مان لیں اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ یہ تو بڑی عجیب بات ہے تو وہ رب تعالیٰ کے وجود کے منکر نہیں تھے رب تعالیٰ کی توحید کے منکر تھے رب تعالیٰ کو مانتے تھے بلکہ ظاہری طور پر بڑی قدر کرتے تھے آج کی آیتوں کو پڑھو اور سمجھو تو یہ بات سمجھ آجائے گی۔

کفار، مشرکین کا اللہ رب العزت کے نام کا حصہ نکالنا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا اور بنایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے کھیتی اور مویشی سے حصہ۔ زمین سے جو فصلیں پیدا ہوتیں اناج اور پھل پیدا ہوتے ان میں سے ایک حصہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے مقرر کیا ہوا تھا مثلاً دسواں حصہ کہ جو فصل پیدا ہوتی اس کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے نام کا نکالتے اسی طرح جو جانور تھے بھیڑ، بکریاں اونٹ، گائے یا بیل وغیرہ اللہ تعالیٰ کے نام کا نکالتے۔ فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ پس انہوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے بِزَعْمِهِمْ اپنے خیال کے مطابق وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے یعنی ایک حصہ شریکوں کے لئے مقرر کیا ہوا تھا مثلاً دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور گیارھواں شریکوں کا، لات، منات، عزیٰ کا ہبل کا اب دیکھو ظاہری

طور پر رب تعالیٰ کی کتنی قدر کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ کا حصہ پہلے نکالتے پھر اپنے دوسرے معبودوں کا نکالتے رب تعالیٰ کی کتنی قدر ہے۔

مشرکین کا رب العزت کو غنی سمجھنا :

پھر کیا کرتے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ پس وہ حصہ جو ان کے شریکوں کا ہوتا تھا فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ پس وہ نہیں پہنچتا اللہ تعالیٰ کی طرف مطلب یہ ہے کہ فصل وغیرہ سے جب اللہ تعالیٰ اور شریکوں کا حصہ نکالتے تو ایک ڈھیری اللہ تعالیٰ کی ہوتی اور دوسری ڈھیری شریکوں کے لئے اگر ان کی شریکوں والی ڈھیری سے کچھ دانے اللہ تعالیٰ کی ڈھیری کے ساتھ مل جاتے تو فوراً الگ کر لیتے کہ رب تعالیٰ تو محتاج نہیں ہے اور یہ محتاج ہیں۔ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ اور وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کا ہوتا تھا فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ پس وہ پہنچتا ان کے شریکوں کی طرف یعنی رب تعالیٰ کی ڈھیری اور حصہ سے بچے کے کھیلنے یا اور کسی وجہ سے کچھ دانے شریکوں کی ڈھیری میں مل جاتے تو کہتے رہنے دو محتاج ہیں اللہ تعالیٰ تو غنی ہے۔

یہی شرک ہوتا ہے :

تو دیکھو! ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کی کتنی قدر کرتے ہیں اس کو رب بھی مانتے ہیں اور اس کا حصہ بھی پہلے نکالتے ہیں اتنا کچھ مانتے سمجھتے ہوئے پھر شرک کرتے ہیں اس کے حصہ دار بناتے ہیں یہی شرک ہے اور شرک کے سینگ تو نہیں ہوتے کہ جو شرک کرے اس کو سینگ لگ جائیں سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں یہ باتیں بڑی چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگر ہیں بہت بڑی ہائے افسوس کہ لوگوں نے شرک کی حقیقت کو نہیں سمجھا شرک کو سمجھو اور اس سے بچو یہ بڑی قبیح چیز ہے۔

رسوم ورواج سے بچنے کی خصوصی تاکید :

اور بہت سی ایسی رسمیں ہیں جو ہمارے اندر رائج ہیں ہم ان کو رواج سمجھ کر کرتے ہیں حالانکہ وہ شرکیہ ہیں عورتیں آتی ہیں تعویزوں کے لئے نہ سونے دیتی ہیں نہ نماز پڑھنے دیتی ہیں اور لائن لگی ہوتی ہے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ یہاں مفت میں تعویز ملتے ہیں اور دوسرے لوگ کھال اتار لیتے ہیں آکر کہتی ہیں کہ یہ میری بچی ہے یا بچہ ہے گھر بیٹھا تھا کہ فلاں عورت آئی ، بیمار ہوگئی یا بیمار ہوگیا۔ یا کہیں گی کہ میری بچی فلاں عورت کے پاس بیٹھی تھی اس کی بیماری اس کو لگ گئی ہے اگر یہ شرک نہیں ہے تو اور شرک کس کو کہتے ہیں؟

اسلام بدفالی کا قائل نہیں :

آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ اسلام اس کا قائل نہیں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے ہاں اگر کچے عقیدے کے ہو تو احتیاط کرو اپنی بیماری دوسرے کے ذمہ نہ لگاؤ اور فرمایا کہ وَلَا طِیَرَۃَ اسلام میں بدفالی نہیں ہے کہ کوا آکر بولا تو کہا کہ مہمان آرہا ہے اگر فلاں کام ہوا تو یہ ہو جائے گا پھر کاموں کے لئے دن اور سمتیں مقرر کی ہوئی ہیں کہ منگل بدھ کو شمال کی طرف نہ جاؤ پنجابی میں کہتے ہیں ۔

منگل بدھ نہ جاویں پہاڑ
جیتی بازی آویں ہار

منگل اور بدھ والے دن پہاڑ کی جانب سفر نہ کرنا کہ اگر تو جیتا ہوا ہے پھر بھی ہار کے آئے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ سب شرکیہ باتیں ہیں۔

مشرکینِ عصرِ حاضر کی ناگفتہ بہ صورۃِ حال :

آج کل مسلمانوں کی اکثریت شرک میں مبتلا ہے اور مشرکین مکہ سے آگے بڑھے ہوئے ہیں کہ وہ انتہائی مشکل میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے اور یہ انتہائی مشکل میں بھی غیر اللہ کو پکارتے ہیں، قرآنِ کریم میں آتا ہے فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ (پارہ : ۲۱) پس جب وہ سوار ہوتے ہیں کشتیوں میں اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں خالص کرتے ہوئے اسی کی عبادت یعنی کشتیاں جب طوفان میں پھنس جاتیں اور غرق ہونے کا خطرہ ہوتا تو اس وقت وہ نہ لات کو پکارتے نہ منات کو نہ عزیٰ اور ہبل کو بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور کہتے کہ اِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِیْ عَنْكُمْ شَیْئًا بے شک تمہارے معبود تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے یہاں وہ ٹانگ نہیں اڑا سکتے یہاں صرف رب ہی کام آئے گا مگر آج کا مشرک ایسے موقعہ پر کیا کہتا ہے

؎ وبگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتیؒ

بیڑہ غرق ہورہا ہے مدد کر معین الدین چشتی۔ یا بہاؤ الحق بیڑا دھک۔ یہ لوگ تو شرک میں ان سے آگے نکل گئے ہیں بلکہ ان کے کان کاٹ دیئے ہیں۔

ولی کامل حضرت علی ہجویریؒ، تعارف :

حضرت علی ہجویریؒ بڑے اکابر اولیاء میں سے گزرے ہیں جن کو لوگ داتا گنج بخش کہتے ہیں یہ بڑے بلند پائے کے بزرگ تھے ان کی وجہ سے ہمارے باپ دادوں کو دین ایمان نصیب ہوا ورنہ ہمارے بڑے تو کھتری اور سکھ ہوتے تھے ان کی قبر کو اسّی من دودھ سے دھویا جاتا ہے۔

بیگم جنرل اسلم بیگ اور بدعتی ٹولہ :

جنرل اسلم بیگ کی بیوی علی گڑھ کی فارغ تھی وہ بیچاری کہہ بیٹھی کہ تم نے ۸۰ من دودھ ضائع کیا ہے یہ یتیم مسکین عورتوں کو دے دیتے ان کے کام آتا قبر کو اس سے کیا فائدہ ہوا آج سے چند سال پہلے یہ بات اخبار میں چھپی تھی اس نے اتنی بات کہی تو بدعتی مولویوں نے اس پر بھڑوں کی طرح حملہ کردیا کہنے لگے کہ یہ مرتد ہوگئی ہے اس کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ حالانکہ اس نے صحیح بات کہی تھی قبروں کو دودھ اور گلاب سے دھونا کون سا دین ہے۔ ان بزرگوں نے جو کہا ہے وہ کرو اور جو کہا ہے اس پر عمل کرو۔

''گلدستۂ توحید'' کا تعارف :

تو یاد رکھنا! شرک بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھو میں نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب لکھی ہے ''گلدستۂ توحید'' اس کو خود پڑھو بچوں کو پڑھاؤ عورتوں کو پڑھاؤ اور شرک کی حقیقت کو سمجھو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور اسی طرح مزین کیا بہت سے مشرکوں کیلئے۔

مشرکین کا معبودانِ باطلہ کے نام پر اپنے بچوں کو ذبح کرنا :

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اپنی اولاد کا قتل کرنا ان کے شریکوں نے مشرکوں نے یہ ذہن بنایا ہوا تھا کہ اگر کسی کے دس بیٹے ہوجائیں تو دسویں کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرو آنحضرت ﷺ کے والد ماجد اپنے بھائیوں میں دسویں تھے اس قاعدے کے مطابق ان کو جب ذبح کرنے کے لئے لے گئے تو ان کی پھوپھیاں آڑے آگئیں انہوں نے کہا کہ ان کے بدلے اونٹوں کا فدیہ دے دو ہم اپنے بھائی کو ذبح نہیں کرنے

دیں گی تو ان کے بدلے میں سو اونٹ ذبح کیے گئے اور ان کا یہ بھی ذہن بنایا گیا تھا کہ بتوں کے نام پر بچوں کو ذبح کرنے کا بڑا فائدہ ہوتا ہے وہ جاہل لوگ اپنے بچوں جیسی عزیز متاع کو معبودانِ باطلہ کے نام پر ذبح کر دیتے تھے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا لِيُرْدُوْهُمْ تاکہ ان کو ہلاک کر دیں نسل برباد کر دیں وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ اور تاکہ خلط ملط کر دیں ان پر ان کا دین کہ جو چیزیں دین نہیں ہیں ان کو دین میں ملا دیں وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ کرتے وہ لوگ یہ کام جبراً اللہ تعالیٰ روکنا چاہے تو وہ نہیں کر سکتے تھے اور یہ بات میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی پر جبر نہیں کرتا اس نے انسانوں اور جنوں کو اختیار دیا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے اور نیکی بدی کی ہر ایک کو قوۃ دی ہے اور دونوں کا انجام بھی بتا دیا ہے بس جس راستے پر کوئی چلنا چاہتا ہے اس پر چلے۔ قیامت والے دن ہر چیز سامنے آ جائے گی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پس جو ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اس کو دیکھ لے گا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جو ذرہ برابر بھی بدی کرے گا اس کو دیکھ لے گا فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ پس ان کو چھوڑ دے اور اس کو جو وہ افترا باندھتے ہیں۔ آپ اپنا کام کریں ان کی باتوں میں نہ آئیں رب تعالیٰ شرک سے بچائے شرک بڑی قبیح اور بری چیز ہے۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ(۱۳۸) وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ(۱۳۹) قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ(۱۴۰)

لفظی ترجمہ :

وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ یہ مویشی اور کھیتی حِجْرٌ ممنوع ہیں لَّا یَطْعَمُهَا ان دونوں کو نہیں کھائے گا کوئی اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ مگر وہ شخص جس کو ہم چاہیں بِزَعْمِهِمْ اپنے خیال کے مطابق وَاَنْعَامٌ اور کچھ جانور ہیں حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا حرام کردی گئی ان کی پشتوں پر سواری

وَاَنۡعَامٌ اور کچھ جانور ایسے ہیں لَّا یَذۡکُرُوۡنَ اسۡمَ اللّٰهِ عَلَیۡهَا کہ نہیں ذکر کرتے ان پر اللہ تعالیٰ کا نام افۡتِرَآءً عَلَیۡهِ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے سَیَجۡزِیۡهِمۡ عنقریب ان کو بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ بِمَا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ اس چیز کا جو وہ افتراء کرتے رہے وَقَالُوۡا اور کہا انہوں نے مَا فِیۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ جو کچھ ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے خَالِصَةٌ لِّذُکُوۡرِنَا وہ خالص ہے ہمارے مردوں کے لئے وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزۡوَاجِنَا اور حرام ہے ہماری عورتوں پر وَاِنۡ یَّکُنۡ مَّیۡتَةً اور اگر ہو وہ مردہ فَهُمۡ فِیۡهِ شُرَکَآءُ پس وہ سب اس میں شریک ہوتے ہیں سَیَجۡزِیۡهِمۡ وَصۡفَهُمۡ ضرور اللہ تعالیٰ ان کو بدلہ دے گا اس بیان کا اِنَّهٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ بے شک وہ حکمت والا ہے جاننے والا ہے قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ تحقیق نقصان میں پڑے ہیں وہ لوگ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ جنہوں نے قتل کیا اپنی اولاد کو سَفَهًۢا حماقت کرتے ہوئے بِغَیۡرِ عِلۡمٍ علم کے بغیر وَحَرَّمُوۡا اور انہوں نے حرام کیا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق دیا افۡتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ افترا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر قَدۡ ضَلُّوۡا تحقیق وہ گمراہ ہوئے وَمَا کَانُوۡا مُهۡتَدِیۡنَ اور نہ ہوتے وہ ہدایت پانے والوں میں سے۔

اشیاء کی حلت وحرمت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے :

شرک کی بہت سی اقسام ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر مسلمان کو شرک کی

ہر قسم سے محفوظ فرمائے شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ بغیر کسی شرعی ثبوت کے کسی شئی کو حرام یا حلال ٹھہرانا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کسی شئی کے حلال و حرام کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے خانگی مصلحت کے پیش نظر صرف اپنی ذات کے لئے شہد حرام کیا تھا کہ میں شہد نہیں کھاؤں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے پوری سورۃ تحریم نازل فرمائی اور فرمایا...... یَـٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہے آپ اپنی عورتوں کی رضامندی چاہتے ہیں وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ (پارہ : ۲۸)۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے لئے کھول دینا تمہاری قسموں کا۔ قسم توڑو حلال چیز کو کھاؤ اور کفارہ ادا کرو جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تمام پیغمبروں کے امام اور سردار اور خلاصۂ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کسی چیز کو حلال و حرام کرنے کا اختیار نہیں رکھتے تو اور کسی کو کیا حق پہنچتا ہے؟

حضرت شاہ ولی اللہؒ کا قول :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں لکھتے ہیں کہ...... اَلتَّحْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى کسی چیز کو حلال و حرام کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لیکن مشرکین نے از خود یہ چیز بنائی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَقَالُوا اور کہا انہوں نے هٰذِهٖٓ أَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہیں لَا يَطْعَمُهَا ان دونوں کو نہیں کھائے گا کوئی إِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ مگر وہ شخص جس کو ہم چاہیں اپنے خیال کے مطابق مثلاً کہتے اس جانور کا دودھ وہ پی سکتا ہے جولات کا

چیلہ ہو اس جانور پر سواری وہ کر سکتا ہے جو منات کا پجاری ہے اس رقبے کی پیداوار صرف لات منات عزیٰ کے پجاریوں کے لئے جائز ہے اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ کے کونڈوں کا حرام ہونا :

یہ جو رجب کے مہینے میں امام جعفر کے نام کے کونڈے تقسیم کرتے ہیں اور ان کے لئے کچھ شرائط مقرر کی ہوئی ہیں کہ جو پکائے اپنے گھر میں بٹھا کر کھلائے اور کھانے والے سائے میں بیٹھ کر کھائیں وغیرہ وغیرہ عورتیں گھر کے کونوں میں بیٹھ کر کھاتی کھلاتی ہیں۔ برتن سنبھال کر رکھتی ہیں اور کسی کو نظر بھی نہ آئے یہ تمام کا تمام شرک ہے اور تیمور لنگ شیعے کی ایجاد ہے اسلام کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور بالکل حرام ہے اور اسی مد کے ہیں وہ طریقے جو مشرکین مکہ نے بنائے ہوئے تھے۔

حضرت فاطمہؓ کے نام پر عورتوں کو اکٹھا کر کے گمراہ کرنا :

اسی طرح کچھ عورتوں نے یہ بدعت شروع کی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے قصے کے نام پر عورتوں کو اکٹھا کر کے گمراہ کرتی ہیں یہ بھی رافضیوں کی ایجاد ہے حضرت فاطمہؓ کا جو مقام ہے الحمدللہ وہ آپ حضرات ہر جمعہ کے خطبہ میں یہ جملہ سنتے رہتے ہیں وَالْفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ کہ حضرت فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ مگر یہ بناوٹی قصے کہانیاں اور پھر انکے نام کی کھیریں یہ سب حرام ہیں اور ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے ان چیزوں کے قریب بھی نہ جانا یہ سب انہوں نے اپنے خیال سے بنائی ہوئی ہیں۔

جانوروں پر اپنی طرف سے حلال و حرام کا حکم لگانا :

وَاَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا اور کچھ جانور ہیں حرام کردی گئی ان کی پشتوں پر سواری۔ساتویں پارے میں آتا ہے...... مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِيۡرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيۡلَةٍ وَّ لَا حَامٍ (مائدہ) نہیں بنایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ کوئی وصیلہ اور نہ کوئی حام،حام اس نر کو کہتے ہیں جس نے چند مرتبہ جفتی کرلی ہو مثلاً اونٹ ہے اس نے دس اونٹنیوں کے ساتھ جفتی کرلی یا بیل ہے اس نے دس گائیوں کے ساتھ جفتی کر لی تو ایسے اونٹ پر سواری کرنا،بوجھ لادنا حرام سمجھتے تھے۔سوال یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے تو اس کو تمہاری سواری کے لئے اور تمہارے سامان اٹھانے کے لئے پیدا فرمایا ہے تم کون ہوتے ہو اس پر حرام کا حکم لگانے والے۔

مشرکین کا جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینا :

وَاَنۡعَامٌ لَّا يَذۡكُرُوۡنَ اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا اور کچھ جانور ایسے ہیں کہ نہیں ذکر کرتے ان پر اللہ تعالیٰ کا نام۔ذبح کرتے وقت بلکہ لات،منات،عزیٰ کا نام ذکر کرتے۔مثلاً ذبح کرتے وقت کہتے بِاسۡمِ اللَّاتِ بِاسۡمِ الۡمَنَاتِ اور کہا جاتے حالانکہ جانور کے حلال ہونے کے لئے بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ پڑھنا شرط ہے اگر کوئی شخص بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کی جگہ مکمل سورۂ یٰسین پڑھ لے یا درود شریف پڑھ کر ذبح کرے تو جانور حلال نہیں ہوگا۔حالانکہ سورۂ یٰسین اور درود شریف کا کتنا درجہ ہے یا ذبح کرتے وقت مکمل درود شریف پڑھے...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تو جانور حرام ہوگا حلال نہیں ہوگا کیونکہ شریعت نے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔

فقہ کا اہم ترین مسئلہ :

اور تمام فقہی کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص بِاِسْمِ دَاوٗدَ یا بِاسْمِ مُوْسٰی یا بِاِسْمِ عِیْسٰی یا بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پڑھ کر جانور ذبح کرے کہ میں جانور کو داؤدؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمد ﷺ کے نام پر ذبح کرتا ہوں تو جانور حرام ہوگا کھا نہیں سکتا۔ شریعت نے جو حدیں مقرر فرمائی ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑے گا تو کچھ جانور ایسے تھے کہ ان کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے تھے۔

مشرکین کا اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنا :

اِفْتِرَاءً عَلَیْہِ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس طرح کرنا بھی اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا یہ اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے۔ سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ عنقریب ان کو بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ اس چیز کا جو وہ افترا کر رہے ہیں بس مرنے کی دیر ہے بدلا سامنے آجائے گا ان خرافات کا۔

مردوں، عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ تحریم و تحلیل :

وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ اور کہا انہوں نے جو کچھ ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے مثلاً اونٹنی ہے، گائے ہے، بکری ہے ان مادہ جانوروں کے پیٹ میں جو بچے خَالِصَةٌ لِّذُکُوْرِنَا وہ خالص ہے ہمارے مردوں کے لئے وَمُحَرَّمٌ عَلٰی

اَزْوَاجِنَا اور حرام ہے ہماری عورتوں پر وَاِنْ یَّکُنْ مَّیْتَۃً اور اگر ہو وہ مردہ فَھُمْ فِیْہِ شُرَکَآءُ پس وہ سب اس میں شریک ہوتے ہیں اگر بچہ زندہ پیدا ہوتا تو کہتے کہ یہ مردوں کیلئے حلال ہے اور عورتوں کے لئے حرام ہے اگر بچہ مردہ پیدا ہوتا تو نخی نورن بن جاتے اور کہتے کہ عورتوں کے لئے بھی حلال ہے وہ بھی کھا سکتی ہیں سوال یہ ہے کہ حلال و حرام کرنے کا اختیار تمہیں کس نے دیا ہے؟ حالانکہ جو کھانے پینے کی چیزیں مردوں کے لئے حلال ہیں وہ عورتوں کے لئے بھی حلال ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ تم کون ہوتے ہو یہ کہنے والے خَالِصَۃٌ لِّذُکُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰی اَزْوَاجِنَا۔

اللہ تعالیٰ کی تفریق کا ہی مقبول و مستحسن ہونا :

ہاں جن چیزوں کا فرق اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ ہے کہ مثلاً سونے چاندی کا زیور مردوں کیلئے ناجائز ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے ریشمی لباس مردوں کیلئے ناجائز ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سَیَجْزِیْھِمْ وَصْفَھُمْ ضرور اللہ تعالیٰ ان کو بدلہ دے گا اس بیان کا اِنَّہٗ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ بے شک وہ حکمت والا ہے جاننے والا ہے اگر فوری طور پر سزا نہیں دیتا تو اس میں کوئی حکمت ہے۔ جاننے والا ہے اس کی گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

ناحق قتلِ اولاد کرنے والوں کا خسارے میں ہونا :

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَھُمْ تحقیق نقصان میں پڑے ہیں وہ لوگ جنہوں نے قتل کیا اپنی اولاد کو سَفَھًام بِغَیْرِ عِلْمٍ حماقت کرتے ہوئے علم کے بغیر۔ عرب میں ایسے لوگ بھی تھے کہ اگر ان کے دس بیٹے ان کے سامنے جواں ہو جاتے تو دسویں کو جو سب سے چھوٹا ہوتا تھا ذبح کر دیتے یہ ایک شرکیہ رسم تھی اور میں نے بیان کیا

تھا کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے اور دسویں نمبر پر تھے قاعدے کے مطابق جب ان کو ذبح کرنے کے لئے لے جارہے تھے تو آپ ﷺ کی پھوپھیاں آڑے آگئیں کہ ہم اپنے بھائی کو ذبح نہیں ہونے دیں گی بڑا شور ہوا کچھ لوگ مخالف ہوگئے کہ دیکھو جی اپنے لئے یہ قاعدے کو چھوڑ رہے ہیں اور ایسے موقع پر اختلاف ہو ہی جاتا ہے تو کچھ مخالف اور کچھ موافق تھے بہرحال ان کے بدلے سو اونٹوں کی قربانی دی گئی تب لوگوں کی زبانیں بند ہوئیں تو اولاد کو قتل کرنے کا کیا جواز ہے کہ کسی کے کہنے پر اولاد کو قتل کر دیا جائے۔

عام انسان اور پیغمبر کا خواب برابر نہیں :

اور نہ ہم اس کے مجاز ہیں کہ ہمیں کوئی خواب میں کہے کہ بیٹے بیٹی کو ذبح کر دو تو ہم ذبح کر دیں حضرت ابراہیمؑ تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے اور ان کا خواب وحی تھا عام آدمی کے خواب کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا پیغمبر کی بات جدا ہے جیسے.........

حضرت خضرؑ کا ایک بچے کو قتل کرنا :

حضرت خضرؑ نے ایک بچے کو قتل کر دیا موسیٰؑ نے کہا کہ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق قتل کر دیا ہے، فرمایا خاموش رہو آخر میں بتاؤں گا پھر بتایا، فرمایا...... وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْرِىْ (الکہف) یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے میرے رب نے کروائے ہیں تو پیغمبر جو کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے۔ فرمایا.........

اشیاء اکل وشرب کا اپنی طرف سے حرام کرنا :

وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اورانہوں نے حرام کیا اس چیز کو جواللہ تعالیٰ نے ان کو رزق دیا افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ افترا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر کہ رب تعالیٰ نے ہمیں اس طرح کہا ہے معاذ اللہ تعالیٰ قَدْ ضَلُّوْا تحقیق وہ گمراہ ہوئے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والوں میں سے۔ خلاصہ یہ کہ کسی شئی کو حلال وحرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے مخلوق میں سے کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖؗ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (۱۴۱) وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۱۴۲)

لفظی ترجمہ :

وَهُوَ الَّذِیْٓ اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے اَنْشَاَ جَنّٰتٍ جس نے پیدا کئے باغات مَّعْرُوْشٰتٍ جن کو چھتریوں پر چڑھایا جاتا ہے وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور وہ جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے جاتے وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ اور کھجوریں پیدا کیں اور کھیتی مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ مختلف ہیں پھل اس کے وَالزَّیْتُوْنَ اور زیتون پیدا کیا وَالرُّمَّانَ اور انار مُتَشَابِهًا جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ اور جو ایک دوسرے سے نہیں ملتے جلتے كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ کھاؤ ان کے پھلوں کو اِذَاۤ اَثْمَرَ جس وقت وہ پھل دار ہوں

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ اور اس کا حق ادا کرو یَوْمَ حَصَادِهٖ اس کے کاٹنے کے دن وَلَا تُسْرِفُوْا اور اسراف نہ کرو اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ بے شک وہ محبت نہیں کرتا اسراف کرنے والوں سے وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً اور اس نے پیدا کیئے جانوروں میں سے بوجھ اٹھانے والے وَّفَرْشًا اور زمین کے ساتھ لگے ہوئے کُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ کھاؤ اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دیا ہے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ بے شک وہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

ماقبل سے ربط :

کل کے درس میں یہ بات بیان ہوئی تھی کہ مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور جانوروں میں اللہ تعالیٰ کے لئے اور خود ساختہ معبودوں لات، منات، عزیٰ کیلئے حصے مقرر کئے ہوئے تھے اپنے زعم اور گمان کے مطابق اللہ تعالیٰ تو خالق ہے دوسرے کیسے حصہ دار بن گئے اسی لئے آخر میں فرمایا۔ سَاءَ مَا یَحْكُمُوْنَ یہ برے فیصلے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات میں بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے جس نے پیدا کئے باغات جن کو چھتریوں پر چڑھایا جاتا ہے۔

''معروشات'' کی تشریح :

وَغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور وہ جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے جاتے بعض پھل تو بڑے بڑے درختوں پر لگتے ہیں البتہ بعض پھل اور سبزیاں بیلوں میں پیدا ہوتی ہیں ان بیلوں

میں سے کچھ ایسی ہیں جنہیں معروشات کہتے ہیں کہ انہیں زمین سے اوپر اٹھا کر رکھنا پڑتا ہے ایسی بیلیں لکڑی کی چھت بنا کر ان پر چڑھا دی جاتی ہیں یا دیواروں کے ساتھ لٹکا دی جاتی ہیں یا پھر درختوں پر چڑھا دی جاتی ہیں۔

کون سی بیل کو اوپر چڑھایا جاتا ہے اور کونسی نیچے رکھی جاتی ہے :

انگور کی بیل کو لازما اوپر اٹھا کر رکھنا پڑتا ہے ورنہ وہ بیل پھل نہیں دیتی سبزیوں کی توری کی بیل ہے اور جڑی بوٹیوں پر گلو ہے اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائی جاتیں وہ خربوزہ اور تربوز کی بیلیں ہیں گرمے اور سردے کی بیلیں ہیں یا ٹینڈے اور کدو کی بیلیں ہیں جو زمین پر پڑے پڑے عمدہ پھل دیتی ہیں ان کو اوپر چڑھانے کی ضرورت نہیں پڑتی ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، فرمایا......

''کھجور'' کا ذکر کرنے کی وجہ :

وَالنَّخلَ اور کھجوریں پیدا کیں عرب کے بہت سے علاقے ایسے تھے کہ جن کی خوراک ہی کھجوریں تھیں اور کھجوروں کی پیداوار پر ہی ان کی روزی کا سلسلہ چلتا تھا۔ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ اور کھیتی کہ مختلف ہیں پھل ان کے مکئی کے دانے اور رنگ کے ہیں گندم کے دانے اور رنگ کے ہیں باجرے کے اور رنگ کے ہیں مونجی اور رنگ کی ہے چنے اور مسور کا رنگ مختلف ہے مونگی کا اور ہے ماش کا اور ہے یہ سب مشاہدے کی باتیں ہیں اور تمام کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

''زیتون'' اور اس کے خواص :

وَالزَّيْتُوْنَ اور زیتون پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے تذکرے میں

زیتون کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ زیتون کے درختوں کے ساتھ جوڈوڈے لگتے ہیں ان سے لوگ تیل نکال کر کھاتے ہیں آج بھی بہت سے علاقوں میں زیتون کھانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے طبی لحاظ سے زیتون کا تیل مقوی اعصاب اور مقوی معدہ ہے اور اس میں وہ اثرات نہیں ہوتے جو گائے اور بھینس کے گھی میں ہوتے ہیں گائے اور بھینس کا گھی ان لوگوں کے لئے جو بدنی محنت مشقت کرتے ہیں سونے پر سہاگہ ہے اور جو لوگ بدنی مشقت کا کام نہیں کرتے ان کے بدن میں نزلے کا مواد پیدا کرتا ہے بخلاف زیتون کے تیل کے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کیلئے مفید ہے۔

"انار" کا ذکر کرنے کی وجہ :

وَالرُّمَّانَ اور انار کو اس نے پیدا کیا مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور جو ایک دوسرے سے نہیں ملتے جلتے۔ بعض دفعہ ایک انار کا دانہ دوسرے کے ساتھ ملتا ہے اور بعض دفعہ نہیں ملتا ایک چھوٹا ہوتا ہے ایک بڑا ہوتا ہے ایک میٹھا ہوتا ہے ایک ترش ہوتا ہے ایک کا رنگ سفید ہوتا ہے اور دوسرے کا سرخ ہوتا ہے او ظالمو! یہ تمام چیزیں پیدا تو اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور تم حصے دوسروں کے نکالتے ہو یہ دوسرے حصے دار کہاں سے آگئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ کھاؤ ان کے پھلوں کو جس وقت وہ پھل دار ہوں۔

انبیاءؑ کو اکلِ حلال اور اعمالِ صالحہ کا حکم :

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کو بھی حکم دیا يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (پارہ : ۱۸) اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو فرمایا وَاٰتُوْا حَقَّهٗ اور اس کا حق ادا کرو يَوْمَ حَصَادِهٖ

اس کے کاٹنے کے دن ۔ جس دن فصلیں کاٹو پھل اتارو ان کا حق ادا کرو ۔

اہم ترین مسئلہ :

مسئلہ یہ ہے کہ جو زمینیں بارش سے سیراب ہوتی ہیں یا دریا کے بیلے اور کنارے پر زمینیں ہیں جہاں فصلوں کو پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی سیلاب سے ہی تیار ہو جاتی ہیں جن کا آبیانہ نہیں دینا پڑتا ان علاقوں کی پیداوار میں سے دسواں حصہ دینا پڑے گا جس کو عشر کہتے ہیں اور وہ زمینیں جو نہری پانی یا کنویں اور ٹیوب ویل کے ذریعے سیراب ہوتی ہیں یعنی جن کا آبیانہ دینا پڑتا ہے یا خرچہ کرنا پڑتا ہے ان کی پیداوار کا بیسواں حصہ دینا پڑے گا یہ عشر ہے اور یہ عشر اخراجات مثلاً بجلی کا خرچہ ہے کھاد کی کٹائی، گہائی وغیرہ کا خرچہ نکالنے سے پہلے نکالنا ہے تمام کتابوں میں تصریح ہے قَبْلَ اَنْ تُرْفَعَ الْمُوْنَةُ اخراجات نکالنے سے پہلے ۔

مالک ومضارع کے مابین عشر کی تقسیم کا طریقہ/تفصیل :

اگر زمین بٹائی اور حصے پر دی ہوئی ہے تو اس میں تفصیل ہے اگر مالک اور مضارع دونوں مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے اطاعت گزار ہیں تو عشر پہلے نکالا جائے گا پھر حصے کے مطابق آپس میں تقسیم کریں گے اگر مالک مسلمان اور مضارع غیر مسلم ہے، عیسائی وغیرہ تو پہلے تقسیم کریں گے کیونکہ عیسائی پر تو عشر نہیں ہے ۔ صرف مسلمان اپنے حصے میں سے عشر نکالے گا یا مالک اور مضارع ہیں تو دونوں مسلمان مگر ایک صرف نام کا مسلمان ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے عشر نہیں دینا اور دوسرا فرمانبردار ہے تو اس صورت میں بھی بٹائی اور تقسیم پہلے ہوگی اور فرمانبردار مسلمان اپنے حصے میں سے عشر نکالے گا ۔

جنرل ضیاء الحق اور عشر وزکوٰۃ کی تقسیم :

ضیاء الحق کی نادانیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اس نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کا حکومتی سطح پر حکم دیا کہ زکوٰۃ اور عشر حکومت خود وصول کرے گی ہم نے اس حکم کے خلاف احتجاج کیا کہ یہ شرعاً ناجائز ہے ایک تو اس وجہ سے کہ زکوٰۃ اور عشر کا جو مصرف ہے وہاں خرچ نہیں ہوگا اور ایسا ہی ہوا اور حکومت نے بھی تسلیم کیا کہ واقعی یہ خرابی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ کافروں پر عشر نہیں ہے اگر مالک مسلمان اور مضارع کافر ہے عیسائی ہندو وغیرہ تو مسلمان کے حصے پر تو عشر آئے گا اور کافر کے حصے پر عشر نہیں آئے گا یا ویسے ہی کوئی عشر سے بچنے کے لئے کہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں میرے اوپر عشر نہیں ہے۔ یا مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی کہے کہ ہمارے مسلک میں زکوٰۃ اور عشر نہیں ہے جیسے رافضی تو اس طرح نام کے سنی حضرات بھی زکوٰۃ وعشر سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو رافضیوں کے ساتھ منسلک کرلیں گے۔

صحیح العقیدہ مسلمان کا شیعہ بن جانا اور اسکا نقصان :

چنانچہ فیصل آباد جھنگ اور سرگودھا کے علاقوں سے ہمارے پاس بڑے خطوط آئے فتوؤں کیلئے کہ کئی زمیندار جو سو، سو مربع کے مالک ہیں انہوں نے زکوٰۃ عشر سے بچنے کے لئے بنکوں کو لکھ کر دے دیا ہے کہ ہم شیعہ ہیں ہمارے اوپر زکوٰۃ وعشر نہیں ہے۔ حالانکہ وہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں ان کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے؟۔ مان لیتے ہیں کہ انہوں نے یہ حیلہ زکوٰۃ وعشر سے بچنے کے لئے کیا ہے اور رسمی طور پر کئی خاندان شیعہ بن گئے مگر آگے ان کی نسلیں تو پکی شیعہ بن جائیں گی اور یہ سارا وبال ضیاء الحق پر پڑے گا۔

شیعہ کے خود ساختہ اقوال برائے عشر و زکوٰۃ :

اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ جب تک امام مہدی نہیں آتے اس وقت تک ہمارے اوپر زکوٰۃ و عشر نہیں ہے۔ حالانکہ ان کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کیونکہ ان کی بنیادی کتابوں میں زکوٰۃ و عشر کی تصریح ہے۔ ان کی بنیادی کتابیں چار ہیں جن پر شیعہ مذہب کا مدار ہے۔ اصولِ کافی، احتجاج طبرسی، مَنْ لَّا یَحْضُرُہُ الْفَقِیْہِ اور تہذیب الاحکام ان کو یہ اصولِ اربعہ کہتے ہیں اور ان کی حیثیت ان کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے ہمارے ہاں صحاح ستہ کی ہے تو تمام میں زکوٰۃ و عشر کا ذکر ہے۔ اور یہ محض جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر زکوٰۃ نہیں ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مسلک اور اہم مسئلہ :

اور یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ زمین کی تمام پیداوار میں عشر ہے تھوم، پیاز، مرچیں ہر طرح کی سبزی پر بلکہ یہاں تک کہ گھر کے اندر جو تم نے تھوم لگایا ہوا ہے اس پر بھی عشر ہے حدیث پاک میں آتا ہے کُلُّ مَا اَخْرَجَتْہُ الْاَرْضُ ہر وہ چیز جس کو زمین پیدا کرے اس میں عشر ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے اور اسی پر امام ابو حنیفہؒ کا عمل ہے۔

''اسراف'' کی ممانعت :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَلَا تُسْرِفُوْا اور اسراف نہ کرو کہ فصل کے پکنے پر واہی تباہی قسم کا خرچ کرتے ہیں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ بے شک وہ محبت نہیں کرتا اسراف کرنے والوں سے یہ درخت پھل اور میوے تمام کے

تمام اسی نے پیدا فرمائے ہیں لہٰذا اس کے حکموں کے مطابق چلو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً اور اس نے پیدا کئے جانوروں میں سے بوجھ اٹھانے والے اونٹ، گدھا وغیرہ جن پر لوگ بوجھ لادتے ہیں وَفَرْشًا اور زمین کے ساتھ لگے ہوئے یعنی چھوٹے قد والے جیسے بھیڑ، بکریاں وغیرہ جو زمین پر بچھی ہوئی ہیں یہ سب رب تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ کھاؤ اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دیا ہے۔

پیرویٔ شیطان سے رک جانے کا حکم:

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی، کیوں؟ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ بے شک وہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ ہر ایسی بات کرے گا جس سے تمہارے ایمان پر زد آئے لہٰذا شیطان کی بات پر عمل نہ کرو اور رب تعالیٰ جو فرمائیں اس پر عمل کرو۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ط قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ ط اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ط نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۱۴۳) وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ط قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ط اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ج فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۴۴)

لفظی ترجمہ :

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ یہ آٹھ قسم کے جانور ہیں مِّنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ بھیڑوں میں سے دو ہیں وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ اور بکریوں میں سے دو ہیں قُلْ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں ءٰٓالذَّكَرَيْنِ کیا ان دونوں کے نر حَرَّمَ اللہ تعالیٰ نے حرام کئے ہیں اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا ان دونوں کی مادہ کو اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا جس پر مشتمل ہیں اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ دونوں مادہ کے رحم نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ خبر دو

مجھے علم کے ساتھ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہوتم سچے وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ اور اونٹوں میں سے دو ہیں وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور گائے میں سے دو ہیں قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں ءٰٓالذَّكَرَيْنِ کیا ان دونوں کے نروں کو حَرَّمَ اللّٰهُ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا ان دو کی مادہ کو اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا جس پر مشتمل ہیں اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ دونوں مادہ کے رحم اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ کیا تم حاضر تھے اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا جب اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا تاکیدی حکم دیا تھا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ پس کون زیادہ ظالم ہے اس سے افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا جس نے افترا باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا لِيُضِلَّ النَّاسَ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر علم کے اِنَّ اللّٰهَ بے شک اللہ تعالیٰ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ نہیں ہدایت دیتا اس قوم کو جو ظالم ہے۔

ماقبل سے ربط :

کل کے درس میں بیان ہوا تھا کہ حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا حلال و حرام کا اختیار کسی کو حاصل نہیں ہے۔ چاہے وہ کتنی بڑی شخصیت ہی کیوں نہ ہو۔ حتی کہ آنحضرت ﷺ کو بھی حلال و حرام کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کا کچا پیاز اور لہسن نہ کھانا :

چنانچہ مسلم شریف اور ابو عوانہ میں حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا آپ ﷺ کے ساتھ اور ساتھی بھی تھے اس کھانے میں کچا تھوم بھی تھا جس

طرح سلاد میں ہوتا ہے آپ ﷺ نے جب کچا تھوم دیکھا تو کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا اور ساتھیوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ میں نہیں کھاؤں گا ساتھیوں نے کہا حضرت کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا میں اس کو حرام نہیں کرسکتا مگر اس کے کھانے سے منہ سے بو آتی ہے وَاُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجُوْا اور میں ان سے گفتگو کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے یعنی مجھے فرشتوں سے گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ اور فرشتوں کو بو سے سخت نفرت ہے۔

لہسن، پیاز کھا کر فوراً مسجد میں آنیکی ممانعت :

اسی لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ کچا پیاز اور کچا تھوم کھا کر فوراً مسجد میں نہ آؤ جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے کیونکہ بہ نسبت دوسری جگہوں کے مسجد میں فرشتے زیادہ ہوتے ہیں اور ان کو بو سے سخت نفرت ہے۔

آدمی کا مسجد میں انتظارِ صلوٰۃ میں بیٹھنا اور فرشتے کا اس کیلئے دعا کرنا :

چنانچہ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کہ آدمی جب وضو کر کے مسجد میں نماز کے انتظار کے لئے خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے یا آہستہ آہستہ ذکر کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے سر کے پاس آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے برابر دعا کرتا رہتا ہے رَبِّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اے میرے پروردگار اس کی بخشش فرما اور اس پر رحم کر جب تک اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ بے وضو ہونے کی بو سے فرشتہ چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بشمول انبیاءؑ کے کوئی حرام نہیں کرسکتا :

تو آپ ﷺ نے تھوم کی وجہ سے کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ حرام نہیں ہے کیونکہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال ٹھہرایا ہے میں اس کو حرام نہیں کرسکتا لیکن مشرکوں نے بعض

جانوروں کو اپنی مرضی سے اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا اور بعض جانوروں کی سواری حرام کی ہوئی تھی اور بعض کا دودھ اور زمین کی پیداوار میں سے اللہ تعالیٰ اور اپنے شریکوں کے حصے مقرر کیے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سب چیزوں کو پیدا کرنے والا تو میں ہوں یہ شریک کس طرح حصے دار بن گئے۔

آٹھ قسم کے حلال جانوروں کی توضیح :

آج کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے جن آٹھ قسم کے جانوروں کو حلال قرار دیا ہے ان کی تشریح وتوضیح فرمائی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ یہ آٹھ قسم کے جانور ہیں۔

"ضَأْن" کی تعریف :

مِّنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ بھیڑوں میں سے دو ہیں۔ "ضَأْن" اون والے جانور کو کہتے ہیں۔ بھیڑ اور دنبہ اس میں آتے ہیں نر اور مادہ چکی ہو یا نہ ہو سینگ ہوں یا نہ ہوں وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ اور بکریوں میں سے دو ہیں نر اور مادہ۔

مشرکین کی خودساختہ حلت وحرمت کا عملی محاسبہ :

قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ کیا ان دونوں کے نر اللہ تعالیٰ نے حرام کیے ہیں یا ان دونوں کی مادہ کو؟ بتاؤ! دنبہ حرام ہے یا بھیڑ؟ بکرا حرام ہے یا بکری؟ بھیڑ حرام ہے یا چھترا؟ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ یا جس پر مشتمل ہیں دونوں مادہ کے رحم یعنی جو بھیڑ کے پیٹ میں ہے وہ حرام ہے یا جو بکری کے پیٹ میں ہے وہ حرام ہے؟ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ خبر دو مجھے علم کے ساتھ کوئی علمی

دلیل پیش کرو۔ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ اگر ہو تم سچے وَمِنَ الۡاِبِلِ اثۡنَیۡنِ اور اونٹوں میں سے دو ہیں نر اور مادہ وَمِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَیۡنِ اور گائے میں سے دو ہیں نر اور مادہ۔

''بقرہ'' کی تفسیر حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ اور اہلِ بدعت :

''بقرہ'' کا لفظ گائے بیل دونوں پر بولا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ پہلے پارے میں جہاں بقرہ کا ذکر ہے حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے بیل کا ترجمہ کیا ہے اصل قصہ اس طرح ہے کہ موسیٰؑ کے زمانے میں ایک شخص بڑا مالدار تھا اور تھا بھی لاولد یعنی اولاد نہیں تھی اور اس کے بھتیجے بڑے غریب تھے کبھی کھانے کو مل جاتا اور کبھی نہ ملتا انہوں نے اپنے چچا کو کہا کہ ہم تمہارے ہیں اور ہمارے حالات تمہارے سامنے ہیں اور تمہارے پاس بے شمار دولت ہے لہٰذا ہمیں کم از کم کھانے کو دے دیا کرو اس نے انکار کیا اور کہا خود کماؤ اور کھاؤ۔ بھتیجوں نے اس کے قتل کا مشورہ کیا کہ اس کو قتل کردیں وراثت تو ہمیں ہی ملنی ہے۔ چنانچہ اس کو قتل کر کے موسیٰؑ کے پاس گئے کہ ہمارے چچے کو کسی نے قتل کردیا اس کی تحقیق تفتیش کروان کے ذہن میں تھا کہ ہم تو مدعی ہیں ہمارے اوپر کس نے شبہ کرنا ہے اور موقع کا گواہ کوئی ہے نہیں لہٰذا معاملہ رفع دفع ہو جائے گا مگر موسیٰؑ نے فرمایا فَاذۡبَحُوۡا بَقَرَۃً بقرہ ذبح کرو اور اس کا ایک حصہ مقتول کے بدن پر مارو یہ زندہ ہو کر تمہیں بتادے گا کہ میرا قاتل کون ہے؟ تو یہاں بقرہ کا معنیٰ حضرت تھانویؒ نے بیل کیا ہے۔ اس پر اہلِ بدعت حضرات نے بڑا شور مچایا کہ دیکھو تمہارے حکیم الامت کو بقرہ کا معنیٰ بھی نہیں آتا کہ بقرہ کے معنیٰ تو گائے کے ہیں اسلیئے میں نے آپ حضرات کو بتایا ہے کہ لغت عرب میں بقرہ کا لفظ گائے بیل دونوں پر بولا جاتا ہے اور حضرت تھانویؒ نے جس قرینے سے بیل کا ترجمہ کیا ہے وہ پہلے پارے میں ہی موجود ہے وہ اس طرح کہ بقرہ ایسی ہو کہ نہ تو

اس کے ذریعہ ہل چلایا گیا ہو اور نہ ہی اس کے ذریعہ سے کنویں سے پانی نکالا گیا ہو اور یہ دونوں کام عموماً بیل کرتے ہیں گائیں تو نہیں کرتیں۔ اس لئے حضرت نے بیل کا ترجمہ کیا ہے۔

بھینس اور بھینسا کے متعلق فقہائے کرامؒ کا قول :

اور یہ جو بھینس اور بھینسا ہے اس کے متعلق فقہاءِ کرامؒ فرماتے ہیں اَلْجَامُوْسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ. بھینس اور بھینسا گائے اور بیل ایک قسم کے ہیں قربانی ان کی بھی جائز ہے۔

نصابِ زکوٰۃ کی تفسیر :

زکوٰۃ کے نصاب میں گائے بھینس اور ان کے بچوں کو اکٹھا شمار کیا جاتا ہے اگر کسی کے پاس انکے چھوٹے بڑے تیس نگ ہوں تو ایک سال کا بچہ جو دوسرے سال میں قدم رکھ چکا ہو زکوٰۃ میں دیا جائے گا اور چالیس نگ ہو جائیں تو دو سال کا بچہ دیا جائے گا تو فرمایا کہ اونٹوں میں سے دو ہیں نر اور مادہ اور بقر میں سے دو ہیں نر اور مادہ قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں ءٰٓالذَّكَرَيْنِ کیا ان دونوں کے نروں کو حَرَّمَ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا ان دو کی مادہ کو اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ یا جس پر مشتمل ہیں دونوں مادہ کے رحم بتاؤ جو اونٹنی کے پیٹ میں ہے وہ حرام ہے یا گائے کے پیٹ میں جو ہے وہ حرام ہے تم جو کہتے ہو هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ یہ جانور اور کھیتی ممنوع ہے لَا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ اسے کوئی نہیں کھا سکتا مگر وہ جس کو ہم چاہیں یہ تمہیں کس نے کہا ہے؟ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ کیا تم حاضر تھے اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا جب اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا تاکیدی حکم دیا تھا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ پس کون زیادہ ظالم ہے اس سے افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا جس نے افترا باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حلال حرام ٹھہرانے کا اختیار دیا ہے یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیا حتی کہ آنحضرت ﷺ کو بھی یہ اختیار حاصل نہیں تھا۔

لسانِ نبوۃ سے خود حلال وحرام کی تردید :

چنانچہ بخاری شریف میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی لڑکی حضرت جویریہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا آنحضرت ﷺ کو جب اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ الفاظ بھی ہیں وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا اور بلاشبہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ اَبَدًا لیکن بخدا رسول اللہ کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی دونوں کبھی یکجا (جمع) نہیں ہو سکتیں اگر تو جویریہؓ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے کیونکہ دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس کے بعد پھر حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں دوسرے نکاح کا کبھی سوچا بھی نہیں تھا تو آپ ﷺ نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ مجھے حلال وحرام کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ لہٰذا مشرکین نے اللہ تعالیٰ پر افترا باندھا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کا اختیار دیا ہے۔

''ظالموں'' کو ہدایت کا نہ ملنا :

لِیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ تا کہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے کیونکہ غلط کام کرنا گمراہی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت

دیتا اس قوم کو جو ظالم ہے۔ جو کفر وشرک پر ڈٹے ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جبراً ہدایت نہیں دیتا ہدایت ان کو دیتا ہے جو ہدایت کے طالب ہوں۔

قُل لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۴۵) وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا کُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ط ذٰلِکَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ(۱۴۶) فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقُلْ رَّبُّکُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ج وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ(۱۴۷)

لفظی ترجمہ :

قُل آپ (ﷺ) کہہ دیں لَآ اَجِدُ میں نہیں پاتا فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ ان احکام میں جو میری طرف وحی کیے گئے ہیں مُحَرَّمًا کسی چیز کو حرام عَلٰی طَاعِمٍ کسی کھانے والے پر یَّطْعَمُهٗ جو اس کو کھائے اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً مگر یہ کہ ہو وہ مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا یا خون بہایا گیا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ یا خنزیر کا گوشت فَاِنَّهٗ

رِجْسٌ پس بے شک وہ خنزیر ناپاک ہے اَوْ فِسْقًا یا نافرمانی کی گئی ہو اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ جو نام زد کیا گیا ہو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر اسکو فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو شخص مجبور کیا گیا غَيْرَ بَاغٍ لذت تلاش کرنے والا نہ ہو وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو فَاِنَّ رَبَّكَ پس بے شک تیرا رب غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بخشنے والا مہربان ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اور ان لوگوں پر جو یہودی ہیں حَرَّمْنَا ہم نے حرام کیا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ہر ناخن والا جانور وَمِنَ الْبَقَرِ اور گائے سے وَالْغَنَمِ اور بھیڑ بکریوں سے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ حرام کردیں ہم نے ان پر شُحُوْمَهُمَآ ان کی چربیاں اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ مگر وہ چربی جو ان کی پشتوں کے ساتھ لگی ہوئی ہو اَوِ الْحَوَايَآ یا آنتوں کے ساتھ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ یہ ہم نے ان کو بدلہ دیا بِبَغْيِهِمْ ان کی سرکشی کا وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور بے شک البتہ ہم سچے ہیں فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلائیں فَقُلْ تو پس آپ (ﷺ) کہہ دیں رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ اور نہیں ٹالا جاتا اس کا عذاب عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ مجرم قوم سے۔

ربط رکوعات :

اس سے پہلے رکوعوں میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ مشرکین نے از خود بعض چیزوں کو حلال اور بعض کو حرام ٹھہرایا ہوا تھا جہالت سے اور ذمے اللہ تعالیٰ کے لگاتے تھے جس کی اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی آج کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان کی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جو حقیقۃً حرام ہیں ارشادِ ربانی ہے قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں لَآ اَجِدُ میں نہیں پاتا

فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا ان احکام میں جو میری طرف وحی کئے گئے ہیں کسی چیز کو حرام عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً مگر یہ کہ ہو وہ مردار یعنی وہ جانور جو شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا ہو حرام ہے۔ اور یہ شرک اس کو بھی کہا جاتے تھے بلکہ یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے کہ کہتے تھے کہ جس کو رب مارے اس کے متعلق تم کہتے ہو کہ حرام ہے اور جو تم مارو ذبح کرو تو کہتے ہو حلال ہے۔

امام غزالیؒ کا قول :

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جانوروں کے بدن میں زہریلا مادہ بھی ہوتا ہے اگرچہ وہ تھوڑی مقدار میں ہوتا ہے مگر وہ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حکم دیا کہ میرا نام لے کر ذبح کرو تو ذبح کرتے وقت خون کے ساتھ وہ مادہ بھی نکل جاتا ہے پھر گوشت صحت کے لئے مضر نہیں ہوتا۔

مسئلہ :

ذبح کرنے کے بعد جو خون گوشت کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے۔ وہ پاک ہوتا ہے اگر کوئی شخص بغیر دھوئے گوشت پکا لے تو جائز ہے۔ البتہ نظافت اس میں ہے کہ گوشت کو دھو کر پکایا جائے اور بغیر ذبح کرنے کے جو جانور مر جائے تو وہ حرام ہے۔

مردار کا چمڑہ استعمال کرنے کی اجازت :

سوائے چمڑے کے اس کا کوئی حصہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے البتہ رنگنے کے بعد چمڑا استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک موٹی تازی بکری مردار ہوگئی لوگ اس کو دور پھینکنے کیلئے کھینچ کر لے جارہے

تھے تاکہ لوگوں کو بدبو نہ آئے۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو فرمایا هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا کہنے لگے حضرت یہ مردار ہوگئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کا چمڑا اتار کر رنگنے کے بعد استعمال کر سکتے ہو۔ فرمایا اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا یا خون بہایا گیا ذبح کرتے وقت وہ بھی حرام ہے اندرونی طور پر بھی کہ اس کو کھایا جائے اور بیرونی طور پر بھی کہ اس کی مالش کی جائے۔

خرگوش کے خون کیساتھ علاج کرنے کی ممانعت :

بعض جاہل قسم کے لوگ خرگوش کے خون کو کھانسی کے لئے بطور علاج کے استعمال کرتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ نہ بڑوں کیلئے جائز ہے اور نہ بچوں کیلئے اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ یا خنزیر کا گوشت فَاِنَّهٗ رِجْسٌ پس بے شک وہ خنزیر ناپاک ہے۔

خنزیر کا نجس العین ہونا :

خنزیر نجس العین ہے اس کی ہر چیز ناپاک ہے چونکہ کھانے والی چیزوں کا ذکر ہو رہا ہے، اسلئے اس کے گوشت کے متعلق فرمایا کہ اس زمانے میں بھی لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے تھے اور آج بھی اس کے کھانے والے بڑے ہیں۔ مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ عطا فرمائی ہے وہ اس کے قریب نہیں جاتے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی لندن واپسی کی روئیداد/ انگریز کا اخلاق :

ایک دفعہ میں لندن سے واپس آ رہا تھا میرے ساتھیوں نے ٹکٹ پر لکھوا دیا کہ یہ جہاز میں کھانا نہیں کھائیں گے اور مجھے بھی بتا دیا کہ ہم نے آپ کے ٹکٹ پر یہ لکھوا دیا ہے کیونکہ یہ جہاز برطانیہ کا ہے اس باورچی خانے میں اگرچہ پکانے والے مسلمانوں کیلئے گائے بکری اور مرغی کا گوشت پکائیں گے مگر ہانڈی میں چلانے والا چمچہ مشترک ہوتا ہے

کہ خنزیر کی ہانڈی میں بھی وہی چلاتے ہیں بارہ تیرہ گھنٹوں کا سفر تھا جب کھانے کا وقت ہوا تو میں نے کہا کہ میں نے نہیں کھانا وہ میری بات نہ سمجھ سکی چونکہ وہ اردو نہیں جانتی تھی وہ اردو سمجھنے والی کو لے آئی اس نے پوچھا باباجی آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے میں نے کہا بس میں نے نہیں کھانا کہنے لگی آپ کے ذہن میں جو خدشہ ہے وہ ہم نہیں لائیں گی ہم آپ کیلئے مرغی یا بکری کا گوشت لے آتے ہیں میں نے اس کا بھی انکار کر دیا ان کے لئے مصیبت بن گئی ایک جاتی ہے اور دوسری آتی ہے جس طرح گھروں میں بڑوں کو راضی کیا جاتا ہے مجھے راضی کرنے کیلئے لائن لگ گئی میں نے کہا بارہ تیرہ گھنٹے بھوکا رہنے سے میں نہیں مرتا آپ لوگ پریشان نہ ہوں کہنے لگیں کوئی سبزی لے آئیں تو میں نے کہا ٹھیک ہے سبزی لے آؤ مگر سور والا چمچہ نہ استعمال کرنا تب جا کر کہیں ان کو سکون آیا اس سے ان کے اخلاق کا اندازہ لگائیں یہ تو انگریز تھے۔

ابوظہبی سے واپسی کی روئیداد/مسلمان کا اخلاق :

اب مسلمانوں کا حال بھی سن لو جب میں ابوظہبی اترا نماز میں نے پڑھنی تھی اور تھا بھی باوضو رومال میں نے کندھے پر رکھا ہوا تھا ایک افسر کو بلا کر میں نے کہا اَرِنِیْ جِهَةَ الْقِبْلَةِ اُرِیْدُ الصَّلَاةَ مجھے قبلے کا رخ بتادیں میں نے نماز پڑھنی ہے اس نے کوئی پرواہ نہ کی دوسرے سے پوچھا وہ بھی بڑبڑ کرتا ہوا چلا گیا اور بتایا نہیں۔ پھر ایک اور افسر آیا اس نے بڑی پٹی اور کندھے پر پھول لگائے ہوئے تھے میں نے اس کو سلام کیا اور اس کا بازو پکڑا اور کہا میں مسافر ہوں میں نے نماز پڑھنی ہے مجھے قبلے کا رخ بتادو اس نے بڑے ترش لہجے میں کہا "هِنَا" ادھر ہے۔ میں نے کہا ان کا اخلاق دیکھو اور ان کا اخلاق دیکھو کتنا فرق ہے۔

''غیر اللہ'' کی نذر و نیاز کا مردود ہونا :

اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا نافرمانی کی گئی ہو جو نامزد کیا گیا ہو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر۔ نامزد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز کسی بت جن، فرشتے، نبی یا بزرگ کے تقرب یا خوشنودی کیلئے بطور نیاز دی جائے کہ وہ ہستی اس سے خوش ہو کر مجھے مصیبت سے بچالے گی میری مصیبت ٹل جائے گی میرا کام بن جائے گا اس ارادے سے اگر کوئی شئی دے گا تو وہ حرام ہے چاہے وہ جانور ہو، دودھ ہو، کپڑا ہو، کھال ہو سب حرام ہیں جانور کو چاہے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے پھر بھی حرام ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ کا قول :

شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ ''ماکولات، ملبوسات، مشروبات ہمہ ایں حکم دارند'' کھانے کی چیزیں ہوں پہننے کی چیزیں ہوں پینے کی چیزیں ہوں سب کا یہی حکم ہے۔

''ایصالِ ثواب'' کا حکم :

ایصالِ ثواب کا مسئلہ الگ ہے ایصالِ ثواب کیلئے جو چیز دی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر دی جاتی ہے اور اس کا ثواب مرے ہوؤں کو پہنچایا جاتا ہے اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ نیک ہے تو اس کے درجات بلند ہوں اور گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں سے درگزر فرمائے اس کو فائدہ ہو۔

''گیارہویں'' کا حکم :

اور گیارہویں میں تفصیل ہے اگر اس ارادے سے دیتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے ولی اللہ تھے ان کو ثواب پہنچے تو بدعت ہے اس لئے

کہ اولیاء اللہ اور بھی بہت ہیں ان کے نام پر یعنی ان کے ایصالِ ثواب کیلئے کیوں نہیں دیتے۔ مہینے کے اور دن بہت ہیں گیارہویں تاریخ کیوں مخصوص ہے۔ اور اگر اس ارادے سے دیتے ہیں کہ ہمارا کام ہوجائے گا اگر نہ دی تو کام خراب ہوجائے گا تو پھر خالص شرک اور قطعی حرام ہے۔ اور فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰهِ کی مد میں ہے کہ نافرمانی کرتے ہوئے غیر اللہ کے نام زد کیا گیا ہے۔ وہ چاہے بکرا یا دیگ ہو بالکل حرام ہے۔

جان بچانے کیلئے بقدرِ ضرورت حرام کھانا پینا :

فَمَنِ اضۡطُرَّ پس جو شخص مجبور کیا گیا غَیۡرَ بَاغٍ لذت تلاش کرنے والا نہ ہو وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو اگر بھوک کی وجہ سے جان خطرے میں ہو اور خنزیر اور مردار کے علاوہ بھی کوئی چیز موجود نہ ہو تو اتنا کھانے کی اجازت ہے کہ جس سے جان بچ جائے عاد کا معنٰی ہے ضرورت سے زیادہ نہ کھائے کہ ایک چھٹانک کھانے سے جان بچ سکتی ہے تو چھ تولے نہ کھائے اور ''باغٍ'' کا معنٰی ہے لذت تلاش کرنے والا کہ اس کا ذائقہ کیا ہے ذائقے کیلئے بھی نہ کھائے اور ایسے موقع پر اگر نہ کھائے گا تو گنہگار مرے گا کیونکہ اس نے رب تعالیٰ کی اجازت کو قبول نہیں کیا اور رب تعالیٰ کی اجازت کو قبول نہ کرنا بھی گناہ ہے اسی طرح اگر کوئی شخص انتہائی پیاسا ہے کہ جان کا خطرہ ہے اور شراب کے سوا پینے کیلئے کوئی چیز موجود نہیں ہے تو وہ اتنی شراب پی لے کہ جس سے جان بچ جائے اور اگر نہ پی اور مر گیا تو گنہگار مرا ہے اور جان بچانے کیلئے جو حرام کھائے گا پیئے گا اس کے لئے معافی ہے۔ فَاِنَّ رَبَّکَ پس بے شک تیرا رب غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہود پر ناخن والے جانوروں کا حرام ہونا، بشمول چربی کے :

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اور ان لوگوں پر جو یہودی ہیں حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اس سے مراد وہ جانور ہیں جن کے پاؤں پنجے کی شکل میں ہوں اور درمیان سے پھٹے ہوئے نہ ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ، مرغابی وغیرہ ہیں وَمِنَ الْبَقَرِ اور گائے سے وَالْغَنَمِ اور بھیڑ بکریوں سے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ حرام کر دیں ہم نے ان پر ان کی چربیاں کہ ان کی چربی تم استعمال نہیں کر سکتے اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ مگر وہ چربی جو ان کی پشتوں کے ساتھ لگی ہوئی ہو۔

"حَوَايَا" کی تحقیق :

اَوِ الْحَوَايَآ "حَوَايَا" حَاوِيَة کی جمع ہے اور آنت کو کہتے ہیں یا آنتوں کے ساتھ جو چربی لگی ہوئی ہے اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ یہ جائز ہے اور جو چربی گردوں کے ساتھ لگی ہوئی ہے یا دنبے کی چکی والی چربی ہے وغیرہ حرام ہے یہ ان پر کیوں حرام کی گئی؟ فرمایا............

یہود کو سرکشی کا بدلہ اور اس کا مطلب :

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ یہ ہم نے ان کو بدلہ دیا بِبَغْيِهِمْ ان کی سرکشی کا ورنہ فی نفسہ یہ چیزیں حلال تھیں اس کو تم اس طرح سمجھو کہ چند آدمیوں کا اکٹھا ہونا کوئی جرم نہیں ہے اور اگر حکومت کو خدشہ ہو کہ یہ اکٹھے ہو کر فتنہ برپا کریں گے تو حکومت دفعہ ۱۴۴ لگا دیتی ہے کہ اتنے آدمیوں سے زیادہ اکٹھے نہیں ہو سکتے تو یہ حکم عارضی ہوتا ہے۔ ان کی شرارت کی

وجہ سے ایسے ہی یہ چیزیں یہودیوں پر حرام کی گئیں ان کی شرارت کی وجہ سے فرمایا......
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور بے شک البتہ ہم سچے ہیں اپنے احکام میں کہ جو نافرمانی کرے گا ہم اس کو دنیا میں بھی سزا دیں گے اور آخرت میں بھی۔

دیر گیر د سخت گیرد :

فَاِنْ کَذَّبُوْکَ پس اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلائیں، معاذ اللہ تعالیٰ فَقُلْ تو پس آپ (ﷺ) کہہ دیں رَبُّکُمْ ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے ورنہ جس وقت انہوں نے جھٹلایا تھا فوراً عذاب آجاتا مگر وہ مہربان ہے موقع دیتا ہے اور یہ بھی یاد رکھو وَلَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ اور نہیں ٹالا جاتا اس کا عذاب عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ مجرم قوم سے۔ اگر رب تعالیٰ کے عذاب میں تاخیر ہوئی ہے تو مجرم یہ نہ سمجھیں کہ ہم بچ جائیں گے، وہ آکر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ اَشْرَكُوا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ط كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ط قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ط اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ (۱۴۸) قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ج فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۱۴۹) قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ج فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ج وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ (۱۵۰)

لفظی ترجمہ :

سَيَقُوْلُ تاکید کے ساتھ کہیں گے الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر اللہ تعالیٰ چاہے مَآ اَشْرَكْنَا تو ہم شرک نہ کریں وَلَآ اٰبَآؤُنَا اور نہ ہمارے باپ دادا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ ہم حرام ٹھہراتے کسی چیز کو كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے مِنْ قَبْلِهِمْ جو ان سے پہلے تھے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا یہاں تک کہ انہوں

نے چکھا ہمارے عذاب کا مزا قُلْ آپ (علیہ وسلم) کہہ دیں هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ کیا ہے تمہارے پاس کوئی علم فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا پس نکالو اس علم کو ہمارے سامنے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے تم مگر گمان کی وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ اور نہیں ہو تم مگر اٹکل پر چلتے ہو قُلْ آپ (علیہ وسلم) کہہ دیں فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پس اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے دلیل کامل فَلَوْ شَآءَ پس اگر اللہ تعالیٰ چاہے لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ تو تم سب کو ہدایت دے دے قُلْ آپ (علیہ وسلم) کہہ دیں هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ لاؤ اپنے گواہ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ جو گواہی دیں اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان چیزوں کو فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر وہ گواہی دیں فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس آپ نہ گواہی دیں ان کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اور نہ پیروی کریں ان لوگوں کی خواہشات کی كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو وَالَّذِيْنَ اور ان لوگوں کی لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اور وہ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کرتے ہیں۔

ماقبل سے ربط :

اس سے قبل مشرکوں کی بعض شرکیہ رسموں کا رد کیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کھیتی میں بھی حصے دار بنائے ہوئے ہیں اور جانوروں میں بھی اور یہ کہ انہوں نے حلت وحرمت کے ضابطے بھی خود بنائے ہوئے ہیں کہ یہ چیز مردوں کے لئے حلال ہے

اور عورتوں کے لئے حرام ہے۔ مشرکین نے شرکیہ رسوم اور خود ساختہ قاعدوں کے جواز پر دلیل پیش کی اس کا ذکر ہے۔

کیا پدی، کیا پدی کا شوربہ :

اور یاد رکھنا! دنیا میں کوئی خاموش نہیں رہنا چاہے وہ انتہائی چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ مشہور کہاوت ہے "کیا پدی، کیا پدی کا شوربہ" یہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہے یہ گھاس دار زمین پر بیٹھا تھا اور گھاس کے ساتھ دھاگے الجھے ہوئے تھے پدی کی ٹانگ دھاگے سے اڑ گئی اڑتی پھڑ پھڑ کر کے بیٹھ جاتی نہ دھاگہ ٹوٹتا نہ گھاس زمین سے اکھڑتی کوے نے ازراہِ ہمدردی پوچھا تا کہ دھاگہ کاٹ کر جان چھڑا دے، خالہ کیا بات ہے؟ تو پدی نے کہا کہ میں زمین تول رہی ہوں۔ تو خاموش تو پدی بھی نہیں رہی اور ہار نہ مانی، تو مشرک کہاں ہار ماننے کے لئے تیار ہوں گے۔

مشرقی پنجاب کے مظالم اور بدعتی مولوی کی تقریر :

جس زمانے میں مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر بڑے ظلم ڈھائے جارہے تھے مسجدیں گرائی جارہی تھیں عورتوں کی بے حرمتی ہورہی تھی بچوں کو قتل کیا جارہا تھا اور بہت کچھ ہورہا تھا اس وقت ایک مولوی صاحب نے "بٹ دری فیکٹری" کے سامنے تقریر کی اور کہا کہ اولیاء اللہ ہماری مدد کرتے ہیں اور شرک کی خوب آبیاری کی۔

تردیدِ باطل کا رِفرضِ کفایہ :

اور مسئلہ یہ ہے کہ باطل کی تردید فرضِ کفایہ ہے اگر کسی جگہ باطل ظاہر ہوا اور اس کی کسی نے تردید نہ کی تو تمام کے تمام لوگ مجرم ہوں گے اور اگر ایک ثقہ آدمی نے اس کی

تردید کردی تو تمام کی گردنیں آزاد ہو جائیں گی گناہ سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔

اہلِ بدعت کے خلاف حضرت شیخ مدظلہ کی تقریر اور ایک بابا :

اس وقت میں گکھڑ میں نیا نیا آیا تھا میں نے سوچا کہ اس نے غلط تقریر کی ہے اگر تردید نہ ہوئی تو گکھڑ کے سارے لوگ گنہگار ہوں گے لہٰذا ایک دن کے وقفے کے بعد میں نے اس کی تردید کی اور کہا کہ مدد کرنا صرف رب تعالیٰ کا کام ہے مخلوق کا کام نہیں ہے بڑی سے بڑی ہستی بھی مافوق الاسباب کسی کی مدد نہیں کرسکتی اور نماز میں ہم پڑھتے ہیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پروردگار ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ عبادت بھی اللہ تعالیٰ کی اور مدد بھی صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا مافوق الاسباب کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا تقریر میں میں نے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور مدد کرسکتا ہے تو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے پیر فقیر ان کی مدد کیوں نہیں کرتے حالانکہ بڑے بڑے ولی اس دھرتی میں ہیں مثلاً شاہ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت اجمیریؒ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ پچاس ساٹھ سال عمر کا ایک بابا کھڑا ہوا داڑھی اس کی کتری ہوئی تھی کہنے لگا اولیاء اللہ مدد کرتے ہیں مگر آج کل سارے بزرگ حج کے لئے گئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ حج کا موسم بھی نہیں تھا مگر وہ چپ نہیں رہا شوشہ چھوڑ کر چلا گیا۔ مقصد یہ ہے کہ کوئی کتنا جھوٹا کیوں نہ ہو خاموش نہیں رہتا تو مشرکوں نے اپنے شرک کے صحیح ہونے پر یہ شوشہ چھوڑا۔

مشرکین کی ایک مضحکہ خیز دلیل :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا تاکید کے ساتھ کہیں

گے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہم شرک نہ کریں، وہ ہمیں روکتا کیوں نہیں؟ لہٰذا وہ ہمارے شرک پر راضی ہے وَلَآ اٰبَآؤُنَا اور نہ ہمارے باپ دادا، شرک کرتے اگر یہ بری چیز تھی تو رب تعالیٰ نے روکا کیوں نہیں؟ وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ اور نہ ہم حرام ٹھہراتے کسی چیز کو ہم نے جو ان چیزوں کو حرام ٹھہرایا ہے تو رب تعالیٰ نے روکا کیوں نہیں ہے؟

مشرکین کی دلیل کا جواب :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا یہاں تک کہ انہوں نے چکھا ہمارے عذاب کا مزا قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ کیا ہے تمہارے پاس کوئی علم فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا پس نکالو اس علم کو ہمارے سامنے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے تم مگر گمان کی وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ اور نہیں ہو تم مگر اٹکل پر چلتے ہو قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پس اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے دلیل کامل، وہ حجت کامل کیا ہے چودھویں پارے کا گیارہواں رکوع نکالو...... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہیں لَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ تو ہم اس سے ورے ورے کسی کی عبادت نہ کرتے نَحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ہم اور نہ ہمارے باپ دادا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ اور نہ ہم حرام ٹھہراتے اللہ تعالیٰ سے ورے ورے کسی شئی کو اس نے چاہا ہے تو ہم نے ایسا کیا ہے كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اسی طرح کہا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے

تھے فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس پیغمبروں کے ذمے اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھول کر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے ذریعے، کتابوں کے ذریعے، ان چیزوں سے منع فرمایا ہے البتہ جبراً نہیں روکا کہ وہ اس کی حکمت کے خلاف ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے ہر امت میں رسول اور ان کو حکم دیا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

''طاغوت'' کی تحقیق :

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ اور شرک سے بچو طاغوت شیطان کو بھی کہتے ہیں شرک کو بھی کہتے ہیں اور بت کو بھی کہتے ہیں اور تمام بری چیزیں طاغوت ہیں۔

بعثتِ انبیاءؑ اور نزولِ کتب، لوگوں کے گمراہ ہونے کی نشانی :

تو اللہ تعالیٰ نے تو منع فرمایا ہے تم کس طرح کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ راضی ہے اگر اللہ تعالیٰ تمہارے شرک پر اور خود ساختہ محرمات پر راضی ہوتا تو پیغمبر کیوں بھیجتا، کتابیں کیوں نازل کرتا اس نے پیغمبر بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر حجت پوری فرمادی ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ پھر بعضے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعضے ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہوگئی جو گمراہی پر اڑے رہے اور پیغمبروں کی بات نہیں مانی خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں اور کتابوں کے ذریعے غیر اللہ کی عبادت سے بھی منع کیا اور دوسری برائیوں سے بھی منع کیا۔

منع کرنے کی دوسری صورت :

البتہ منع کرنے کی ایک صورت یہ تھی تم سے برائی کا مادہ ختم کردیا جاتا کہ تم برائی

کر ہی نہ سکتے تو دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں انسان نہ بننے دیتا بلکہ فرشتے بنا دیتا اور فرشتے معصوم ہوتے ہیں ان میں برائی کا مادہ نہیں ہوتا مگر جب تمہیں انسان رکھنا ہے تو پھر خیر کا مادہ بھی ہوگا اور شر کا مادہ بھی ہوگا اور جنات میں بھی خیر و شر دونوں مادے ہیں لہٰذا تمہارا یہ کہنا کہ ''یہ کام ہم سے رب تعالیٰ کرواتا ہے'' غلط ہے۔

ایمان و کفر کا اختیار انسان کے پاس :

اس نے نیکی اور بدی کی طاقت عطا فرما کر اختیار دیا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے اور ساتھ ہی فرما دیا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کفر پر راضی نہیں ہے اور کفر اور ایمان لانے پر کسی کو مجبور بھی نہیں کرتا۔ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ پس اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے دے۔ جبراً کہ تمہارے اندر سے کفر اور برائی کا اختیار سلب کر لے جس طرح فرشتوں کو بدی کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر یہ اس کی حکمت کے خلاف ہے۔

مشرکین سے گواہوں کی طلبی :

قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ لاؤ اپنے گواہ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ جو گواہی دیں اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان چیزوں کو جن کو تم حرام قرار دیتے ہو پھر اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے ہو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح کہا ہے فرمایا...... فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر وہ گواہی دیں کیونکہ دنیا میں ہر قسم کے لوگ مل جاتے ہیں تو اگر چند مسخرے اور بہروپیے قسم کے لوگ اکٹھے ہو کر کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس آپ نہ گواہی دیں ان کے ساتھ، حرام

وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور حلال وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرسکتا۔

کاذبین کی خواہشات کی پیروی سے ممانعت :

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اور نہ پیروی کریں ان لوگوں کی خواہشات کی كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو وَالَّذِيْنَ اور ان لوگوں کی لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اور وہ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کرتے ہیں۔ ان کے شوشوں میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کو خطاب کرکے ہمیں سمجھایا گیا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۱۵۱) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۱۵۲) وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۵۳)

لفظی ترجمہ :

قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں تَعَالَوْا آؤ اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ میں پڑھ کر سناؤں وہ چیزیں جو حرام قرار دی ہیں تمہارے رب نے عَلَيْكُمْ تم پر اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا یہ کہ نہ شریک ٹھہراؤ اس کے ساتھ کسی چیز کو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو وَلَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مِّنْ اِمْلَاقٍ غربت کے خوف سے نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ قریب جاؤ بے حیائی کی باتوں کے مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ جو ظاہر ہوں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہوں وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ اور نہ قتل کرو الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اس نفس کو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے ساتھ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ ان چیزوں کا اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تاکہ تم سمجھ جاؤ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور نہ قریب جاؤ تم یتیم کے مال کے اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ مگر اس طریقے سے جو بہت اچھا ہو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی قوۃ اور جوانی کو وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ اور پورا دو ماپ کر اور تول کر بِالْقِسْطِ انصاف کے ساتھ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا ہم نہیں تکلیف دیتے کسی نفس کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اس کی طاقت کے مطابق وَاِذَا قُلْتُمْ اور جب تم بات کرو

فَاعْدِلُوْا تو انصاف کی بات کرو وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کو پورا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ اس چیز کا اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا اور بے شک یہ میرا راستہ ہے سیدھا فَاتَّبِعُوْهُ پس تم اس کی پیروی کرو وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور نہ پیروی کرو تم اور راستوں کی فَتَفَرَّقَ بِكُمْ پس وہ تم کو جدا کر دیں گے عَنْ سَبِيْلِهٖ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ اس چیز کا اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم بچ جاؤ۔

ماقبل سے ربط :

اس سے پہلے سبق میں مشرکین کے اس دعوے کا رد تھا کہ انہوں نے اپنی مرضی سے کچھ چیزوں کو حلال اور کچھ کو حرام ٹھہرایا ہوا تھا اور ذمے اللہ تعالیٰ کے لگاتے تھے کہ ایسا کرنے کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔

حرام اشیاء کی تفصیل :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں کو انہوں نے حرام ٹھہرایا ہوا ہے وہ تو حرام نہیں ہیں اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے وہ سن لو، فرمایا...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں تَعَالَوْا آؤ اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ میں پڑھ کر سناؤں وہ چیزیں جو حرام قرار دی ہیں تمہارے رب نے عَلَيْكُمْ تم پر، جن کی تم پرواہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے کیا حرام کیا ہے؟

1......شرک کرنا :

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا یہ کہ نہ شریک ٹھہراؤاس کے ساتھ کسی چیز کو۔ نہ انسانوں میں سے نہ جنوں میں سے نہ فرشتوں میں سے اس کی ذات میں اس کا کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ افعال، میں رب تعالیٰ نے شرک تم پر حرام کیا ہے اور تم اس میں ڈوبے ہوئے ہو۔

2...... والدین کی نافرمانی :

اور کیا حرام ہے؟ سنو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو ان کی توہین وتنقیص حرام ہے ان کی دل آزاری بھی حرام ہے چاہے قول سے ہو یا فعل سے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔

3......قتلِ اولاد :

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو غربت کے خوف سے۔ عرب میں بعض خاندان تو ایسے تھے جو لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے اور بعض لڑکوں کو بھی قتل کر دیتے تھے اپنے جھوٹے معبودوں کو خوش کرنے کے لئے اس کو کارِ ثواب سمجھتے تھے اور لڑکیوں کو غربت کے خوف سے قتل کر دیتے تھے کہ ہم ان کو کھلائیں گے کہاں سے؟ رب تعالیٰ فرماتے ہیں نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اگر انہیں تم رزق کے خوف سے قتل کرتے ہو کہ کھائیں گے کہاں سے تو پہلے خودکشی کرو کہ تم کہاں سے کھاؤ گے جو رب تعالیٰ تمہیں دیتا ہے وہ انکو بھی دے گا۔

4......فحاشی وعریانی کا حرام ہونا اور "فواحش" کی تحقیق :

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ ،فَوَاحِشْ،فَاحِشَةٌ کی جمع ہے۔جس کے معنٰی ہیں بے حیائی معنٰی ہوگا اور نہ قریب جاؤ بے حیائیوں کے مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو ظاہر ہوں ان میں سے یعنی کھل کے ہوتی ہوں جیسے ناچ مجرا وغیرہ قسم کی جو خرافات ہیں آج کل تو اخبارات میں بے حیائی بڑی نمایاں ہوتی ہے جسے دیکھ کر بڑی دل آزاری ہوتی ہے اور حالات یہاں تک خراب ہو گئے ہیں کہ روکنے والے گونگے ہو گئے ہیں۔

شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی رقص وسرود پر مجرمانہ خاموشی :

شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز آیا تو اس کے لئے انہوں نے بڑا رقص وسرود کا انتظام کیا وہ بھی خاموشی سے دیکھتا سنتا رہا اور گونگا ہو کے بیٹھا رہا حالانکہ اس کا فرض تھا ان کو منع کرتا اور کہتا کہ ہمارا مذہب ان چیزوں کی اجازت نہیں دیتا اب لوگوں نے اس واقعہ کو سند بنالیا کہ سو مولوی بھی کہیں کہ یہ ناجائز ہے تو لوگ نہیں مانیں گے کہ عرب کے بادشاہ کے سامنے سب کچھ ہوا ہے اس نے منع نہیں کیا تم کون ہوتے ہو منع کرنے والے وَمَا بَطَنَ اور جو پوشیدہ ہوں ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔

5......قتل نفس بغیر حق :

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہ قتل کرو اس نفس کو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ۔شریعت میں کسی کو قتل کرنے کی صرف تین صورتیں جائز ہیں ان کے علاوہ کسی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

قتلِ حق کی پہلی صورت :

پہلی شکل یہ کہ معاذ اللہ کوئی شخص مرتد ہو جائے تو مرتد کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ تین دن تک اس کو مہلت دی جائے گی کہ اسلام کے متعلق اس کو جو شکوک وشبہات ہیں دور کر لے اس کو سمجھائیں گے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اسلام پر کوئی اعتراض ہو اور اس کا جواب نہ ہو اگر تین دن تک نہ سمجھا تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہ قتل، قتل بالحق ہوگا۔

قتلِ حق کی دوسری صورت :

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کوئی کسی کو قصداً قتل کرے ایک ہے قتلِ خطا کہ مثلاً بس ٹرک کے نیچے آ کر مر جائے یا کسی نے کسی جانور پر فائر کیا اور لگ کسی آدمی کو گیا اور وہ مر گیا یہ قتلِ خطا ہے اس پر قصاص نہیں ہے، قصاص قتلِ عمد پر ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقل مندو! تو جو شخص جان بوجھ کر کسی کو قتل کرے گا تو وہ قصاصاً یعنی اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا یہ قتل بھی قتل بالحق ہے۔

قتلِ حق کی تیسری صورت :

اور تیسری صورت یہ ہے کہ شادی شدہ مرد یا شادی شدہ عورت بدکاری کریں اور اس کا شرعی ثبوت بھی مل جائے تو ان کو میدان میں کھڑا کر کے سنگسار کیا جائے گا اس کے علاوہ شریعت کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ...... ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ ان چیزوں کا اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

6......مالِ یتیم کھانا :

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور نہ قریب جاؤ تم یتیم کے مال کے اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ مگر اس طریقے سے جو بہت اچھا ہو۔ اور اچھا طریقہ یہی ہے کہ اس کے مال کی دیانت داری کے ساتھ حفاظت اور نگرانی کی جائے اور اس کے مال کے قریب نہ جاؤ کہ ہڑپ کرنے کی کوشش کرو حفاظت کرو حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی قوۃ اور جوانی کو۔ بالغ ہونے کے بعد اس کا مال اس کے حوالے کر دو لیکن آج لوگ یتیم کے مال کھانے کے گناہ میں مبتلا ہیں۔

اہم ترین مسئلہ :

مسئلہ یہ ہے کہ مرنے والے کے مال میں سے صدقہ خیرات اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک اس کی وراثت تقسیم نہ ہو جائے یا تمام وارث اگر بالغ ہوں تو ان کی اجازت کے ساتھ مشترکہ مال میں سے صدقہ خیرات کر سکتے ہیں کہ جتنا مال خیرات میں خرچ ہوگا کل مال میں سے نکال لیا جائے گا اور بقیہ وارثوں پر حصے کے مطابق تقسیم ہو جائے گا اور اگر وارثوں میں کوئی بچہ یا بچی نابالغ ہے تو پھر صدقہ، خیرات بالکل جائز نہیں ہے۔ چاہے نابالغ سے اجازت بھی لے لی جائے کیونکہ نابالغ کی اجازت کی شرعی طور پر کوئی حیثیت نہیں ہے ایسے مال میں سے اگر صدقہ خیرات کیا گیا تو بالاتفاق حرام ہے۔

محدثین، فقہاءؒ کا اتفاق اور رسوم کی تردید :

تمام محدثین اور فقہاءؒ اس مسئلے پر متفق ہیں کہ اگر وارثوں میں ایک بچہ بھی نابالغ

ہوتو جب تک وراثت تقسیم نہ ہو جائے مشترک مال میں سے صدقہ خیرات حرام ہے اور اس میں دیوبندی، بریلوی کسی کا اختلاف نہیں ہے اب سمجھنے والی بات یہ ہے کہ تیجا، ساتا، دسواں اور چالیسویں کی رسموں پر مرنے والے کے مال میں سے خرچ کیا جاتا ہے۔ جو ابھی وارثوں پر تقسیم نہیں کیا ہوا۔

رسوم پر مالِ یتیم کا کھانا :

اور اکثر مرنے والا یتیم بچے چھوڑ کر جاتا ہے تو ان رسموں پر یتیم کا مال کھایا جاتا ہے کیونکہ یہاں کا دستور یہ ہے کہ وراثت اس وقت تک تقسیم نہیں ہوتی جب تک بہن بھائی آپس میں لڑ نہ پڑیں اور یتیم کا مال کھانے میں سب آلودہ ہوتے ہیں کچھ پکانے والے اور کچھ کھانے والے الا ماشاء اللہ۔ اور سارے حرام کھا جاتے ہیں مولوی بھی، قاری بھی، حاجی بھی، جاٹ، چودھری، رشتہ دار بھی اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ اس کو ایصالِ ثواب کا نام دے رکھا ہے بھائی ایصالِ ثواب تو غریب مسکین کو کھلانے سے ہوتا ہے اور یہاں چچے مامے، پھوپھیاں، خالائیں اور دیگر رشتہ دار کھا جاتے ہیں یہ کیا ایصالِ ثواب ہوا یہ ان لوگوں نے عجیب مکاری شروع کی ہوئی ہے۔ بھائی ایصالِ ثواب تو ہوتا ہے کسی بھوکے پیاسے اور ضرورتمند کی ضرورت پوری کرنے سے اور ان کو تم دھکے مارتے ہو اور کھا خود جاتے ہو لہٰذا یاد رکھنا تیجا، ساتا، دسواں، چالیسواں بدعات ہیں اور یتیم کا مال کھانا قطعی حرام ہے۔

فوتیدگی والے گھر پڑوسیوں کا کھانا پکانا :

البتہ فوتیدگی کے موقعہ پر عزیز رشتہ دار اور پڑوسی جو کھانا پکا کر بھیجتے ہیں یہ سنت ہے اور یہ کھانا جائز ہے کیونکہ وہ یتیموں کے مال میں سے نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت جعفر

طیارؓ جب موتہ کے مقام پرشہید ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اِصۡنَعُوۡا لِاَھۡلِ جَعۡفَرَ طَعَامًا فَاِنَّھُمۡ اَتَاھُمۡ مَا یَصۡدِمُ تم جعفر کے اہلِ خانہ کے لئے کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ ان کو صدمے کی خبر پہنچی ہے تو صدے کے دنوں میں کھانا پکا کر بھیجنا سنت ہے البتہ تین دن کے بعد جب کھانا گھر میں پکے گا تو یہ کھانا رشتہ دار بھی نہیں کھاسکتے چاہے دور دراز سے کیوں نہ آئے ہوئے ہوں کیونکہ یہ مشترکہ مال سے پکایا گیا ہے۔لہٰذا رشتے دار تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور اگر ٹھہریں تو اپنے کھانے کا انتظام خود کریں۔

مالِ یتیم کھانے پر وعید :

چوتھے پارے میں آتا ہے یتیموں کا مال کھانے والوں کو اس طرح سمجھو اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِھِمۡ نَارًا کہ وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔لہٰذا یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔

7......میزان کا درست نہ رکھنا حرام :

وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَالۡمِیۡزَانَ اور پورا دو ماپ کر (اگر پیمانے میں ماپ کر چیز دینی ہے) اور تول کر بِالۡقِسۡطِ انصاف کے ساتھ۔اگر ترازو سے تول کر دینی ہے نہ پیمانے میں گڑبڑ ہو اور نہ ترازو میں ڈنڈی مارو لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا ہم نہیں تکلیف دیتے کسی نفس کو مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ ہر ایک کو ہم نے وہ احکام دیئے ہیں جو وہ آسانی کے ساتھ کرسکتا ہے۔

8......انصاف کی بات نہ کرنا حرام :

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا اور جب تم بات کرو تو انصاف کی بات کرو۔ سوچ سمجھ کر کہ اس میں میری اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ تو نہیں ہوگی کہ اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہو اور کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو اور بات بھی صحیح ہو وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ نہ ان کو تکلیف دینے کے لئے بات کرو اور نہ ان کو فائدہ پہنچانے کے لئے بات کرو صرف رب تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے بات کرو۔

9......وعدے کو پورا نہ کرنا حرام :

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کو پورا کرو جو وعدہ تم نے رب تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی الٰہ نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جو انہوں نے حکم دیا ہے وہ کرنا ہے۔ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ اس چیز کا اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا اور بے شک یہ میرا راستہ ہے سیدھا یعنی یہ جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ سے لے کر لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تک فَاتَّبِعُوْهُ پس تم اس کی پیروی کرو اور ہر نماز میں ہم اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمیں سیدھے راستے پر چلا اب اگر کوئی اس کے خلاف عمل کرے گا جو چیزیں اوپر بیان ہوئی ہیں تو وہ صراطِ مستقیم پر نہیں ہے۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور نہ پیروی کرو تم اور راستوں کی فَتَفَرَّقَ بِكُمْ پس وہ تم کو جدا کر دیں گے عَنْ سَبِيْلِهٖ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ اس چیز کا اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم بچ جاؤ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے

اور دوزخ کے عذاب سے۔

ثُمَّ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیۡۤ
اَحۡسَنَ وَتَفۡصِیۡلًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّھُدًی وَّرَحۡمَۃً لَّعَلَّھُمۡ
بِلِقَآءِ رَبِّھِمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ(۱۵۴) وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ
مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوۡہُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ(۱۵۵)
اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا ص
وَاِنۡ کُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِھِمۡ لَغٰفِلِیۡنَ(۱۵۶) اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ
اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا الۡکِتٰبُ لَکُنَّاۤ اَھۡدٰی مِنۡھُمۡ ج فَقَدۡ جَآءَ
کُمۡ بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَھُدًی وَّرَحۡمَۃٌ ج فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ
کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنۡھَا ط سَنَجۡزِی الَّذِیۡنَ
یَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰیٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا کَانُوۡا
یَصۡدِفُوۡنَ(۱۵۷)

لفظی ترجمہ :

ثُمَّ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی پھر ہم نے دی موسیٰؑ الۡکِتٰبَ کتاب
تَمَامًا مکمل کرتے ہوئے نعمت عَلَی الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ اس شخص پر جس نے

نیکی کی وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ اور تفصیل ہر چیز کے لئے وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
اور ہدایت اور رحمت لَعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ تاکہ وہ لوگ اپنے
رب کی ملاقات پر ایمان لائیں وَهٰذَا كِتٰبٌ اور یہ کتاب ہے اَنْزَلْنٰهُ جس
کو ہم نے نازل کیا مُبَارَكٌ برکت والی ہے فَاتَّبِعُوْهُ پس تم اس کی
پیروی کرو وَاتَّقُوْا اور تم ڈرو لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم پر رحم کیا جائے اَنْ
تَقُوْلُوْآ تاکہ تم یہ نہ کہو اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ کہ پختہ بات ہے نازل کی گئی
کتاب عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ دو گروہوں پر مِنْ قَبْلِنَا ہم سے پہلے وَاِنْ كُنَّا اور
بے شک ہم تھے عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ان کے پڑھنے پڑھانے سے
بے خبر اَوْ تَقُوْلُوْا یا تم یہ نہ کہو لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ اگر بے شک
اتاری جاتی ہمارے اوپر کتاب لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ تو ہم ہوتے ان سے
زیادہ ہدایت والے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ پس تحقیق آ گئی تمہارے پاس واضح
دلیل مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کی طرف سے وَهُدًى اور ہدایت وَّرَحْمَةٌ
اور رحمت فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ پس کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے كَذَّبَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ جس نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو وَصَدَفَ عَنْهَا اور اعراض
کیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے سَنَجْزِي الَّذِيْنَ ہم ضرور بدلہ دیں گے ان
لوگوں کو يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا جو اعراض کرتے ہیں ہماری آیتوں سے
سُوْٓءَ الْعَذَابِ برا عذاب بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ اعراض

کرتے ہیں۔

ماقبل سے ربط/صراطِ مستقیم کی مزید تفسیر :

اس سے پچھلے سبق میں آپ حضرات نے صراطِ مستقیم کی مختصر تفسیر سنی اور اس پر چلنے کا حکم سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پر چلو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب سے بچ جاؤ ثُمَّ کا مطلب ہوتا ہے، پھر مطلب یہ ہے کہ یہ حکم تو تم نے سن لیا پھر یہ بھی سن لو۔

پہلی کتابوں میں توراۃ کا مرکزی کتاب ہونا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ پھر ہم نے دی موسیٰ کو کتاب توراۃ جتنی بھی آسمانی کتابیں ہیں ان میں قرآنِ کریم کے بعد توراۃ بڑی اہم اور مرکزی مقدس کتاب ہے۔توراۃ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علماء اور مشائخ اپنے اپنے دور میں فیصلے کرتے رہے تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ مکمل کرتے ہوئے نیکی اس شخص پر جس نے نیکی کی۔

"تَمَامًا"...... کی تفسیر :

مفسرین کرامؒ اس جملے کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں کہ تَمَامًا لِنِعْمَةِ عَلَى الَّذِيْ اَحْسَنَ قِيَامَ بِهٖ یہ توراۃ نازل فرما کر اپنی نعمت مکمل کی اس شخص پر جس نے دین کو اچھے طریقے سے قائم کیا، دین روحانی نعمت اور غذا ہے۔

جسم اور روح میں روح کو فوقیت :

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے ایک جسم اور دوسرا روح جسم کی ضروریات تو تمام

لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کو خوراک کی ضرورت ہے اور اگر بیمار ہو جائے تو علاج کی ضرورت ہے مگر روح کی ضروریات کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اصل انسانیت روح کے ساتھ ہے جسم تو اس کے لئے سواری ہے جس طرح گھوڑا گدھا آدمی کے لئے سواری ہیں تو اس میں اصل انسان ہے گھوڑا گدھا اصل نہیں ہیں۔ مثلاً کوئی آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا ہو اور گھوڑے کو ٹھوکر لگے اور دونوں گر جائیں تو لوگ پہلے آدمی کو اٹھائیں گے کہ یہ انسان ہے گھوڑے کی بھی فکر ہوگی مگر بعد میں کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے لیکن زیادہ فکر انسان کی ہوگی اور اگر سارے لوگ گھوڑے کی طرف ہو جائیں اور آدمی کی خبر کوئی نہ لے تو حماقت ہوگی یہ ہمارا بدن روح کے لئے سواری ہے۔ گھوڑے گدھے اور ٹٹو کی طرح اس کی لوگوں کو فکر ہے کہ اس کی خوراک بھی ہو اور اسکا علاج بھی ہوتا کہ تندرست رہے اور پوشاک بھی ہو۔

انسان کا انسان نہ بننا ایک المیہ :

اور روح کے متعلق بہت کم فکر ہے اللہ تعالیٰ نے جو کتابیں نازل فرمائی ہیں یہ روح کی خوراک ہیں اور انسان کو انسان بنانے کے لئے نازل کی گئی ہیں انسان اگر صحیح معنیٰ میں انسان بن جائے تو نہ کسی سے جھگڑا ہو نہ کسی کی حق تلفی ہو اور نہ کسی پر ظلم زیادتی ہو اور اگر انسانیت مخدوش ہو تو پھر سب کچھ ہوگا حق تلفی ہوگی جھگڑا ہوگا ظلم و زیادتی ہوگی یہ آسمانی کتابیں توراۃ، انجیل، زبور، قرآنِ مجید انسانیت کا سبق دینے کے لئے نازل ہوئی ہیں۔

قرآنِ کریم کا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہونا :

اس وقت دنیا میں قرآنِ کریم کے سوا کوئی آسمانی کتاب اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہے قرآنِ کریم کی حفاظت کا ذمہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (پارہ : ۱۴) بے شک ہم نے ہی قرآنِ کریم کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اس لئے اس کے الفاظ محفوظ، لب ولہجہ محفوظ، ترجمہ محفوظ اور قیامت تک محفوظ رہے گا جب دنیا سے یہ قرآنِ کریم اٹھ جائے گا تو دنیا بھی باقی نہیں رہے گی۔

قرآن کی موجودگی میں قیامت نہیں آسکتی :

مسند احمد، مستدرک حاکم، موارد الظمآن یہ حدیث کی کتابیں ہیں ان سب میں یہ روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کا نظام سمیٹنا اور لپیٹنا منظور ہوگا تو قرآنِ کریم کے اوراق سے حرف اڑ جائیں گے صرف کاغذ رہ جائے گا اور حفاظ کے سینوں سے قرآنِ کریم نکال لیا جائے گا اس میں ان کی توہین نہیں ہوگی بلکہ نظامِ عالم کو ختم کرنے کے لئے ایسے کیا جائے گا کیونکہ اس کتاب کی موجودگی میں قیامت نہیں آسکتی۔

مسلمان کی موجودگی میں بھی قیامت نہیں آسکتی :

اس طرح حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب تک دنیا میں کوئی اللہ، اللہ کرنے والا اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والا موجود ہوگا تب تک قیامت نہیں آئے گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور تفصیل ہر چیز کے لئے اس وقت دینی اعتبار سے جو ان کی ضروریات تھیں تورات میں ان کی تفصیل تھی وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اور ہدایت اور رحمت یہ کتاب ہم نے موسیٰ کو کیوں دی تھی لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں۔

اصولِ ثلاثہ :

توحید و رسالت کی طرح قیامت کا مسئلہ بھی بنیادی ہے۔ اور تمام آسمانی کتابوں میں توحید و رسالت کی طرح قیامت کا سبق دیا گیا ہے اصول تین ہی ہیں توحید، رسالت، قیامت باقی تمام ان کے فروعات ہیں ان اصولوں میں کسی زمانے میں فرق نہیں آیا اور تمام آسمانی کتابوں میں ان کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس طرح ہم نے موسیٰ کو توراۃ دی اسی طرح وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا مُبٰرَكٌ برکت والی ہے۔

قرآن کا کتاب برکت ہونا :

اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور سننے پر بھی دس نیکیاں ملتی ہیں اس کو دیکھنا ثواب ہے اس کو ہاتھ لگانا ثواب ہے مگر بغیر وضو کے اس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے البتہ بے وضو پڑھنے کی اجازت ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے لَا تَمَسُّهُ اِلَّا اَنْتَ طَاهِرٌ قرآنِ کریم کو ہاتھ نہ لگا مگر جب کہ تو پاک ہو۔ قرآنِ کریم کو جنابت کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں ہے۔ عورتیں ایامِ ماہواری میں نہیں پڑھ سکتیں البتہ دعا کے طور پر کوئی جملہ کوئی آیت پڑھیں تو اجازت ہے کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی تو قرآنِ کریم کی آیت ہے اس کو ہر کام کے شروع میں بطور دعا کے پڑھیں تو جائز ہے۔ اس طرح کوئی صدمہ یا مصیبت آئے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھیں تو اجازت ہے تو فرمایا یہ کتاب برکت والی ہے۔

نیست ممکن جز بقرآں زیستن :

فَاتَّبِعُوْهُ پس تم اس کی پیروی کرو۔ جب تک اس کی پیروی ہوتی رہی اور مسلمان اس کے احکامات پر عمل کرتے رہے تو ان کا سر آسمانوں کے ساتھ لگا رہا بڑی بڑی مغرور حکومتیں ان سے ڈرتی اور کانپتی تھیں اور جب اس کی طرف پیٹھ پھیر دی اس وقت دنیا میں ذلیل ہو گئے آج پوری دنیا میں امریکہ کی حکمرانی ہے اس کا حکم اس کا سکہ اس کا آرڈر چلتا ہے اور کسی کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ مسلمان قرآن کریم کے قریب آئے گا تو اس ذلت سے نکلے گا۔ وَاتَّقُوْا اور تم ڈرو، کس سے؟ اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ عقابہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ شرک سے ڈرو اور بچو لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مقصد و حکمت نزولِ قرآن :

آگے اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم کے نازل کرنے کی حکمت بیان فرماتے ہیں کہ اس کو ہم نے کیوں نازل کیا ہے ارشادِ ربانی ہے...... اَنْ تَقُوْلُوْا تاکہ تم یہ نہ کہو اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا کہ پختہ بات ہے نازل کی گئی کتاب دو گروہوں یہود و نصاریٰ پر ہم سے پہلے۔

سرزمین عرب میں بالترتیب پانچ گروہ :

سرزمین عرب میں اکثریت مشرکین کی تھی مشرکین کے بعد مردم شماری کے اعتبار سے دوسرا نمبر یہود کا تھا کہ مدینہ طیبہ، خیبر کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی آباد تھے اور تیسرا نمبر نصاریٰ کا تھا کہ نجران کے علاقے میں سارے وہی تھے اور نجران کے علاوہ

دوسرے علاقوں میں بھی اکادکا آباد تھے۔ مردم شماری کے اعتبار سے چوتھے نمبر پر صابئین تھے اور پانچویں نمبر پر مجوس تھے اور وہ بہت کم تعداد میں تھے کہ حجر کے علاقے میں کچھ مجوسیوں کے ڈیرے تھے یہ پانچ فرقے آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت موجود تھے۔ ان میں سے دو بڑے گروہ یہود و نصاریٰ تھے یہود کی طرف توراۃ اور نصاریٰ کی طرف انجیل مقدس نازل کی گئی عرب بڑے ذہین تھے اور اب بھی بڑے ذہین ہیں یہ توراۃ و انجیل سنتے تھے اور یہود و نصاریٰ سے واقف تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے عربیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کتاب قرآنِ کریم اس وجہ سے نازل فرمائی کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر کتابیں نازل ہوئیں۔

توراۃ وانجیل کی نزولی زبان کا مبہم ہونا :

وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور بے شک ہم تھے ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر۔ کہ توراۃ وانجیل کی زبان عربی نہیں تھی کوئی اور زبان تھی وہ کون سی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت کے پادری صاحبان بھی یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ ان کی اصلی زبان کون سی تھی تو عربیو! تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہماری زبان عربی تھی اور یہ کتابیں اور زبانوں میں تھیں ہم ان کے سمجھنے سے غافل رہے اس لئے ہم نے قرآنِ کریم عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔ اَوْ تَقُوْلُوْا یا تم یہ نہ کہو لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ اگر بے شک اتاری جاتی ہمارے اوپر کتاب لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ تو ہم ہوتے ان سے زیادہ ہدایت والے۔

یہود و نصاریٰ میں نیک سیرت لوگوں کا مسلمان ہونا :

یہود میں جو نیک دل لوگ تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ، حضرت اسدؓ، حضرت اُسیدؓ،

حضرت ثعلبہ بن یامینؓ یہ بڑے نیک سیرت لوگ تھے فطرت صحیح تھی آپ کے تشریف لانے پر مسلمان ہو گئے۔لوگ ان کی زندگیوں پر رشک کرتے تھے،اسی طرح عیسائیوں میں بھی کچھ لوگ نیک دل تھے جیسے تمیم داریؓ،عدی بن بدؓا اور حاتم طائی کے بیٹے عدیؓ یہ نیک سیرت لوگ تھے اور مسلمان ہو گئے ان کو دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے اس لئے یہ کتاب نازل کی گئی تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ اگر ہماری طرف کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ نیک سیرت اور ہدایت یافتہ ہوتے۔

قرآن کا تمام عالم کیلئے ہدایت ورحمت ہونا :

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ پس تحقیق آ گئی تمہارے پاس واضح دلیل تمہارے رب کی طرف سے قرآن پاک جو الحمدللہ آج تک محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا اور اس کا پڑھنا صرف مولویوں اور قاریوں کا کام نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان مردوعورتوں کیلئے ہے اور تمام کائنات کے لئے وَهُدًى اور ہدایت ہے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفا ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جس نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو وَصَدَفَ عَنْهَا اور اعراض کیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے سَنَجْزِى الَّذِيْنَ ہم ضرور بدلہ دیں گے ان لوگوں کو يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا جو اعراض کرتے ہیں ہماری آیتوں سے سُوْٓءَ الْعَذَابِ برا عذاب بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ اعراض کرتے ہیں۔ لہٰذا اس کا بدلہ ان کو ضرور ملے گا۔

اعراض، مخالفت پر سزا کا ملنا امرِ فطری :

دیکھو! آج جو جس ملک میں رہتا ہے اس ملک کے قوانین کی پابندی کرنا اس پر لازمی ہے اگر مخالفت کرے گا تو سزا سے نہیں بچ سکتا حالانکہ دنیا کے حکمرانوں نے نہ تو اس کو پیدا کیا ہے اور نہ ہی اس کی خوراک پیدا کی ہے۔ اور نہ ہی وہ اس کی موت وحیات کے مالک ہیں اور رب تعالیٰ کی ذات نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے۔ اس نے پیدا کیا خوراک، لباس اور تمام ضروریات پیدا فرمائیں صحت عطا فرمائی تو جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ اس کی گرفت سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ حَاشَا وَکَلَّا ہرگز نہیں بچ سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ضرور بدلہ دیں گے ان کو جو ہماری آیتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ(۱۵۸) اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ(۱۵۹) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ(۱۶۰)

لفظی ترجمہ :

هَلْ يَنْظُرُوْنَ نہیں وہ انتظار کرتے اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ مگر اس بات کا کہ آئیں ان کے پاس فرشتے اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آئے تیرا رب اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آئیں تیرے رب کی بعض نشانیاں يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ جس دن آئیں گی تیرے رب کی بعض نشانیاں لَا يَنْفَعُ نَفْسًا نہیں نفع دے گا کسی نفس کو اِيْمَانُهَا اس کا ایمان لَمْ تَكُنْ

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ جو نفس کہ ایمان نہیں لایا تھا اس سے پہلے اَوْ كَسَبَتْ فِيٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا یا اس نے نہیں کمائی اپنے ایمان میں کوئی نیکی قُلِ انْتَظِرُوْٓا آپ (ﷺ) کہہ دیں انتظار کرو اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ بے شک وہ لوگ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے شیعہ لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر وہ ان کو بتائے گا بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ جو کچھ وہ کرتے رہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ جو شخص لایا ایک نیکی فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا پس اس کے لئے دس گنا اجر ہے وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو شخص لایا برائی فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا پس نہیں بدلا دیا جائے گا مگر اس کے مثل وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ماقبل سے ربط :

اس سے پہلے رکوع میں توحید کا بیان ہوا اور حقوق العباد کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ اور بہت سی چیزوں کے احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ یہ کتاب قرآنِ کریم اس کو ہم نے نازل کیا ہے برکت والی ہے اس کا اتباع کرو۔

دلائلِ عقلیہ ونقلیہ کی موجودگی میں نہ سمجھنا، چہ معنی دارد؟ :

قرآنِ کریم میں جو عقلی ونقلی دلائل بیان ہوئے ہیں ان سے بڑھ کر سمجھانے میں،

پھر سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا طریقہ اختیار فرمایا ہے کہ ہر پڑھا لکھا اور اَن پڑھ سمجھ سکتا ہے۔اس کے بعد بھی اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو وہ کس چیز کے انتظار میں ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... هَلْ يَنظُرُونَ نہیں وہ انتظار کرتے اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ مگراس بات کا کہ آئیں ان کے پاس فرشتے عذاب کے ساتھ پھر مانیں گے؟

"یَاْتِیَ رَبُّکَ" کی تفاسیر :

اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آئے تیرا رب۔ "یَاْتِیَ رَبُّکَ" کی ایک تفسیر یہ کرتے ہیں کہ مراد ہے تیرے رب کا حکم آئے چنانچہ چودھویں پارہ میں سورۃ النحل میں ہے اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ تو یہاں رَبُّکَ کے لفظ سے پہلے امر کا لفظ موجود ہے معنیٰ ہوگا یا تیرے رب کا حکم آئے اور مفسرین کرام" کا دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حقیقۃً رب تعالیٰ کا آنا ہی مراد ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی رب تعالیٰ آئیں گے جس طرح کا آنا اس کی شان کے لائق ہوگا ہم اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے آنے کی کیفیت کیا ہوگی، جیسے......

رب تعالیٰ کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور اعضاوغیرہ کا مطلب :

قرآنِ کریم میں آتا ہے بِيَدِهِ الْمُلْكُ اس کے ہاتھ میں ہے شاہی یہاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا ذکر ہے اور دو ہاتھوں کا ذکر بھی آتا ہے بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ رب تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ رب تعالیٰ کے ہاتھ کیسے ہیں بس ہم یہی کہیں گے کہ جو اس کی شان کے لائق ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ بھی ہے کہ وہ سننے والا دیکھنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا مخلوق کی طرح تو نہیں ہے کہ ہم کانوں سے سنتے ہیں آنکھوں سے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کان اور

آنکھیں مخلوق کی طرح نہیں ہیں بس یہی کہیں گے کہ جو اس کی شان کے لائق ہیں اللہ تعالیٰ کی گفتگو کا ذکر بھی قرآنِ کریم میں آتا ہے۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے گفتگو فرمائی مگر رب تعالیٰ کا بولنا ہماری طرح نہیں کہ بولتے ہیں تو منہ کھولتے ہیں، دانت ہلاتے ہیں، ہونٹ ہلاتے ہیں، رب تعالیٰ دانتوں اور ہونٹوں سے پاک ہے بس یہی کہیں گے کہ اس نے گفتگو فرمائی جس طرح اس کی شان کے لائق تھی۔ تو قرآن وحدیث میں اس طرح کی جتنی صفات بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں ہمارا سب پر ایمان ہے۔ ان کی حقیقت جاننا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ ہمارے لئے اتنا کافی ہے کہ ہم کہیں كَمَا يَلِيقُ بِشَانِهٖ جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ یہ بھی قرآنِ کریم میں آتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى رحمٰن عرش پر قائم ہے ہم مانتے ہیں کہ وہ اپنی شان کے ساتھ قائم ہے اور یہ بھی آتا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تم جہاں کہیں بھی ہو وہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اس کا ساتھ ہونا کس طرح کا ہے؟ بھائی جو اس کی شان کے لائق ہے اسی طرح رب تعالیٰ کا قیامت والے دن آنا حق ہے۔ عدالت لگی ہوگی انصاف فرمائیں گے جو اس کی شان کے لائق ہوگا اس طرح آئے گا آگے فرمایا اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آئیں تیرے رب کی بعض نشانیاں يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ جس دن آئیں گی تیرے رب کی بعض نشانیاں لَا يَنْفَعُ نَفْسًا نہیں نفع دے گا کسی نفس کو اِيْمَانُهَا اس کا ایمان لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ جو نفس کہ ایمان نہیں لایا تھا اس سے پہلے اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا یا اس نے نہیں کمائی اپنے ایمان میں کوئی نیکی یہ کون سی نشانیاں ہیں جن کے ظہور کے بعد کوئی خیر اور نیکی کام نہیں آئے گی۔

علاماتِ قیامت :

صحیح روایات میں آتا ہے کہ سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔

1......زمین میں سے جانور کا نکلنا :

صفا کی چٹان پھٹے گی اور بیل کی طرح کا ایک جانور زمین سے نکلے گا لوگوں کے ساتھ اس طرح گفتگو کرے گا جس طرح اب میں آپ کے ساتھ گفتگو کر رہا ہوں اور آپ حضرات سمجھ رہے ہیں وہ تقریر کرے گا اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑیں گے۔

2......سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا :

اور جس دن دابۃ الارض نکلے گا۔ اسی دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا اس کی شکل اس طرح بنے گی کہ مثلاً اب سورج کے طلوع ہونے کا وقت ہے مطلع بالکل صاف ہے اسی طرح مطلع صاف ہوگا لوگ سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کر رہے ہوں گے مگر سورج طلوع نہیں ہوگا لوگ حیران ہوں گے کہ بادل بھی نہیں ہیں دھند بھی نہیں ہے اور طلوع ہونے کے آثار نظر نہیں آرہے کہ پہلے مشرق کی طرف سے سفیدی پھیلتی ہے پھر سرخی پھیلتی ہے اور آج کچھ بھی نہیں ہے سورج مغرب سے طلوع ہو کر سر پر آپہنچے گا۔

علاماتِ قیامت کے پورا ہونے کے بعد توبہ کا قبول نہ ہونا :

لوگوں میں افراتفری پھیل جائے گی توبہ کرنے والے توبہ کریں گے مگر اب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس سے پہلے جو ایمان لاچکے تھے ان کا ایمان معتبر ہوگا اور اس سے پہلے جو توبہ کرتے تھے ان کی توبہ بھی قبول ہوگی اور پہلے نیکیاں کرتے تھے ان کی وہ نیکیاں

بھی معتبر ہوں گی جو اس کے بعد کریں گے اور دابۃ الارض کے زمین سے نکلنے اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد جو ایمان لائے گا اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں اور اسی طرح پہلے نیکی نہیں کرتا تھا اور اب شروع کی تو اس نیکی کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہوگا جس طرح نزع کی حالت طاری ہونے کے بعد کوئی شخص ایمان لائے یا توبہ کرے استغفار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسی طرح سورج کا مغرب سے طلوع ہونا جہاں پر نزع کی حالت ہوگی اس کے بعد بھی ایمان اور توبہ قبول نہیں ہوگی تو سورج دوپہر تک آئے گا پھر اسے اللہ تعالیٰ حکم دیں گے واپس لوٹ جا اور جسطرح پہلے مشرق سے طلوع ہوتا تھا اسی طرح اب بھی مشرق سے طلوع ہو سورج اپنی لیٹ بھی نکال لے گا اور مشرق سے طلوع ہوگا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا قول :

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ "فتح الباری" میں روایات نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد تقریباً ایک سو بیس سال گزریں گے پھر حضرت اسرافیلؑ بگل پھونکیں گے۔

علاوہ ازیں علاماتِ قیامت :

ان کے علاوہ قیامت کی اور بھی بہت سی نشانیاں ہیں مثلاً امام مہدیؒ کا آنا حضرت عیسیٰؑ کا آسمانوں سے نازل ہونا یاجوج ماجوج کا خروج، دجال کا خروج اور خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب مشرقی ملکوں میں ایک پورے علاقے کا زمین میں دھنس جانا اور مغربی ممالک میں ایک علاقے کا زمین میں دھنس جانا اور جزیرۂ عرب میں ایک ٹکڑے کا زمین میں دھنس جانا یہ سب کچھ ہونے والا ہے اور ہو کر رہے گا۔

خسفِ جزیرۂ عرب کے متعلق حضرت شیخ مدظلہ کی رائے :

یہ جو جزیرۂ عرب میں ایک ٹکڑے کے دھنس جانے کا ذکر ہے اس کے متعلق غیب تو رب تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ کون سا علاقہ ہوگا مگر میرا ذہن یہ کہتا ہے کہ یہ وہی جگہ ہوگی جہاں امریکہ کی ایک لاکھ سے زیادہ فوج بیٹھی ہوئی ہے جس کو شہزادوں نے اپنی حفاظت کے لئے پاک زمین پر ٹھہرایا ہوا ہے وہاں شراب بھی چلتی ہے، زنا بھی ہوتا ہے اور جو کچھ انگریز قوم کرتی ہے وہ سارا کچھ وہاں ہو رہا ہے اور یہ تمام اخراجات شہزادے برداشت کر رہے ہیں۔ یہ ٹکڑا بمع ان کے زمین میں دھنس جائے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... قُلِ انْتَظِرُوْا آپ (علیہ السلام) کہہ دیں انتظار کرو اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں اس کے بعد رب تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ بے شک وہ لوگ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں۔

"شِيَعًا" کی تحقیق :

وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے شیعہ۔ "شِيَعًا"، شِيْعَةٌ کی جمع ہے جس کا معنی ہے "گروہ"، تو معنی ہوگا اور گروہ بن گئے شیعہ بن گئے۔ لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسلام میں سب سے پہلا باطل فرقہ "شیعہ" :

سب سے پہلا باطل فرقہ "شیعہ" ہے جس کی بنیاد عبداللہ بن سبا یہودی نے رکھی یہ عبداللہ جس کے باپ کا نام "سبا" تھا یمن کا رہنے والا تھا یہ **کٹر** یہودی، بڑا خبیث اور شاطر قسم کا انسان تھا جیسے آج کل کے لیڈر ہیں بس وہ ان کا باپ تھا اس نے سوچا کہ

اسلام کے ساتھ ٹکرانے سے تو کام نہیں چلے گا کہ نہ تو دلائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور نہ تلوار کے ساتھ لہٰذا براۓ نام مسلمان بن کر اسلام میں داخل ہو کر مسلمانوں کے ذہن بگاڑو۔ چنانچہ اس پالیسی میں وہ کافی حد تک کامیاب ہوا مصر میں اس نے اپنا مرکز قائم کیا اور حالات کا جائزہ لیتا رہا۔

حضرت عمرؓ کی دور اندیشی :

حضرت عمرؓ کی نگاہ بڑی دوررس تھی اگر کوئی فتنہ سر اٹھاتا تو وہ اس کو کچل دیتے تھے ان کے دس سالہ دور میں کوئی فتنہ نہیں چل سکا اول تو کوئی سر نہیں اٹھا سکتا تھا اور اگر کسی نے سر اٹھایا تو اسے کچل دیا گیا۔

حضرت عثمانؓ کی نرم مزاجی :

حضرت عثمانؓ طبعی طور پر بڑے نرم مزاج انسان تھے وہ بارہ سال خلیفہ رہے ہیں ان کے دورِ خلافت میں ان کے چچازاد بھائی مروان بن حکم اور اس قسم کے جو افسر تھے ان کی کچھ شرارتیں بھی سامنے آئیں اس سے ابن سبا کو لوگوں کے ذہن خراب کرنے کا موقع مل گیا لہٰذا اس نے کوفہ اور بصرہ میں لوگوں کے ذہن بگاڑے اور شام کے لوگوں نے اس کی بات نہیں مانی، اور مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں بھی اس کی بات نہ چل سکی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت عثمانؓ کے خلاف تحریک شروع ہوگئی۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ یا تو خلافت سے دست بردار ہو جاؤ یا زندگی سے ہاتھ دھونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں خلافت تو نہیں چھوڑوں گا اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا تھا اے عثمان! رب تعالیٰ تجھے ایک کرتا پہنائے گا لوگ اسے اتارنا چاہیں گے تم نہ اتارنا یہ خلافت کا کرتا ہے۔ لہٰذا میں نہیں اتاروں گا حالات کافی خراب ہو گئے۔

اسود تجیبی لعین حضرت عثمانؓ کا قاتل :

اور پھر وہ وقت بھی آ گیا کہ اسود تجیبی خبیث نے حضرت عثمانؓ کے گلے پر چھری چلا کر ذبح کر دیا یہ سب عبداللہ بن سبا کی تحریک کا نتیجہ تھا اس کے بعد یہی سبائی فرقہ رافضی بنا اسلام میں یہ سب سے پہلا فرقہ ہے اور مسلمانوں کا سب سے زیادہ اور بدترین دشمن یہی رافضی فرقہ ہے یہ گندہ تالاب ہے پھر آگے اس سے کئی شاخیں نکلی ہیں انہوں نے ہی فرقہ بازی کی ہے اور فرقہ واریت پھیلائی ہے مگر افسوس ہے کہ آج بہت سارے مسلمان شیعوں کو رشتے دیتے ہیں اور ان سے لیتے ہیں اور ان کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ (رافضیوں نے تقیہ کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے جس سے عوام کو ان کی حقیقت کا پتہ نہیں چلتا اور دھوکے میں آ جاتے ہیں، بلوچ)۔

''تقیہ'' کا مطلب :

ان کا تقیہ سمجھیں۔ تقیے کا مطلب ہے کہ باطن میں کچھ ہو اور ظاہر میں کچھ اور ہو۔ اور تقیہ کرنا ان کے ہاں کتنا ضروری ہے اسکا اندازہ اس سے لگائیں کہ کہتے ہیں لَادِیْنَ لِمَنْ لَاتَقِیَّةَ لَہٗ اس شخص کا دین نہیں ہے جس کا تقیہ نہیں ہے یعنی جو شخص تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ اور کہتے ہیں کہ جس نے کسی سنی کے پیچھے تقیہ کرتے ہوئے نماز پڑھی تو کَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ گویا کہ اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ یعنی تقیہ اتنا وزنی اور فضیلت رکھتا ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔

کافر کو کافر سمجھنا لیکن لڑائی سے گریز کرنا :

اور یہ بات بھی سمجھ لیں کہ کسی کے غلط اور برے ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس

کے ساتھ لڑائی شروع کردیں کیونکہ اسلام لڑائی جھگڑے، قتل وقتال کو اچھا نہیں سمجھتا ہمارے ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں بولان کے علاقے میں سب ہندو رہتے ہیں اور کراچی میں بھی ہندو ہیں اور اس کے علاوہ اور علاقوں میں بھی رہتے ہیں اسی طرح سکھ بھی ہمارے ملک میں رہتے ہیں۔ عیسائی اور یہودی بھی آباد ہیں پارسی بھی موجود ہیں سب کو زندہ رہنے کا حق ہے مگر ان کو مسلمان نہ سمجھو۔ قادیانی بھی کافر ہیں اور وہ ابھی تک اس پر مصر ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اس دعوے سے وہ مسلمان تو نہیں ہو جائیں گے ان کو کافر سمجھو کیونکہ کفر کو اسلام سمجھنا غلط ہے اور ان کے ساتھ میل جول بھی نہ رکھو۔ اِنَّمَا اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر وہ ان کو بتائے گا بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ جو کچھ وہ کرتے رہے۔

قانونِ قدرت ایک نیکی کا بدلہ دس گنا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ جو شخص لایا ایک نیکی فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا پس اس کے لئے دس گنا اجر ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ تو اس کو دس نیکیاں ملیں گی اور ایک گناہ خود بخود گر جائے گا اور ایک درجہ بھی بلند ہوگا اسی طرح کوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو دس نیکیاں ملیں گی یا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتا ہے یا کسی مسلمان بھائی کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتا ہے یا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہتا ہے تو دس نیکیاں ملیں گی غرضیکہ کوئی بھی قولی یا فعلی طور پر نیکی کا کام ہو اس پر دس گنا اجر ملے گا اور یہ عام حالات میں ہے۔

فی سبیل اللہ کی مد میں نیکی کا بدلہ سات سو گنا تک :

اور جو نیکی فی سبیل اللہ کی مد میں ہو اس کے متعلق تیسرے پارے میں حکم موجود

ہے کہ ایک نیکی کا ادنیٰ ترین بدلہ سات سو گنا ہے وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَن یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے اس سے بھی بڑھا دے۔ علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلنا فی سبیل اللہ کی مد میں ہے آپ حضرات صبح گھر سے اس ارادے اور نیت کے ساتھ نکلیں کہ ہم نے قرآنِ کریم کا درس سننا ہے حدیث پاک کا درس سننا ہے تو ایک ایک قدم پر سات سات سو نیکی ملے گی دین کی تبلیغ کے لئے نکلنا بھی فی سبیل اللہ کی مد میں ہے دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے روپیہ خرچ کرنا بھی فی سبیل اللہ کی مد میں ہے۔ ایک روپیہ خرچ کرنے والے کو سات سو روپے کا ثواب ملے گا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیلئے جانا بھی فی سبیل اللہ کی مد میں ہے۔ اور جو حضرات جمعہ کے لئے آتے ہیں ان کا ہر ہر قدم فی سبیل اللہ کی مد میں آتا ہے کیونکہ جمعہ میں وعظ ونصیحت ہوتی ہے اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص جمعہ کے لئے گھر سے نکلتا ہے اس کا ہر قدم فی سبیل اللہ ہے۔ ہر قدم پر سات، سات سو نیکیاں ملیں گی، فرمایا......

برائی کے بدلے میں ایک برائی کا ہی ملنا :

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ اور جو شخص لایا برائی فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا پس نہیں بدلا دیا جائے گا مگر اس کے مثل یعنی برائی ایک کی تو ایک ہی لکھی جائے گی دو نہیں لکھی جائیں گی اور نیکیاں ہر ایک پر دس یا سات سو اور اس سے بھی زیادہ اتنی بڑی بخشش اور رخصت کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص دوزخ میں جائے تو یقیناً انتہائی بدبخت انسان ہے۔ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا کسی کی نیکی ضائع نہیں کی جائے گی اور بدی سے زیادہ اس کو سزا نہیں دی جائے گی۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ج دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ج وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۱۶۱) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۶۲) لَا شَرِیْكَ لَهٗ ج وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ(۱۶۳) قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ط وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ج وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ج ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ(۱۶۴) وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ط اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ز وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۶۵)

لفظی ترجمہ :

قُلْ اِنَّنِیْ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں بے شک مجھے هَدٰنِیْ رَبِّیْ ہدایت دی ہے میرے رب نے اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سیدھے راستے کی دِیْنًا

قِيَمًا دین ہے سیدھا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ملت ہے ابراہیمؑ کی جو یکسو ہونے والے تھے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اِنَّ صَلَاتِيْ بے شک میری نماز وَنُسُكِيْ اور میری قربانی وَمَحْيَايَ اور میری زندگی وَمَمَاتِيْ اور میری موت لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے لَا شَرِيْكَ لَهٗ اس کا کوئی شریک نہیں ہے وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اور میں فرمانبرداروں میں سب سے پہلا ہوں قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اَغَيْرَ اللّٰهِ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اَبْغِيْ رَبًّا میں تلاش کروں کسی اور کو رب وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ حالانکہ وہی ہے رب ہر چیز کا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اور نہیں کماتا کوئی نفس اِلَّا عَلَيْهَا مگر اسی پر پڑتی ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى کسی دوسرے کا بوجھ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے فَيُنَبِّئُكُمْ پس وہ تمہیں خبر دے گا بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ جن میں تم اختلاف کرتے تھے وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ذات ہے جَعَلَكُمْ جس نے بنایا تمہیں خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ زمین کا خلیفہ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں لِّيَبْلُوَكُمْ تاکہ وہ تمہارا امتحان لے فِيْ مَآ

اتکُمْ ان چیزوں میں جو اس نے تمہیں دی ہیں اِنَّ رَبَّکَ بے شک تیرا رب سَرِیْعُ الْعِقَابِ جلد سزا دینے والا ہے وَاِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور بے شک وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ماقبل سے ربط اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب :

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا...... قُلْ اِنَّنِیْ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیں بے شک مجھے هَدٰنِیْ رَبِّیْ ہدایت دی ہے میرے رب نے اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سیدھے راستے کی۔ صراطِ مستقیم کی تفسیر دو رکوع پیچھے گزر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو غربت کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو بے حیائی کے قریب نہ جاؤ۔ اور کسی کو ناحق قتل نہ کرو اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ پورا ناپ کرو، اور پورا تول کرو اور جب بات کرو تو انصاف کی کرو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرو اور مخلوق کے ساتھ جو جائز وعدہ کیا ہے اس کو بھی پورا کرو ان چیزوں کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا اور بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے۔ اس میں عقائد بھی ہیں اعمال اور اخلاق بھی معاملات بھی دِیْنًا قِیَمًا دین ہے سیدھا اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی استقامت :

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ملت ہے ابراہیمؑ کی جو یکسو ہونے والے تھے سب کو چھوڑ کر باپ نے مخالفت کی حق کے سلسلے میں اس وقت کے بادشاہ نے مخالفت کی عزیز رشتہ

داروں نے مخالفت کی بڑا زور لگایا اور ان سے جو کچھ ہو سکتا تھا انہوں نے کیا مگر ابراہیمؑ نے حق کو [illegible] وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔

تردید دعویٰ شرک :

اس میں مشرکوں کے دعوے کی تردید ہے کیونکہ وہ دعویٰ کرتے تھے کہ ابراہیمؑ ہمارے مذہب پر تھے اور ہم ابراہیمی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ارے مشرکو! وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے اصل بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت سب کے ہاں مسلم تھی اس لئے ہر گروہ اپنی نسبت ان کے ساتھ جوڑتا تھا اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے دعوؤں کی بھی تردید :

چنانچہ تیسرے پارے میں موجود ہے کہ یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ ابراہیمؑ یہودی تھے عیسائیوں نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو بلکہ وہ تو عیسائی تھے اور مشرکوں نے کہا کہ وہ ہمارے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب کی تردید فرمائی اور کہا **مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ** ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے اور لیکن وہ ایک طرف ہو کر رہنے والے مسلمان تھے اور وہ نہ تھے مشرکوں میں سے یہ تمہارے زبانی دعوے سینہ زوری اور دھکے شاہی ہے جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہر طرح کی عبادت وقربانی رب تعالیٰ کیلئے :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اِنَّ صَلَاتِیْ بے شک میری نماز وَنُسُكِيْ اور میری قربانی وَمَحْيَايَ اور میری زندگی وَمَمَاتِيْ اور میری موت لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے یہ تمام چیزیں رب تعالیٰ کے لئے ہیں نماز عبادت ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہے اور نماز کی جتنی حالتیں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہیں مثلاً ہاتھ باندھ کے کھڑا ہونا رکوع کے لئے جھکنا سجدہ کرنا وغیرہ۔

مصافحہ بالیدین اور معانقہ کس طرح اور کب کیا جائے؟ :

فقہائے کرامؒ بیان فرماتے ہیں اور احادیث میں موجود ہے آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ حضرت دو آدمی جب آپس میں ملتے ہیں تو کیا مصافحہ کر سکتے ہیں فرمایا کر سکتے ہیں اور سنت مصافحہ دو ہاتھوں سے ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں باب قائم کیا ہے **المصافحة باليدين** مصافحہ دو ہاتھوں سے ہے۔ پھر پوچھا معانقہ بھی کر سکتے ہیں (یعنی کوئی عزیز دوست جب کافی دیر کے بعد ملے تو گلے مل سکتے ہیں) فرمایا ہاں مل سکتے ہیں پھر پوچھا حضرت کیا بندہ سلام کرتے وقت جھک سکتا ہے فرمایا لا جھک نہیں سکتا۔ مثلاً دونوں کھڑے ہیں تو سلام کرتے وقت دونوں جھکیں یا ایک جھکے تو یہ جائز نہیں ہے کہ رکوع کی حالت کے ساتھ مشابہت ہے اور رکوع نماز کا رکن ہے۔

بامرِ مجبوری جھکنا مستثنیٰ ہے :

اور ایک جھکنا ہے بامر مجبوری اس کی حیثیت اور ہے مثلاً میں بیٹھا ہوں کوئی آنے

والا آ کر میرے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو وہ لازماً جھکے گا اسی طرح کوئی شخص بیمار ہے لیٹا ہوا ہے اس کے ساتھ کوئی شخص مصافحہ کرتا ہے تو جھک کر کرے گا اس جھکنے کی حیثیت اور ہے۔ اس کو رکوع کی حالت پر محمول نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ بامرِ مجبوری ہے۔ دونوں کھڑے ہوں تو جھکنا جائز نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ میں رکوع وسجود کی ممانعت کی وجہ :

یہی وجہ ہے کہ نماز جنازہ میں رکوع وسجود نہیں ہے کیونکہ دنیا میں عقلمند بھی موجود ہیں اور سطحی قسم کے لوگ بھی ہیں ممکن ہے کوئی کہتا کہ اے مسلمانو! تم تو کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ رکوع سجود کسی کے لئے جائز نہیں ہے جبکہ جنازہ میں میت تمہارے سامنے ہوتی ہے اور رکوع بھی ہو رہا ہے اور سجدہ بھی اس لئے رکوع و سجود ختم کر دیا گیا اور باقی تمام شرائط نماز والی ہیں بس کھڑے کھڑے دعا کرنی ہے۔

ایک دینی غلط فہمی اور اس کا ازالہ :

بعض قراء اور حفاظ حضرات جب مجمع میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ہاتھ باندھ لیتے ہیں یہ بھی جائز نہیں ہے کیونکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت کے مطابق مردوں کے لئے اور سینے پر باندھنا عورتوں کے لئے حالت نماز میں ہے۔ لہٰذا پبلک کے سامنے جلسہ وغیرہ میں نہیں باندھنے ؛ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔

''قربانی'' اور اس کے متعلقات :

اور فرمایا وَنُسُكِي اور میری قربانی بھی صرف رب کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کے نام پر قربانی دینا تقرب کی نیت سے قطعاً حرام ہے تقرب کا

معنی ہے اس سے کوئی امید رکھ کر کہ میرا فلاں کام ہو جائے اور اگر نہیں دوں گا تو میرا کام خراب ہو جائے گا نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نفع و نقصان کا مالک سمجھنا شرک ہے۔ باقی ایصالِ ثواب کا مسئلہ جدا ہے وہ اس طرح کہ دے تو اللہ تعالیٰ کے نام پر اس کا ثواب جس کو چاہے پہنچائے یہ صحیح ہے۔ وَمَحْيَايَ اور میرا زندہ رہنا بھی رب العالمین کے لئے ہے۔

خودکشی حرام ہونے کی وجہ :

وَمَمَاتِيْ اور میری موت بھی رب العالمین کے لئے ہے موت وحیات رب تعالیٰ کے لئے ہے کیونکہ وجود اللہ تعالیٰ کا ہے اس نے دیا ہے اپنا نہیں ہے اسی لئے خودکشی حرام ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں خودکشی کر کے کسی کو تو نقصان نہیں پہنچا رہا اپنی جان ضائع کر رہا ہوں یہ غلط ہے کیونکہ جان اس کی نہیں ہے رب تعالیٰ کی ہے اس کے پاس امانت ہے امانت کو جان بوجھ کر ضائع کرے گا تو سزا ہوگی۔

خودکشی کے بارے میں حدیث کا مفہوم :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ خودکشی کرتے وقت اس نے جس طرح کی سزا برداشت کی ہے مرنے کے بعد اس کو ہمیشہ وہ سزا دی جائے گی مثلاً اگر اس نے اپنے آپ کو بلندی سے گرا کر خودکشی کی ہے تو اسے دوزخ کے پہاڑوں سے گرایا جائے گا آگ میں چلتا رہے گا اور گرتا بھی رہے گا اگر پیٹ میں چھرا گھونپا ہے یا گلا کاٹ کے خودکشی کی ہے تو چھرا گھونپتا رہے گا اور گلا کاٹتا رہے گا اور اگر زہر کھایا ہے تو اس کو زہر کھلایا جائے گا اور آگ کی سزا بھی ساتھ ساتھ ہوگی اور مسئلہ یاد رکھنا! کہ جو شخص دیدہ دانستہ خودکشی کو حلال سمجھتے ہوئے کرے تو وہ کافر ہے اس کا جنازہ بھی جائز نہیں ہے مگر عموماً لوگ جذبات میں

آ کر خود کشی کرتے ہیں حلال نہیں سمجھتے لہٰذا گنہگار ہیں کافر نہیں ہیں تو فرمایا میری نماز، قربانی زندگی اور موت سب رب العالمین کے لئے ہیں۔

ممانعت شرک :

لا شریک لہٗ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ نہ ذات میں نہ صفات میں نہ اس کے کاموں میں اس کا کوئی شریک ہے۔ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں نماز پڑھوں، قربانی دوں اپنی موت وحیات کو رب تعالیٰ کے لئے سمجھوں۔

"اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" کا مطلب :

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور میں فرمانبرداروں میں سب سے پہلا ہوں جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو اس کا سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی اقرار کیا ہے کیونکہ اگر خود تسلیم نہ کریں تو دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں آگے اور بات کا ذکر ہے۔

کفار کا آپ ﷺ کو خود ساختہ کاموں پر امادہ کرنا :

وہ یہ کہ کافر لوگ آپ ﷺ کا پیچھا کرنے سے باز نہیں آتے تھے کبھی ڈراتے دھمکاتے اور کبھی خیر خواہانہ انداز میں آ کر کہتے کہ اے محمد! (ﷺ) یہ گھر گھر لڑائی اور اختلاف آپ کی وجہ سے ہوا ہے اس سے پہلے کوئی جھگڑا اور اختلاف نہیں تھا اس کو ختم کرنے کے لئے اس طرح کرتے ہیں کہ ہم تمہارے رب کو پکارتے ہیں اور تم ہمارے خداؤں لات، منات، عزیٰ کو پکارو اور مل جل کر وقت گزاریں۔

اللہ رب العالمین کی طرف سے جواب :

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... قُلْ آپ (ﷺ) کہہ دیں اَغَیْرَ

اَللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میں تلاش کروں کسی اور کو، رب مان لوں! وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ حالانکہ وہی ہے رب ہر چیز کا میں اس رب کو چھوڑ کر اوروں کو پوجنے کے لئے تیار نہیں ہوں وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہیں کماتا کوئی نفس مگر اس کا وبال اسی پر پڑتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ اور سورۃ لقمان میں آتا ہے وَلَا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا ہر ایک کو اپنے کئے کا پھل ملے گا کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

ایک اشکال :

یہاں ظاہری طور پر ایک اشکال پیدا ہوتا ہے اس کو سمجھ لیں وہ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو گمراہ کیا تو یہ گمراہ ہونے والا جو گناہ کرے گا اس کا بوجھ گمراہ کرنے والا بھی اٹھائے گا اور اس کا وبال اس پر پڑے گا تو یہ بظاہر اس آیت کریمہ کے خلاف نظر آتا ہے اسی طرح اگر کسی نے کسی کی اصلاح کی کسی کو نیکی پر لگایا تو جتنی نیکیاں کرنے والے کو ملیں گی اتنی ہی اصلاح کرنے والے کو بھی ملیں گی۔

اشکال کا جواب :

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس نے کسی کو گمراہ کیا ہے تو یہ گمراہ کرنا اس کا فعل ہے گویا وہ اپنا ہی بوجھ اٹھا رہا ہے اسی طرح کسی کی اصلاح کرنا یہ اصلاح کرنے والے کا فعل ہے تو وہ اپنے فعل کی بدولت نیکیاں کما رہا ہے اور نیکی کرنے والے کی نیکیوں میں بھی کمی نہیں آئے گی۔

نیکی کا ثواب نیکی پہنچانے والے کو بھی برابر ملتا ہے :

مثلاً آج امت جو نیک عمل کر رہی ہے وہ تمام کے تمام آنحضرت ﷺ کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ یہ تمام نیکیاں آپ ﷺ نے ہی بتلائی ہیں ان کا طریقہ آپ ﷺ نے ہی سمجھایا ہے پھر جن جن راستوں سے ہم تک پہنچی ہیں ان کو بھی برابر کا ثواب ملے گا جیسے صحابہ کرامؓ ہیں تابعین ہیں تبع تابعین ہیں ائمہ کرامؒ ہیں یہ سب کڑیاں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں یہ قرآنِ کریم ہم پڑھتے ہیں تو اس کا ثواب ان تمام حضرات کو پہنچتا ہے جن کے واسطہ سے ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں بھی پورا پورا ثواب ملتا ہے اور ان کو بھی پورا پورا ثواب ملتا ہے۔

ایصالِ ثواب کے متعلق اہم مسئلہ :

ایصالِ ثواب کے متعلق بھی ایک مسئلہ سمجھ لیں کہ مثلاً کوئی آدمی کسی کو قرآنِ کریم پڑھ کر ثواب بخشتا ہے تو پڑھنے والے کو بھی پورے قرآن کا ثواب ملے گا اور جس کو ثواب بخشتا ہے اس کو بھی پورے قرآن کا ثواب ملے گا البتہ اس میں اختلاف ہے کہ مثلاً ایک قرآن کا ثواب متعدد کو بخشتا ہے مثلاً والد، والدہ، دادا، دادی وغیرہ کو تو کیا ان پر تقسیم ہوگا یا ہر ایک کو ایک ایک قرآن کا ثواب برابر، برابر ملے گا۔

علامہ شامیؒ اور حضرت گنگوہیؒ کے اقوال :

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا اور حضرت گنگوہیؒ بھی فرماتے ہیں کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا، میں بیس بائیس سال تک متردد رہا کہ یہ سب بڑی اونچی شخصیات ہیں جو فرما رہے ہیں کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا مگر اس کے

لئے کوئی دلیل ہونی چاہیے جب بخاری اور مسلم کی روایت سامنے آئی تو تسلی ہوگئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک آدمی نے اپنی کمائی سے ایک روپیہ اپنی بیوی کو دیا کہ اگر کوئی ضرورت مند آئے تو اس کو دے دینا بیوی نے خاوند کی اجازت سے کسی کے پاس امانت رکھ دیا کہ گھر میں رہا تو خرچ نہ ہو جائے ایک سائل نے آکر سوال کیا بیوی نے لونڈی یا خادم کو بھیجا کہ فلاں آدمی کے پاس ہماری امانت پڑی ہے وہ روپیہ لے کر اس فقیر کو دے دے لونڈی یا غلام نے لاکر دے دیا تو حدیث میں آتا ہے کہ کمانے والے کو بیوی کو اور جس کے پاس امانت رکھا اس کو اور لونڈی یا غلام جس نے اٹھا کر فقیر کو دیا سب کو ایک ایک روپے کا ثواب ملے گا اور کسی کے اجر میں کمی نہیں آئے گی۔

حجِ بدل والے کو پورا ثواب ملتا ہے :

اسی طرح جو شخص کسی کی طرف سے حج بدل ادا کرتا ہے تو اس کو پورا ثواب ملے گا اور جس کی طرف سے حج بدل کیا ہے اس کا حج بھی ادا ہو جائے گا بوجھ ہر ایک نے اپنا اپنا ہی اٹھانا ہے کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے فَيُنَبِّئُكُمْ پس وہ تمہیں خبر دے گا بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ جن میں تم اختلاف کرتے تھے یعنی جن حق اور صحیح چیزوں میں تم نے اختلاف کیا رب تعالیٰ تمہیں خبر دے گا یعنی ان کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

اللہ ہی ہے جس نے انسان کو زمین کا خلیفہ بنایا :

وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ذات ہے جَعَلَكُمْ جس نے بنایا تمہیں خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ زمین کا خلیفہ پہلے تمہارے آباؤ اجداد رہتے اور آباد تھے اب تم ہو پھر تمہاری اولاد آجائے گی یہ سلسلہ اسی طرح قیامت تک جاری رہے گا۔

مراتب انسانی:

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں، شکل میں، عقل میں، قد و قامت میں، مال و دولت میں، منصب اور مرتبے میں، کسی کو زیادہ کسی کو کم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہے کسی کا قد بڑا ہے کسی کا چھوٹا ہے کوئی زیادہ سمجھدار ہے۔ اور کوئی کم ہے کسی کی اولاد زیادہ ہے اور کسی کی تھوڑی ہے کوئی زیادہ مالدار ہے اور کوئی کم کوئی اعلیٰ منصب پر فائز ہے کوئی ادنی پر ایک کی شکل اور ہے اور دوسرے کی شکل اور ہے حضرت آدمؑ کے بیٹے ہابیلؑ کا مزاج اور قابیل کا مزاج اور نوحؑ کے چار بیٹوں میں سے کنعان کا مزاج اور باقی تینوں کا مزاج اور یہ تفاوت اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق میں رکھا ہے۔

وجہ تفاوت:

لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ وہ تمہارا امتحان لے فِي مَا اٰتٰكُمْ ان چیزوں میں جو اس نے تمہیں دی ہیں اِنَّ رَبَّكَ بے شک تیرا رب سَرِيْعُ الْعِقَابِ جلد سزا دینے والا ہے اور ساتھ یہ بھی یاد رکھو وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بے شک وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نافرمانوں کو سزا دے گا اور اطاعت کرنے والوں کو بخش دے گا اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنی میں اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج مورخہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ بروز اتوار بمطابق ۱۳ مئی ۲۰۰۷ سورۃ انعام مکمل ہوئی۔

بتوفیق اللہ تعالی وعونہ

(مولانا) محمد نواز بلوچ

مہتمم: مدرسہ ریحان المدارس جناح روڈ گوجرانوالہ۔